بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 19-20

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

www.akhbarbadr.in

29شوال، 7ذوالقعدہ 1445 ہجری قمری • 9-16 ہجرت 1403 ہجری شمسی • 9-16 مئی 2024

ارشاد باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ

(سورۃ النور:56)

(ترجمہ) تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا

خلافت نمبر

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3؍مئی 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور دیگر دعاؤں کی تحریک کے ساتھ اپنی صحت کیلئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ مفصل اعلان صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خلافت احمدیہ کیساتھ ہمیشہ وفادار رہیں، نظامِ خلافت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں خلافت احمدیہ کیساتھ ہمیشہ وفادار رہیں۔ ایم ٹی اے دیکھیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات سنیں۔ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جن باتوں کی طرف میں راہنمائی کرتا ہوں ان کی پیروی کریں۔ آج اسلام کی اشاعت اور دنیا میں امن صرف خلافت کے نظام پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نظام خلافت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی مبارک پناہ، راہنمائی اور حفاظت کے اندر رہیں۔‘‘

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ ایتھنز، یونان منعقدہ 30؍اپریل 2023، بحوالہ اخبار بدر 8فروری 2024 صفحہ 14)

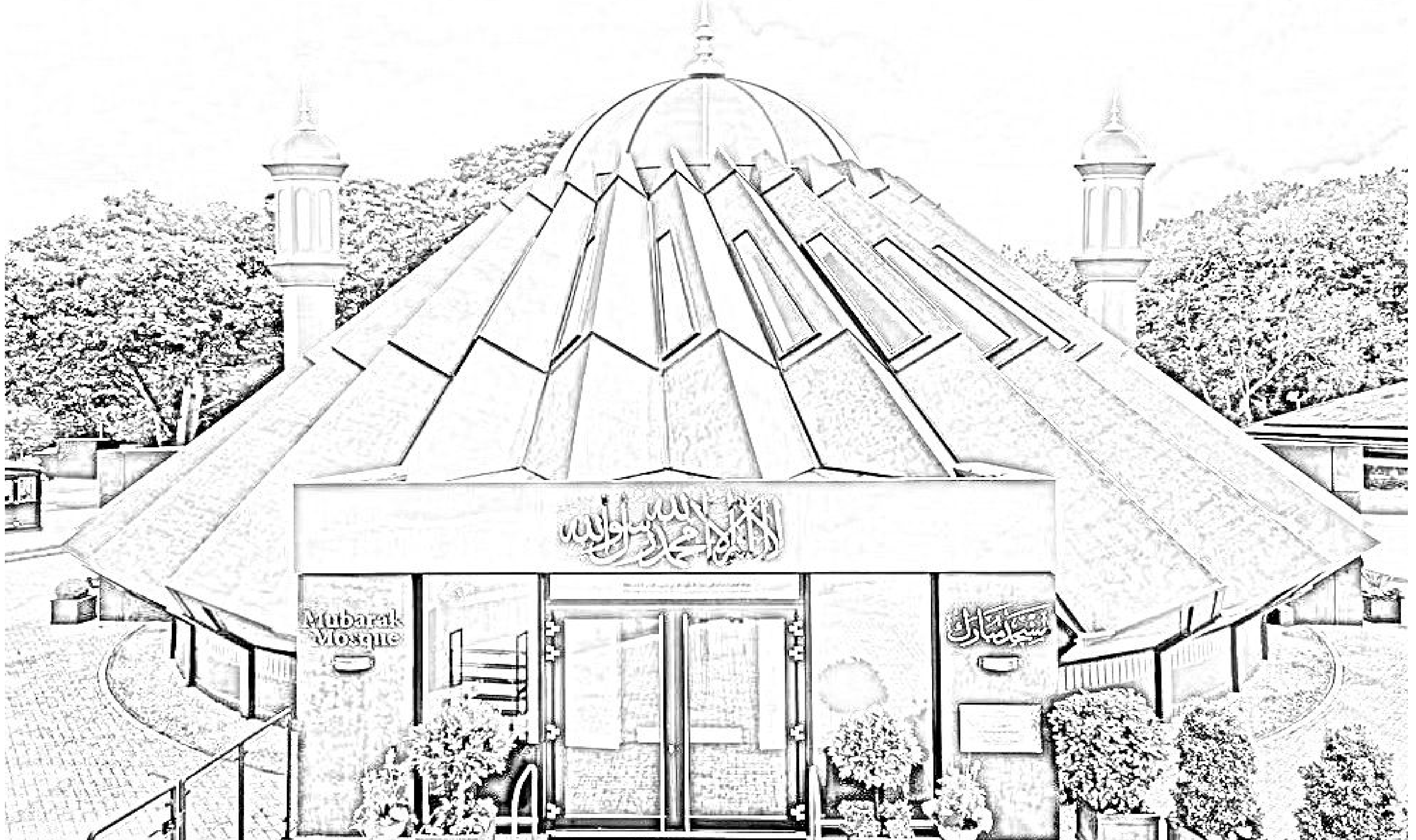

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے خصوصی دعا کی تحریک

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 / مئی 2024ء کے آخر پر اپنی صحت کے حوالے سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ :

دوسری دعا جس کے لئے میں آج کہنا چاہتا ہوں وہ اپنے لئے ہے۔ ایک عرصہ سے مجھے دل کے valve کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹرز پروسیجر کا کہا کرتے تھے لیکن میں ٹالتا رہتا تھا۔ اب ڈاکٹروں نے کہا کہ ایسی سٹیج آ گئی ہے کہ مزید انتظار مناسب نہیں چنانچہ ان کے کہنے پر گزشتہ دنوں valve کی تبدیلی کا پروسیجر ہوا ہے۔ الحمد للہ ٹھیک ہو گیا اور اس لئے میں چند دن ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق مسجد بھی نہیں آ سکا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میڈیکلی اب جو پروسیجر ہونا تھا وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی زندگی دینی ہے فعال زندگی عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پیارے آقا کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ عُمُرِهٖ وَاَمْرِهٖ۔

خلافت سے وابستگی اور اس کی قدر بے حد ضروری ہے دُنیا اس عظیم الشان نعمت سے محروم ہے

یہ کس قدر ہماری خوش بختی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مسلمان بنایا، وگرنہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہ شرک اور بت پرستی کا اڈّہ ہے، اگر مسلمان نہ ہوتے تو نہ جانے کس کس دیوی دیوتا کے آگے جبین فرسا ہوتے۔ اور پھر اُس کا احسان پر احسان ہے کہ مسلمان بنانے کے بعد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں احمدی مسلمان بنایا، وگرنہ خدا جانے 72 فرقوں میں سے کس فرقہ میں پھنسے ہوتے اور کن کن بدعتوں کا شکار ہوتے اور کیا کیا مشرکانہ حرکتیں ہم سے سرزد ہوتیں۔ اور ایک فرقہ تو ایسا بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جن اصحاب رضوان اللہ علیہم کے متعلق اُمت کو ہدایت فرمائی تھی کہ اُن میں جس کی بھی تم پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے، اُن اصحاب سے بغض رکھنا اور اُن کو گالیاں دینا ایمان کا حصہ سمجھتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یا اللہ! کیا کوئی مسلمان ایسا بھی عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ اور پھر مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد یہ بھی اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں خلافت سے وابستہ رکھا، وگرنہ وہ بھی ایک فرقہ ہے، برائے نام سہی، جس نے خلافت سے اپنا دامن چھڑا کر اور ایک مبارک بستی کو چھوڑ کر ایک بڑے اور نامور شہر کو اپنا مرکز بنایا لیکن نہ تو ان کا کوئی نام رہا اور نہ کوئی شہرت رہی جو پہلے بھی کبھی نہ تھی۔ اور بہت سے وہ بھی ہیں جو باغی اور برگشتہ ہو کر خلافت سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

خلافت اتحاد و اتفاق، تقویٰ و طہارت، اسلام کی ترقی اور اس کی تمکنت، اور ہر طرح کی انفرادی و اجتماعی رُوحانی زندگی کی ضمانت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد احباب جماعت کو جو قیمتی اور زرّیں نصائح فرمائیں اُن میں سے ایک نصیحت یہ تھی، آپؓ نے فرمایا :

خلافت نمبر۔ ہفت روزہ اخبار بدر

فہرست مضامین

۞	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خصوصی دعا کی تحریک	2
۞	خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 / اپریل 2024ء مکمل متن	3
۞	سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	8
۞	سیرت المہدیؑ	9
۞	خلافت کا نظام مذہب کے دائمی نظام کا حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر کا ایک زبردست کرشمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ	10
۞	خلافت کے ساتھ وابستگی کیوں ضروری ہے؟ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ	13
۞	خطبات و خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اللہ تعالیٰ سے استفادہ کی اہمیت و برکات منیر احمد خادم، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند	14
۞	عالمی تباہی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتباہ، دردمندانہ نصائح اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں کے طارق احمد، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نور الاسلام قادیان	17
۞	فریضہ دعوت الی اللہ اور احمدیوں کی ذمہ داریاں جمال شریعت، نائب ناظر ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد نور الاسلام، قادیان	20
۞	شہدائے احمدیت کی عدیم المثال قربانیاں حمید اللہ حسن، امیر ضلع و مبلغ انچارج حیدر آباد	24
۞	مومنات کی نشانیاں اور دورِ حاضر میں اُن کا حصول امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ، سکریٹری تحریک جدید و وقف جدید لجنہ اماء اللہ بھارت	28
۞	جلسہ سالانہ کینیا کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کو خصوصی پیغام	30
۞	جلسہ سالانہ مالٹا کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کو خصوصی پیغام	31
۞	حضور انور سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات	32
۞	ممبران مجلس خدام الاحمدیہ Dallas امریکہ کی حضور انور کے ساتھ آن لائن ملاقات	34
۞	نماز جنازہ حاضر و غائب	36
۞	خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب	37
۞	وصایا	39

......☆......☆......☆......

’’یاد رکھو ساری خوبیاں وحدت میں ہیں، جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 190)

پس وحدت میں زندگی ہے اور وحدت خلافت سے ہے۔ اگر سامنے نمونہ ہو تو بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ آج مسلمان منتشر و متفرق ہیں کوئی ان کا امام نہیں، کوئی ان کا پرسان حال نہیں، کوئی ان کا درد رکھنے والا نہیں، کوئی ان کے لئے دعا کرنے والا نہیں، کوئی ان کو راستہ دکھانے والا نہیں۔ فلسطین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ 57 مسلمان ممالک مل کر بھی چند ہزار فلسطینی عورتوں اور بچوں کو کھانا مہیا نہیں کر سکے، کیونکہ سب آپس میں افتراق و انشقاق کا شکار ہیں۔ مگر احمدی اللہ کے فضل سے مجتمع و متحد ہیں، ان کا ایک رُوحانی امام ہے جو ان کے لئے دعائیں کرنے والا اور انہیں راستہ دکھانے والا، قدم قدم پر انہیں رہنمائی کرنے والا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا کہ ہر رات مَیں چشم تصور میں ہر ملک میں پہنچتا ہوں اور احبابِ جماعت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ایک دُنیاوی لیڈر اور خلیفہ میں یہی فرق ہے کہ خلیفہ احباب جماعت کے لئے دعائیں کرتا ہے اور اُن کا درد اپنے سینے میں رکھتا ہے، جبکہ دُنیاوی لیڈر کو ایسی توفیق نہیں ملتی، بلکہ بسا اوقات ایک دُنیاوی لیڈر تو اپنے اقتدار کی خاطر عوام کو خطرناک آزمائشوں اور ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو ان کے لیے ایسے پتھروں کو نشان لگا دیے گئے ہیں جن کی بارش سے ان کا اس طرح نام ونشان مٹ جائے گا جیسے گزرا ہوا کل ہوتا ہے (الحدیث)

ہمارے جتنے آدمی آج شہید ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جنت میں اکٹھا رکھا ہے اور سب نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے پسماندگان کی خبر گیری رکھیو (الحدیث)

غزوۂ احد اور غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

مشرقِ وسطیٰ میں بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک

اللہ تعالیٰ دنیا کے ان لیڈروں کو بھی عقل دے جو عالمی جنگ کو ہوا دینے کی مزید کوشش کر رہے ہیں

اور مسلم امہ کو بھی سمجھ اور عقل دے اور انکو توفیق دے کہ وہ ایک بن کر پھر اپنے مقابل کا صحیح طرح مقابلہ کر سکیں اور حکمت اپنا سکیں

مولانا غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ، سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

اور ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19؍اپریل 2024ء بمطابق 19؍شہادت 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

جنگِ اُحد کے واقعات کے ضمن میں کچھ اَور واقعات پیش ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلوؤں کا مزید پتہ چلتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ جب فوت ہوئے تو ان پر قرض تھا۔ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کی کہ آپؐ ان کے قرض خواہوں کو سمجھائیں کہ وہ ان کے قرض میں سے کچھ کمی کر دیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس خواہش کا اظہار کیا مگر قرض دینے والوں نے کمی نہیں کی۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی کھجوروں کی ہر ایک قسم کو الگ الگ رکھو۔ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں ان کے الگ الگ ڈھیر لگاتے جاؤ۔ کہتے ہیں عجوہ کھجور کی قسم کو علیحدہ رکھنا اور عِذْق بن زید کھجور کی قسم کو علیحدہ۔ پھر مجھے پیغام بھیجنا۔ چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ کھجوروں کے ڈھیر پر یا ان کے درمیان بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کو ماپ کر دو۔ چنانچہ مَیں نے ان کو ماپ کر دیا یہاں تک کہ جو اُن کا حق تھا مَیں نے ان کو پورا دے دیا پھر بھی میری کھجوریں بچ گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب الکیل علی البائع والمعطی حدیث 2127)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہیدوں کے لیے دعا کی کہ اے خدا! اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کے لیے اچھے خبر گیر پیدا فرما۔ اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاذؓ کی بوڑھی اور نظر کی کمزور والدہ کا ذکر کیا جو پہلے بھی بیان ہو چکا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مدینہ سے باہر نکل آئی تھی۔ جس کی تفصیل جیسا کہ مَیں نے کہا گذشتہ خطبہ میں بیان ہو چکی ہے۔ یہ تفصیل بیان فرمانے کے بعد آپؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری رکوا کر جب بڑھیا کو دیکھا تو بڑھیا سے ان کے بیٹے کی شہادت کا افسوس کیا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ان واقعات پر غور کرو اور دیکھو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا زیادہ احساس تھا کہ جس کسی کو تکلیف پہنچتی ہے اس کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ اس کے بعد آپؐ نے اس بڑھیا سے فرمایا تم بھی خوش ہو اور دوسری تمام بہنوں کو بھی جن کے رشتہ دار لڑائی میں شہید ہو گئے ہیں یہ خوشخبری سنا دو کہ

ہمارے جتنے آدمی آج شہید ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جنت میں اکٹھا رکھا ہے اور سب نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے پسماندگان کی خبر گیری رکھیو۔

یہ بتانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی دعا کی کہ اے خدا! اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کے لیے اچھے خبر گیر پیدا فرما۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کی دلجوئی فرمائی اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور باوجود اس کے کہ آپؐ زخمی ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز ترین رشتہ دار شہید ہو گئے تھے اور آپ کے عزیز ترین صحابہ فوت ہو گئے تھے آپؐ برابر قدم بہ قدم مدینہ کے لوگوں کی دلجوئی فرما رہے تھے۔ آپؐ کو اپنی تکلیف کا ذرہ بھی احساس نہ تھا۔ آپؐ کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ہو سکتا جو اتنی تکلیفوں، اتنے دکھوں اور اتنی مصیبت کے وقت دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرے۔ ایسے وقت میں تو لوگ کسی کے ساتھ بات کرنے کے بھی روادار نہیں ہوتے چہ جائیکہ وہ کسی کے ساتھ ہمدردی کی باتیں کریں۔

(ماخوذ از مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 57-58)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اَور دعا کا ذکر ملتا ہے جو آپؐ نے ایک شہید کی بیوہ کو دی۔ وہ دعا تھی کہ مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہارے خاوند سے بہتر خبر گیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کر دے۔ اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُحد کی جنگ ایک نہایت صبر آزما جنگ تھی اس سے پہلے کبھی آپؐ پر قاتلانہ حملہ نہ ہوا تھا اور نہ صرف یہ کہ جنگِ اُحد میں آپؐ پر حملہ ہی ہوا اور نہ صرف یہ کہ آپؐ کے بعض دانت بھی ٹوٹ گئے اور نہ صرف یہ کہ آپؐ زخمی ہو گئے بلکہ دشمن آپؐ کی بے ہوشی کی حالت میں آپؐ کے اوپر سے اور آپؐ کے ساتھیوں کے اوپر سے ان کے جسموں کو روندتا ہوا گزرا اور یہ آپؐ کی زندگی میں اپنی قسم کی پہلی مثال تھی مگر اس جنگ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح بلند حوصلگی اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور دل جوئی کی۔ اس جنگ کے حالات سے

پتہ چلتا ہے کہ آپؐ اخلاق کے کتنے بلند ترین مقام پر کھڑے تھے اور اس جنگ میں صحابہؓ کی عدیم المثال قربانیوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔‘‘ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب آپؐ جنگ ختم ہونے پر مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے۔ مدینہ کی عورتیں جو آپؐ کی شہادت کی خبر سن کر سخت بےقرار تھیں اب وہ آپؐ کی آمد کی خبر سن کر آپؐ کے استقبال کے لئے مدینہ سے باہر کچھ فاصلہ پر پہنچ گئی تھیں ان میں آپؐ کی ایک سالی زینب بنت جحش بھی تھیں ان کے تین نہایت قریبی رشتہ دار جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔‘‘

یہاں وضاحت یہ کر دوں کہ انوار العلوم میں یہ جو واقعہ لکھا ہے یا لکھنے والے نے لکھا یا آپؓ نے اس طرح ہی بیان کیا لیکن نام میں کچھ سہو ہے۔ حضرت زینب بنت جحش تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی یعنی ہمشیرہ نسبتی کا نام حضرت حَمنہ بنت جحش تھا جو حضرت مصعب بن عمیرؓ کی اہلیہ تھیں۔ بہرحال جہاں جہاں یہ نام کی غلطی ہے اس کو مَیں آگے درست کرتا جاؤں گا، ان کا اصل نام تھا حَمنہ۔

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا اپنے مردے کا افسوس کرو۔ (یہ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مَیں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارا عزیز مارا گیا ہے۔)‘‘ تو ’’حمنہ بنت جحشؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس مردے کا افسوس کروں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارا ماموں حمزہؓ شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت حَمنہؓ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ ان کے مدارج بلند کرے وہ کیسی اچھی موت مرے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اچھا اپنے ایک اَور مرنے والے کا افسوس کر لو۔ حَمنہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کا؟ آپؐ نے فرمایا تمہارا بھائی عبداللہ بن جحشؓ بھی شہید ہو گیا ہے۔ حمنہؓ نے پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھا اور کہا الحمد للہ وہ تو بڑی ہی اچھی موت مرے ہیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا حمنہؓ! اپنے ایک اَور مردے کا افسوس کرو۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کا؟ آپؐ نے فرمایا تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حَمنہؓ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور اس نے کہا ہائے افسوس!! یہ دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو! عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جب مَیں نے حمنہؓ کو اس کے ماموں کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ جب مَیں نے اسے اس کے بھائی کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے پھر بھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ہی پڑھا لیکن جب مَیں نے اس کے خاوند کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے ایک آہ بھر کر کہا ہائے افسوس! اور وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی اور گھبرا گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: عورت کو ایسے وقت میں اپنے عزیز ترین رشتہ دار اور خونی رشتہ دار بھول جاتے ہیں لیکن اسے محبت کرنے والا خاوند یاد رہتا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے حَمنہؓ سے پوچھا۔ تم نے اپنے خاوند کی وفات کی خبر سن کر ہائے افسوس کیوں کہا تھا؟ حمنہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے اس کے بیٹے یاد آ گئے تھے کہ ان کی کون رکھوالی کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا:

مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی تمہارے خاوند سے بہتر خبر گیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کر دے۔

چنانچہ اسی دعا کا یہ نتیجہ تھا کہ حَمنہؓ کی شادی حضرت طلحہؓ کے ساتھ ہوئی اور ان کے ہاں محمد بن طلحہؓ پیدا ہوا مگر تاریخوں میں ذکر آتا ہے کہ حضرت طلحہؓ اپنے بیٹے محمد کے ساتھ اتنی محبت اور شفقت نہیں کرتے تھے جتنی کہ حَمنہؓ کے پہلے بچوں کے ساتھ۔ اور لوگ یہ کہتے تھے کہ کسی کے بچوں کو اتنی محبت سے پالنے والا طلحہؓ سے بڑھ کر اَور کوئی نہیں اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا۔‘‘

(مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 55 تا 57)

(اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 71 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر آپؓ نے اسی واقعہ کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ ’’آپؐ نے جب حمنہ بنت جحشؓ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور پھر فرمایا دیکھو! ایک عورت کا اپنے محبت کرنے والے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے تو اِس سے آپؐ کا یہ مطلب تھا کہ مَردوں کو چاہئے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کیا کریں۔‘‘ یہ مَردوں کے لیے عمومی سبق ہے کہ وہ عورتوں سے حسن سلوک کیا کریں ’’اور معمولی معمولی باتوں پر ان کو مارنے اور کوٹنے نہ لگ جایا کریں۔‘‘ یہ بہانہ بنا لیتے ہیں کہ ہمیں مارنے کی اجازت ہے۔ آجکل بھی ان سے یہ ہوتا ہے بلکہ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ فرمایا کہ ’’جب ان کی عورتیں اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہو کر ان کے پاس رہتی ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا اعزاز کیا جائے نہ کہ بات بات میں ان کے ساتھ جھگڑا فساد کیا جائے۔ آپؐ کے یہ فرمانے سے ایک طرف تو حمنہ بنت جحشؓ کی دلجوئی ہو گئی اور دوسری طرف آپؐ نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی بھی تلقین فرما دی۔‘‘

(مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 60) ہر بات میں ایک سبق ہوتا ہے۔ انسان اس کو غور سے سنے اور سوچے تو پھر پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات صرف اس فرد کے لیے نہیں تھی بلکہ عمومی طور پر ہر ایک کے لیے ایک نصیحت ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اس پہلو کہ آپؐ کو دوسروں کے احساسات اور جذبات کا کس قدر احترام تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے کہ ’’جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے تو چونکہ زخموں کی وجہ سے آپؐ کو نقاہت زیادہ تھی اس لئے صحابہؓ نے سہارا دے کر آپؐ کو سواری سے اتارا۔ مغرب کی نماز کا وقت تھا۔ آپؐ نے نماز پڑھی اور گھر تشریف لے گئے۔ مدینہ کی ان عورتوں کو جن کے رشتہ دار جنگ میں شہید ہو گئے تھے ان کی خبریں پہنچ چکی تھیں انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے جب عورتوں کے رونے کی آوازیں سنیں تو آپؐ کو مسلمانوں کی تکلیف کا خیال آیا اور آپؐ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا لٰکِنۡ حَمۡزَۃَ فَلَا بَوَاکِیَ لَہٗ۔ ہمارے چچا اور رضائی بھائی حمزہ بھی شہید ہوئے ہیں لیکن ان کا ماتم کرنے والا کوئی نہیں۔ یہ سن کر صحابہؓ جن کو آپؐ کے جذبات اور احساسات کو پورا کرنے کی اتنی تڑپ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ آپؐ کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا جذبہ اور چھوٹے سے چھوٹا احساس بھی ایسا نہ رہ جائے جو پورا نہ ہو۔ وہ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اور اپنی عورتوں سے جا کر کہا بس اب تم اپنے عزیزوں کو رونا بند کر دو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جا کر حمزہؓ کا ماتم کرو۔ اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تھکے ہوئے تشریف لائے تھے آپؐ آرام فرمانے لگے۔ حضرت بلالؓ نے عشاء کی اذان دی مگر یہ خیال کر کے کہ آپؐ تھکے ہوئے آئے ہیں آپؐ کو نہ جگایا‘‘ سو گئے تھے۔ ’’جب ثلث رات گذر گئی تو انہوں نے آپؐ کو نماز کے لئے جگایا۔ آپؐ جب بیدار ہوئے تو اس وقت عورتیں ابھی تک آپؐ کے مکان پر حضرت حمزہؓ کا نوحہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مدینہ کی عورتیں حضرت حمزہؓ کی وفات پر رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مدینہ کی عورتوں پر رحم کرے انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ انصار کو مجھ سے بہت زیادہ محبت ہے۔ ساتھ ہی فرمایا: اس طرح نوحہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ امر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری قوم کی یہ عادت ہے اور اگر ہم اس طرح نہ روئیں تو ہمارے جذبات سرد نہیں ہو سکتے۔ آپؐ نے فرمایا مَیں رونے سے منع نہیں کرتا ہاں عورتوں سے کہہ دیا جائے کہ وہ منہ پر تھپڑ نہ ماریں۔ اپنے بال نہ نوچیں۔‘‘ نوحہ کرتی تھیں تو اپنے آپ کو بھی مارتی پیٹتی تھیں۔ اپنے بال نہ نوچیں منہ پر تھپڑ نہ ماریں ’’اور کپڑوں کو نہ پھاڑیں اور اگر یوں رِقّت کے ساتھ رونا آئے‘‘ قدرتی طور پر اگر رقت کے ساتھ رونا آتا ہے ’’تو بےشک روئیں۔ ان باتوں سے آپؐ کی اخلاقی حالت کا پتہ چلتا ہے کہ باوجود زخمی اور تکلیف میں ہونے کے آپؐ کو دوسروں کے احساسات اور جذبات کا کتنا احترام تھا۔‘‘

(مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 58-59)

پھر آپؓ نے اس واقعہ کو اس زاویہ سے بیان فرمایا ہے کہ ’’جب آپؐ نے یہ دیکھا کہ مدینہ کی عورتیں اپنے مرنے والوں کا نوحہ اور ماتم کر رہی ہیں تو آپؐ نے اس خیال سے کہ مہاجرین اور حضرت حمزہؓ کے رشتہ دار یہ خیال نہ کریں کہ ہمارا یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس لئے ان کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا آج حمزہؓ کو رونے والا کوئی نہیں؟ اور پھر جب مدینہ کی عورتیں حضرت حمزہؓ کا ماتم کرنے لگ گئیں تو آپؐ نے منع فرما دیا کہ اس طرح ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر واقعہ میں آپؐ کا یہی خیال ہوتا کہ حضرت حمزہؓ کا ضرور ماتم کیا جائے تو آپؐ بعد میں منع نہ فرماتے۔ آپؐ نے جب حضرت حمزہؓ کی وفات پر کسی کے نہ رونے پر افسوس کا اظہار فرمایا اس وقت بھی آپؐ کا جذبہ صرف دلجوئی کا تھا اور جب آپؐ نے رونے والوں کو منع فرمایا اس وقت بھی آپؐ کا جذبہ دلجوئی کا ہی تھا کیونکہ آپؐ نے ان عورتوں کو رونے سے روکا بھی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور یہ پھر فرمایا مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ انصار کو مجھ سے زیادہ ہمدردی ہے اور یہ کہنے سے آپؐ کا یہ مطلب تھا کہ وہ رونے سے منع کرنے پر برا نہ منائیں۔ آپؐ نے منع بھی کر دیا اور ان کا شکریہ بھی ادا کر دیا۔ ہمیں یہ کتنا شاندار اور عظیم الشان طریق نظر آتا ہے جو اتنے نازک وقت میں آپؐ نے اختیار کیا حالانکہ ایسے وقت میں جبکہ عزیز اور قریبی رشتہ دار مارے جا چکے ہوں خود کوئی شخص زخمی ہو اور مستقبل قریب کے ایّام میں خطرہ محسوس ہو رہا ہو تو کوئی شخص اس قسم کا نمونہ پیش نہیں کر سکتا جو آپؐ نے کیا۔‘‘

(مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 60-61)

تاریخ کی کتب میں ان صحابہؓ کا ذکر جن کی تلواروں نے اُحد کی جنگ میں حق ادا کیا یوں ملتا ہے کہ ’’جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو اپنی بیٹی فاطمہؓ کو تلوار پکڑاتے ہوئے فرمایا۔ اِغۡسِلِی عَنۡ ھٰذَا دَمَہٗ یَا بُنَیَّۃُ فَوَاللّٰہِ لَقَدۡ صَدَقَنِی الۡیَوۡمَ۔ اے میری پیاری بیٹی! اس تلوار پر لگے خون کو دھو ڈال۔ اللہ کی قسم! آج تو اس تلوار نے حق ادا کر دیا۔ پھر حضرت علیؓ نے بھی حضرت فاطمہؓ کو اپنی تلوار تھماتے ہوئے کہا۔ اس تلوار پر لگے خون کو بھی دھو ڈالو۔ اس موقع پر ان کی زبان پر بھی وہی الفاظ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے تھے کہ اللہ کی قسم! آج تو اس تلوار نے کمال کر دکھایا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے۔ لَئِنۡ کُنۡتَ صَدَقۡتَ الۡیَوۡمَ الۡقِتَالَ لَقَدۡ صَدَقَ مَعَکَ سَھۡلُ بۡنُ حُنَیۡفٍ وَ اَبُو دُجَانَۃَ۔ اگر آج تم نے قتال میں کمال کر دکھایا ہے تو تمہارے ساتھ سَہل بن حُنَیف اور ابودُجانہ نے بھی تو خوب دادِ شجاعت دی ہے۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے شمشیر زنی میں کمال کر دکھایا ہے تو سَہل بن حُنَیف ؓ، ابودُجانہؓ، عاصم بن ثابتؓ اور حارث بن صِمَّہؓ نے بھی خوب دادِ شجاعت دی ہے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 7 صفحہ 62 مطبوعہ بزم اقبال لاہور)

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے اُحد سے واپس آکر حضرت فاطمہؓ کو اپنی تلوار دی اور کہا اِس کو دھو دو آج اِس تلوار نے بڑا کام کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی یہ بات سن رہے تھے آپؐ نے فرمایا: علی! تمہاری ہی تلوار نے کام نہیں کیا اَور بھی بہت سے تمہارے بھائی ہیں جن کی تلواروں نے جوہر دکھائے ہیں۔ آپؐ نے چھ سات صحابہؓ کے نام لیتے ہوئے فرمایا: ان کی تلواریں تمہاری تلوار سے کم تو نہ تھیں۔ غرض آپؐ نے یہ بھی برداشت نہ کیا کہ آپؐ کا داماد کوئی ایسی بات کرے جس سے دوسرے صحابہؓ کے دلوں کو ٹھیس پہنچے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی نظر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی پہنچتی تھی اور باوجودیکہ جنگِ اُحد کا واقعہ مستقل اثرات کے لحاظ سے اتنا بڑا واقعہ تھا کہ لوگوں کو اس واقعہ کے بعد سخت فکر تھی کہ دشمن اب دلیر ہو جائے گا یا آئندہ کیا ہو گا اور انسان ایسے اوقات میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا مگر آپؐ نے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور سب کی دلجوئی کی۔‘‘

(مصائب کے نیچے برکتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 59-60)

جنگِ اُحد کے واقعات یہاں ختم ہوتے ہیں۔ ایک اَور غزوہ جس کا نام غزوہ حمراء الاسد ہے جو شوال تین ہجری میں ہوا اس کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ غزوہ اصل میں غزوۂ اُحد ہی کا حصہ اور تتمہ ہے اور غزوہ حمراء الاسد سے حاصل ہونے والے نتائج کی بنا پر غزوۂ اُحد کو حقیقی معنوں میں مسلمانوں ہی کی فتح شمار کیا جاتا ہے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 7 صفحہ 119 مطبوعہ بزم اقبال لاہور)

حمراء الاسد مدینہ سے ذُوالحُلَیفَہ جاتے ہوئے راستے کے بائیں جانب مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔

(فرہنگ سیرت صفحہ 106 زوار اکیڈمی کراچی)

(معجم البلدان اردو از ڈاکٹر غلام جیلانی برق صفحہ 123 الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور)

غزوہ حمراء الاسد کا سبب کیا بنا؟ اس بارے میں لکھا ہے کہ غزوۂ اُحد کے اختتام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت مدینہ تشریف لائے اور باوجود شدید زخمی ہونے کے مغرب کی نماز بھی صحابہؓ کے سہارے چل کر مسجد میں تشریف لا کر ادا کی اور اسی طرح عشاء کی نماز بھی مسجد میں تشریف لا کر ادا کی۔ نمازِ عشاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف تو لے گئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے یہ ساری رات جاگتے ہوئے ہی گزاری کیونکہ آپؐ کو یہ خدشہ تھا کہ ابوسفیان اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کا پروگرام بنا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے مدینہ میں ایک قسم کی ہنگامی حالت ہی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے باہر بھی مسلسل پہرہ رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی معلوم کروایا تھا کہ ابوسفیان کے ارادے کیا ہیں۔ کیا وہ مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہر چند کہ ابتدائی رپورٹ یہی ملی کہ ابوسفیان بڑی تیزی سے اپنے لشکر کو لے کر مکہ کی طرف رواں دواں ہے لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے غافل نہیں رہے۔ آخر کار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندیشے درست ثابت ہوئے اور رات ابھی پوری طرح ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع مل گئی کہ ابوسفیان اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے آنے کو تیار ہے۔ ہوا یہ کہ جب مشرکین میدانِ اُحد سے واپس ہوئے تو راستے میں جو لوگ بھی ملتے اور جب انہیں جنگ کی خبر ملتی تو وہ طعنہ دیتے کہ نہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور نہ مسلمانوں کی عورتوں کو ساتھ لائے، نہ ان کے قیدی لائے اور نہ ہی کوئی اَور مالِ غنیمت ساتھ لائے ہو تو کس فتح کی بات کر رہے ہو؟ ان طعنوں کو سنتے سنتے یہ لشکر مدینہ سے کوئی چوہتر کلومیٹر یا بعض کے نزدیک پچپن کلومیٹر دُور رَوْحَا نامی منزل پر پہنچا اور پڑاؤ کیا تو آپس میں ان لوگوں کی بحث ہونے لگی کہ بات تو واقعی درست ہے کہ نہ ہمارے پاس کوئی قیدی ہے، نہ مالِ غنیمت ہے۔ اس لیے یہ بہت ہی بُرا کام ہے۔ ہمیں واپس لَوٹنا چاہیے اور مدینہ پر حملہ کر دینا چاہیے۔ البتہ اسی لشکر میں موجود ایک اَور سردار صفوان بن امیہ نے مشورہ دیا کہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اس وقت مدینہ پر حملہ کرنے کا سوچنا بھی نہ ورنہ بہت بُری طرح شکست کھاؤ گے لیکن ابوسفیان اور اس کے دوسرے ساتھیوں کی اکثریت نے یہی فیصلہ کیا کہ ہمیں مدینہ پر حملہ کرنا چاہیے ورنہ مکہ کیا منہ لے کر جائیں گے۔ ادھر ابوسفیان کے لشکر میں یہ مشاورت جاری تھی کہ فجر کی نماز کے لیے حضرت بلالؓ نے اذان دی اور بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن عَمرو بن عَوف مُزَنیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے آئے۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو انہوں نے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف سے آ رہے تھے کہ راستے میں دورانِ سفر یہ ابوسفیان کے قافلے کے پاس سے گزر کر آ رہے تھے تو انہوں نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگوں نے تو کچھ نہیں کیا۔ تم لوگوں نے انہیں نقصان نہیں پہنچایا یعنی مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچایا اور تکلیف نہیں پہنچائی اور پھر تم نے انہیں چھوڑ دیا اور تباہ نہیں کیا۔ کفار نے کہا کہ ان مسلمانوں میں کئی ایسے بڑے بڑے لوگ باقی ہیں جو تمہارے مقابلے کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ پس واپس چلو تا کہ ہم ان لوگوں کو جڑ سے اکھیڑ دیں جو ان میں باقی رہ گئے ہیں۔ صفوان بن امیہ اس بات سے انہیں روکنے لگا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! ایسا نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ جنگ لڑ چکے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ جو لوگ جنگ میں آنے سے رہ گئے تھے اب وہ تمہارے مقابلے میں ان کے ساتھ جمع ہو جائیں گے۔ تم واپس چلو کیونکہ فتح تو تمہاری ہی ہے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر تم واپس گئے تو تم شکست کھاؤ گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ساری بات سنی تو فرمایا کہ صفوان اتنا سمجھدار تو نہیں ہے لیکن اس کی یہ بات بہت سمجھداری کی ہے یعنی ابوسفیان کو مدینہ پر حملہ کرنے سے روکنا۔ لیکن ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جلال سے فرمایا:

اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو ان کے لیے ایسے پتھروں کو نشان لگا دیے گئے ہیں کہ جن کی بارش سے ان کا اس طرح نام و نشان مٹ جائے گا جیسے گزرا ہوا کل ہوتا ہے۔

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ ﷺ جلد 7 صفحہ 63، 120 مطبوعہ بزم اقبال لاہور)

(سبل الہدیٰ والرشاد مترجم جلد 4 صفحہ 267-268 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

بہرحال آگے اس کی تفصیل ہے جو ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ دوسری بات جو عموماً مَیں تحریک کرتا رہتا ہوں وہ دعا کے لیے ہے۔ دعائیں جاری رکھیں۔

جیسا کہ خیال تھا اور خدشہ تھا۔ ایران پر براہِ راست بھی اسرائیل نے حملہ کر دیا ہے۔ ہر ایک کو پتہ ہی ہے۔ اس سے مزید حالات خراب ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کے ان لیڈروں کو بھی عقل دے جو عالمی جنگ کو ہوا دینے کی مزید کوشش کر رہے ہیں اور مسلم امہ کو بھی سمجھ اور عقل دے اور ان کو توفیق دے کہ وہ ایک بن کر پھر اپنے مقابل کا صحیح طرح مقابلہ کر سکیں اور حکمت اپنا سکیں۔

اس وقت میں دو مرحومین کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جس میں پہلا ذکر ہے مکرم مولانا غلام احمد صاحب نسیم۔ یہ مربی سلسلہ تھے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں پروفیسر رہے۔ آجکل امریکہ میں تھے۔ گذشتہ دنوں یہ ترانوے (93) سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

ان کے والد کا نام صلاح محمد صاحب تھا جنہوں نے کسوف و خسوف کا نشان دیکھ کر مہدی کی تلاش شروع کی۔ سورج چاند گرہن کا نشان دیکھا تو اس وقت انہوں نے مہدی کی تلاش شروع کی اور اس میں کئی سال گزر گئے اور پھر 1901ء میں بیعت کی ان کو سعادت ملی۔ دُور دراز علاقہ ہونے کی وجہ سے قادیان زیارت کے لیے نہیں پہنچ سکے۔ میر صلاح محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور قبول احمدیت کی وجہ سے انہیں شدید مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اپنے گاؤں میں یہ اکیلا احمدی گھرانہ تھا۔ میر غلام احمد نسیم صاحب نے دورانِ تعلیم 1947ء میں وقف کا خط لکھا تو ان کے وقف کی منظوری بھی آ گئی اور پھر ان کو ساتھ یہ بھی ہدایت ملی کہ پڑھائی جاری رکھیں۔ پارٹیشن کے بعد 1948ء میں مدرسہ احمدیہ احمد نگر میں تعلیم شروع کی۔ 1954ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور پھر جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ 1957ء میں میدان عمل میں آئے۔ 1960ء میں آپ سیرالیون پہنچے یہاں تین سال مبلغ کے ساتھ ساتھ احمدیہ سکول بو (Bo) کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر بھی خدمات کرتے رہے۔ پاکستان واپس آنے پر ان کا تقرر جامعہ احمدیہ میں ہوا۔ یہاں لائبریری میں مہتمم کے فرائض بھی انجام دیے۔ کوئی استاد رخصت پر ہوتا تو پیریڈ بھی لیتے تھے۔ اس دوران آپ نے ایم اے عربی کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔ 1966ء میں ان کا تقرر گیانا ہوا۔ یہاں آپ نے سوا چار سال خدمات سرانجام دیں۔ 1970ء میں ان کی مرکز واپسی ہوئی۔ 1970ء سے 1975ء تک جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خاص طور پہ غیر ملکی طلبہ کو پڑھانے پر مقرر ہوئے۔ 75ء سے 79ء چار سال آپ نے زیمبیا افریقہ میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دیں۔ پھر 1980ء سے 1997ء تک جامعہ احمدیہ میں تاریخ اور تصوّف کے استاد کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔

ان کے واقعات میں لکھا ہے کہ آپ سیرالیون، گیانا اور زیمبیا میں گیارہ سال تک خدمات بجالاتے رہے اور پورا عرصہ فیملی کے بغیر بیرون ممالک میں رہے۔ ان کی زوجہ کا ذکر اور ان کی قربانیوں کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ایک تقریر میں کیا تھا۔

ان کی اہلیہ امۃ المنان قمر صاحبہ فضل عمر گرلز سکول ربوہ کی سابق ہیڈ مسٹرس تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بچوں سے نوازا جو خدمات میں پیش پیش ہیں اور وہ سارے ہی اچھے پڑھے لکھے ہیں۔

ان کی ایک بیٹی ڈاکٹر امۃ الشکور صاحبہ ہیں یہ ڈاکٹر عبدالحفیظ کی اہلیہ ہیں۔ یہ امریکہ میں ہیں۔ یہ بھی نصرت جہاں سکیم کے تحت گیمبیا اور تنزانیہ میں گیارہ سال تک خدمات سرانجام دیتی رہیں۔

علمی کام بھی ان کا ہے۔ یہ تین کتب کے مصنف ہیں۔ قاموس الرؤیا، (خوابوں کی تعبیر۔ حروفِ ابجد کے لحاظ سے) تصوف۔ روحانی سائنس، یہ ان کی دوسری کتاب ہے اور تیسری کتاب ہے یادِ ایام، ان کے خودنوشت

حالات ہیں۔

انعام الحق کوثر مشنری انچارج آسٹریلیا لکھتے ہیں کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ شاگردوں کو خوب پڑھانے والے اور ان کا خیال رکھنے والے تھے۔ کہتے ہیں میں برٹش گیانا دورے پہ گیا تو تین چار دیہات میں ان کے ذریعہ سے جو جماعتیں قائم ہوئی تھیں وہاں سب پرانے لوگوں نے ان کا ذکر بہت عمدہ طریق پر کیا اور ان کی تصویر اپنے پاس رکھی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ برٹش گیانا میں ایک مضبوط جماعت قائم کی۔

لئیق مشتاق صاحب مربی سلسلہ سورینام لکھتے ہیں کہ مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب نے گیانا میں قیام کے دوران 67ء سے 69ء تک سورینام کے تین دورے کیے اور یہاں ہفتوں قیام کر کے اس جماعت کو ازسرِ نو فعال کیا۔ اس زمانے میں مختلف وجوہات کی بنا پر افراد جماعت کی اکثریت نے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور چند احمدی موجود تھے۔ ان کا بھی مرکز سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ ان حالات میں محترم مولانا غلام احمد نسیم صاحب گیانا سے سورینام آئے اور 15/ستمبر 67ء کو پہلا اجلاس کروایا جس میں چھ افراد نے شرکت کی اور جماعت سے اٹوٹ رشتہ قائم کرنے کا عہد کیا۔ ان دنوں پاکستان سے مولوی شاہ احمد نورانی بھی سورینام آیا ہوا تھا اور جماعت کے خلاف جگہ جگہ نفرت آمیز تقریریں کر رہا تھا۔ مولانا نسیم صاحب نے بھی متعدد جلسے کر کے اس کے الزامات کے جوابات دیے نیز ریڈیو پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے تین پروگرام کیے۔ مئی 1968ء میں دوسرے دورے کے دوران زیر تعمیر مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر چند سالوں میں مکمل ہوئی۔ لاہوری جماعت کے امام عبدالرحیم جگو اور سنی جماعت کے امام کو مناظرے کا چیلنج دیا۔ آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئی فولڈر بھی شائع کیے۔

21/جون 1968ء کو جماعت کے ایک ممبر کے گھر میں منعقدہ مجلس سوال و جواب کے دوران شر پسند مسلمانوں نے افراد جماعت پر حملہ کر دیا اور کہتے ہیں کہ ہیڈ ٹیبل ایک کمرے کے دروازے کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ مولانا صاحب کے دائیں بائیں بیٹھے افراد نے آپ کو دھکیل کر کمرے کے اندر کیا اور باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ حملہ آوروں نے افراد جماعت کو شدید زدوکوب کیا اور لکڑی کی کرسیاں اٹھا اٹھا کر انہیں ماریں۔ اس واقعہ میں مَردوں کے علاوہ کئی خواتین بھی شدید زخمی ہوئیں۔ مولانا صاحب کمرے کے اندر سے چلّاتے رہے کہ مجھے باہر نکالو۔ میں بھی ان کا مقابلہ کروں گا۔ بڑی جرأت والے تھے۔ شر پسند مولانا صاحب کا ایک بریف کیس بھی ساتھ لے گئے جس میں آپ کا پاسپورٹ اور دیگر سامان تھا۔ کئی دن بعد پولیس نے یہ برآمد کیا۔ بہرحال اس واقعہ کے بعد آپ نے بھرپور طریق پر پولیس اور متعلقہ افسران سے رابطہ کر کے افراد جماعت کے تحفظ کو یقینی بنانے کی کوشش کی۔

کلچرل سینٹر میں اسلام اور عصر حاضر کے مسائل پر لیکچر دیا۔ افراد جماعت کو مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھنے کی تلقین کی۔ یوں آپ کی مساعی سے ایک بکھری ہوئی جماعت دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی اور اللہ کے فضل سے بعد میں جانے والے مبلغین نے بھی اس کو مزید مضبوط کیا اور اب یہ مضبوط جماعت ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور نسلوں میں بھی یہ نیکیاں جاری رکھے۔

اگلا ذکر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ کا ہے۔ گذشتہ دنوں ان کی اکاسی (81) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ایک لمبا عرصہ بطور مقامی صدر، نائب امیر جماعت امریکہ اور 2002ء سے 2016ء تک انہوں نے بطور امیر جماعت امریکہ خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت محبت کرنے والے اور شفیق انسان تھے۔ بہت وسیع حوصلے کے مالک تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں ہیں۔ ان کی اہلیہ چند سال پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئی تھیں اور اسی طرح بیٹا بھی وفات پا گیا تھا۔ وہ صدمے بھی انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیے اور کبھی شکوہ زبان پر نہیں لائے۔

آپ کی بیٹی ڈاکٹر ہانہ مریم کہتی ہیں کہ میرے والد بہت نیک اور دیندار شخص تھے۔ نماز اور قرآن اور چندے کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق ہمیشہ بڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ دن میں کئی مرتبہ اکیلے یا مجالس میں بیٹھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ وہ کبھی یہ نہیں سوچتے تھے کہ دوسرے میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔ زندگی کی مشکلات کے باوجود انہوں نے اپنے بچوں کو ہمیشہ یہ بات سکھائی کہ خدا تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ادا کرنا چاہیے۔ کہتی ہیں میرے والد صاحب خلافت کے بھی بہت مخلص اور فدائی تھے۔ ان کا دینی، تاریخی اور سیاسی علم بہت وسیع تھا۔ آخری مرتبہ ہسپتال جانے والے دن بھی انہوں نے اخبار کا مطالعہ کیا اور میرا خطبہ سنا اور تاریخ سے متعلقہ انٹرویوز دیکھے اور مجھے بھی کہا کہ یہ دیکھو۔ اپنے علم اور رائے کو دوسروں کے علم اور رائے پر کبھی فوقیت نہیں دیتے تھے بلکہ آرام سے سنتے تھے، غور کرتے تھے، پرکھتے تھے۔ قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کا ان کو بہت گہرا علم تھا۔ کہتی ہیں ہمیں قرآن کریم کے الفاظ کے معنی بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتے تھے کہ ان تعلیمات کا ہماری زندگی پر کیا اثر ہے۔ ذاتی زندگی میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پہلو نظر آتا ہے۔ اسی طرح ان میں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بھی تھی۔ کہتی ہیں کہ ایک دن کھانے کے دوران وہ دعا کرنے لگ گئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ کے پاس بعض اوقات کھانے کی اتنی قلت ہوتی تھی کہ کھجور اور روٹی کو سرکہ میں ڈبو کر کھا لیتے تھے۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ہم اور زیادہ کی تمنا کرتے ہیں۔ ہمیں شکرگزار ہونا چاہیے۔ ضرورتمندوں کی مدد کرنے کا ان میں بہت جذبہ تھا۔

1967ء میں انہیں مکہ جانے کا موقع ملا۔ راستے میں ان کی نظر ایک شخص پر پڑی جس نے منہ سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس کی آنکھوں نے مدد اور بھوک کا اظہار کیا۔ کہتی ہیں میرے والد نے اس شخص کو کچھ رقم دی جو ان کے پاس تھی اور اس نے اپنی آنکھوں سے ہی شکریہ ادا کیا اور کھانے کے سٹال کی طرف چلا گیا۔ کہتی ہیں کچھ سال پہلے وہ ترکی قالین خرید کر گھر لے آئے۔ یہ دیکھ کر میری والدہ نے انہیں کہا کہ آپ نے بہت مہنگے لے لیے ہیں ان کی تو ہمیں ضرورت بھی نہیں تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جس عورت نے مجھے یہ فروخت کیے ہیں اس کی آمدنی کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ میں نے اس کا جذبہ دیکھ کر اس کی مدد کرنا چاہی تھی۔ ہمیشہ دوسروں کی خوبیوں کو دیکھتے تھے نہ کہ ان کی خامیوں کو۔ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ مشکلات کے سامنے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے۔ ہمیشہ ہر چیز خدا تعالیٰ سے مانگنی چاہیے اور جو خدا عطا کر دے اس پر راضی ہونا چاہیے۔ کہتی ہیں وہ ہم سب کے لیے یہی نصیحت کرتے تھے اور بار بار کرتے تھے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں 1989ء سے ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کے ساتھ کام کر رہا ہوں۔ بہت ہی نیک اور متقی انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اور والہانہ عشق رکھتے تھے۔

ڈاکٹر مبشر ممتاز صاحب امریکہ لکھتے ہیں کہ عاملہ ممبران کو نہایت ہی نرم لہجے میں ہدایات دیتے۔ اگر وہ کسی تجویز سے اتفاق نہ رکھتے تو اس کے ردّ میں دلیل پیش کر کے سمجھاتے۔ یہ نہیں کہ زبردستی اپنا حکم ٹھونس دیا۔ جب کوئی سنجیدہ بات کرتے تب بھی لہجے میں سختی نہ لاتے۔ جو بات سمجھاتے وہ دل کی گہرائیوں میں اترتی۔

مرزا احسان لکھتے ہیں کہ خاکسار کو احسان اللہ ظفر صاحب کے ساتھ ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی توفیق ملی۔ بطور امیر افراد جماعت کو خلافت اور جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرواتے ہوئے دیکھا۔ سادہ مزاج، دردمند، صلح جو، غریبوں کے ہمدرد، تصنع اور بناوٹ سے پاک، بخل اور لالچ سے بالکل مبرا انسان تھے۔ اپنے خزانے جماعت اور غریبوں کے لیے کھول دینے والے تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ میں محو رہتے تھے۔ تکبر، بڑائی اور خود پسندی سے کلیۃً عاری تھے اور خلیفۂ وقت کی ذرا سی بھی ناراضگی سے بے چین ہو جاتے تھے۔ یہ تو میں نے خود بھی تجربہ کیا ہے۔ ذرا سی بھی کوئی ایسی بات ہوتی جو میں ان کے بارے میں ان کو لکھتا تو ہمیشہ انہوں نے بڑی بے چینی کا اظہار کیا اور فوری طور پر معافی مانگی اور حالات کو اس کے مطابق کرنے کی کوشش کی۔ کتابوں کا بے انتہا شوق تھا۔ ان کی ذاتی لائبریری میں ایسی ایسی نادر کتابیں موجود ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ آپ کو قرآن کریم سے محبت اور عشق تھا۔ کوئی مجلس ہو، کوئی محفل ہو ہمہ وقت قرآن مجید کی آیات پر غور کرتے رہتے تھے۔ ان کی محفل بے تکلف اور محبت سے ہر ایک کو اپنی طرف کھینچنے والی ہوتی تھی۔ اپنے لیے بطور امیر کبھی کوئی پروٹوکول روا نہیں رکھا۔ بہت سادہ مزاج آدمی تھے۔

ظہیر باجوہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر احسان اللہ صاحب خاموشی سے مسجد میں آتے اور جب کوئی نہ ہوتا تو اکیلے مسجد اور باتھ روم کی صفائی کرتے۔ جب ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا اس ذریعہ سے مجھے اپنی روح کی صفائی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بہت عاجزی تھی۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی خدا سے محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا ادراک، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی محبت اور خلفاء سے ان کی عقیدت مثالی تھی۔ ان کی قرآن کریم سے محبت تو بیان سے باہر ہے۔ کہتے ہیں جب بھی ہم اکٹھے کار میں بیٹھتے تو قرآن کریم کی سی ڈی لگی ہوتی تھی اور گھر میں ہمیشہ ایم ٹی اے لگا رہتا تھا۔ جب بھی بیت الرحمٰن آتے تو ہمیشہ ایم ٹی اے یا تلاوت لگا دیتے۔ ان کے گھر میں ہر طرف قرآن ہی قرآن اور تفاسیر موجود ہیں اور کتب کی ایک کثیر تعداد قریباً ہر کمرے میں اور الماری میں موجود ہے۔ صرف موجود ہی نہیں ہوتی تھی ان کا وہ باقاعدگی سے مطالعہ بھی کیا کرتے تھے۔

جب یہ ربوہ میں پڑھا کرتے تھے تو ڈاکٹر صاحب کی والدہ کی خواہش تھی کہ روزانہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ملیں اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ سے ملا کریں اور ان کو دعا کی درخواست کریں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں میں حتی المقدور یہ کوشش کرتا رہتا تھا اور میری کامیابی تعلیمی میدان میں بھی اور دوسری تربیت میں بھی اس میں ان دونوں بزرگوں کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ ہر کسی سے پیار کرتے تھے مگر جو خاص پیار میں نے ان کی آنکھوں میں غریب احمدیوں کے لیے دیکھا وہ بیان سے باہر ہے۔ وہ کسی کا بُرا سوچ ہی نہیں سکتے تھے لیکن جو شخص، جو خوشحال احمدی جماعت کے لیے قربانی میں آگے نہیں آتے تھے ان کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کے دل میں ایک خلش سی رہتی تھی اس کا کبھی کبھی اظہار بھی کر دیا کرتے تھے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام سمجھے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سمجھیں، اپنائیں اور پھیلائیں اور اس کے لیے وہ نئے نئے طریقے بھی سوچتے رہتے تھے۔ مجھے بھی بعض دفعہ

لکھتے رہتے تھے۔ مساجد بنانے کی طرف بھی ان کی بہت توجہ تھی۔ ان کے زمانے میں کافی مساجد بنی ہیں۔ ان کا دعا پر اعتقاد بہت پختہ تھا۔ ایک دفعہ عاملہ میٹنگ میں کسی نے کوئی ایسی بات کی جس سے دعا کی عظمت میں کمی کا احساس ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کو عاملہ میں کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جیسا اس موقع پر دیکھا تھا۔

انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ اگر کوئی شوق تھا تو مسجدیں بنانے کا شوق تھا۔ ہر کسی کی ہر بات مانتے تھے مگر مسجد نہ بنانے کی بات کو بہت بُرا سمجھتے تھے۔ جب تک ان کی صحت ٹھیک تھی ہر جمعرات کو مسجد بیت النصر Willingboro کی مکمل صفائی خود کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشی۔

مرزا مغفور احمد صاحب جو آجکل امیر جماعت امریکہ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ پہلے نائب امیر اور پھر بحیثیت امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور جو میرے دورے ہیں، ان کے زمانے میں جب وہ امیر تھے مَیں نے امریکہ میں تین دورے بھی کیے اور انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے میرے ان دَوروں کو بھگتایا اور انتظامات کیے۔ کہتے ہیں کئی سالوں سے بیماری کی وجہ سے ان کا چلنا پھرنا محدود ہو گیا تھا مگر امارت کی ذمہ داریوں کو خوش دلی سے مکمل طور پر ادا کرتے رہے۔ ان کی گفتگو میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بات ہوتی تھی۔ باتیں کرتے تھے تو گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بات کرتے۔ آپ کی کتب کے حوالے دیا کرتے تھے۔ اور حضور علیہ السلام سے ایک خاص تعلق کا اظہار ہوتا تھا۔ خلافت کے ساتھ بڑا گہرا اور اطاعت کا تعلق تھا اور پھر موجودہ امیر صاحب امریکہ لکھتے ہیں۔ مجھے لکھ رہے ہیں کہ آپ کی ساری ہدایات جو آتی تھیں ان کو افراد جماعت تک فوراً پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ بہرحال مَیں نے بھی دیکھا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا خلافت کی اطاعت ان میں بے مثال تھی۔ اپنی رائے خود چھوڑ دیتے تھے اور بڑی خوشدلی سے چھوڑتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ ان کی بچیوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 10 ؍مئی 2024ء صفحہ 2 تا 6)

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد جو پہلی تقریر فرمائی، اُس میں آپؓ نے یہ بھی فرمایا کہ

’’اب جو تم نے بیعت کی ہے اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم کیا ہے، اُس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو، مَیں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دُعا مَیں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں مَیں نے سلسلہ کے افراد کے لئے دعا نہ کی ہو۔ مگر اب آگے سے بھی زیادہ یاد رکھوں گا۔ مجھے کبھی پہلے بھی دعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا، جس میں احمدی قوم کے لئے دُعا نہ کی ہو۔ پھر سُنو کہ کوئی کام ایسا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہماری دُعائیں یہی ہوں کہ مسلمان جئیں اور مسلمان مریں۔ آمین۔‘‘ (سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 342)

مندرجہ بالا اقتباس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ خلافت سے قبل جب ایک شخص احباب جماعت کیلئے مستقل دعائیں کرتا ہے، تو خلیفہ بننے کے بعد اُس کی دعاؤں کا کیا حال ہوگا؟ پس خلیفہ وقت مسلسل اور مستقل اپنی جماعت کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ پر بہت بڑا انعام ہے، باقی دُنیا اس انعام اور اس رحمت سے محروم ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو خلیفہ بناتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بھی بڑھا دیتا ہے کیونکہ وہ اپنے انتخاب کی لاج رکھتا ہے اور اس کی مقبولیت کو قبولیت دُعا کے طفیل بڑھاتا ہے۔ پس انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی جماعت خلیفہ وقت کی دعاؤں سے بہت فائدہ اُٹھاتی ہے۔ جماعت اپنی ہر مشکل کو خلیفہ کے سامنے رکھتی ہے اور مطمئن ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کے طفیل فضل فرمائے گا۔ پس خلافت سے وابستگی کے بے شمار فوائد ہیں دینی بھی اور دُنیاوی بھی۔ خلافت کی جو نعمت ہمیں ملی ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے اور خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سننا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ خلافت سے وابستگی کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ خطوط کے ذریعہ رابطہ رکھا جائے۔ ایک اور ذریعہ یہ ہے کہ خلیفہ وقت کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے اس سے بھی خلافت سے وابستگی اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سننا اور اس پر عمل کرنا اس سے بھی خلافت سے وابستگی پیدا ہوتی ہے، اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں mta کی نعمت عطا کی ہے۔ ایم ٹی اے پر خلیفہ وقت کے خطبات و خطابات کو سننا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ جب تک ہم حضور کی باتوں کو محبت سے نہیں سنیں گے ہمیں خلافت سے وابستگی پیدا نہیں ہوگی۔

ذیل میں ہم حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کچھ ارشادات پیش کرتے ہیں جن سے خلافت سے وابستگی کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔ ایتھنز، یونان کے چوتھے جلسہ سالانہ منعقدہ 30 ؍اپریل 2023ء کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز پیغام میں فرمایا:

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں خلافت احمدیہ کیساتھ ہمیشہ وفادار رہیں۔ ایم ٹی اے دیکھیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات سنیں۔ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جن باتوں کی طرف میں راہنمائی کرتا ہوں ان کی پیروی کریں۔ آج اسلام کی اشاعت اور دنیا میں امن صرف خلافت کے نظام پر عمل پیرا ہوکر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نظام خلافت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی مبارک پناہ، راہنمائی اور حفاظت کے اندر رہیں۔

(بدر 8 فروری 2024ء صفحہ 14)

جلسہ سالانہ سپین 2023ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز پیغام میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کے ذریعہ ایک لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اس نعمت کی قدر کریں اور اسکی اطاعت کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص و محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے۔ پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ (بدر 29 فروری 2024ء صفحہ 16)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے 52ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز پیغام میں فرمایا:

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھیں۔ اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ حاصل ہونے والے انعامات کے شکرانے کے طور پر اس کا مستقل شکر ادا کرتے رہیں۔ ہمیں صرف خلافت احمدیہ کے ذریعہ حاصل ہونے والے لاتعداد انعامات کے شکرانے کے طور پر ہی اس کا شکر ادا نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں اس بات کا بھی پختہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم اچھے اور نیک کام کریں گے اور مثالی احمدی بننے کی کوشش کریں گے۔ یاد رکھیں کہ ہماری کامیابی کا دارومدار خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے پر ہے جو آج حقیقی طور پر مسلمانوں کی خلافت کی نمائندگی کر رہی ہے۔ صرف خلیفۃ المسیح کی راہنمائی پر دیانتداری کے ساتھ عمل پیرا ہوکر ہی آپ دنیا کو اسلام کی خالص اور حقیقی تعلیمات سے روشناس کرواسکیں گے۔

یہ بھی انتہائی اہم اور ضروری ہے کہ آپ مکمل طور پر نظام جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں کیونکہ ہم تبھی آگے بڑھ سکتے اور ترقی کر سکتے ہیں جب ہم متحد ہوں اور جماعت کے عالیشان مقصد کو حاصل کرنے کیلئے مل کر کام کریں۔ آپ کو عموماً mta دیکھنا چاہئے اور اپنے اہل خانہ اور خاص طور پر بچوں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہئے۔ آپ کو خاص طور پر میرے خطباتِ جمعہ اور دوسرے مواقع اور تقریبات پر کیے گئے خطابات کو سننا چاہئے۔ یہ آپ کا خلافت سے مستقل رابطہ جوڑے رکھے گا اور آپ کے ایمان کو مضبوط کرے گا۔

(بدر 4 ؍اپریل 2024ء صفحہ 13)

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے 41ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز پیغام میں فرمایا:

میں آپ کو خلافت احمدیہ کے خدائی نظام کی اہمیت کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں، ہمیشہ خلیفۃ المسیح سے وفادار رہیں اور مضبوط تعلق بنا کر رکھیں۔ اپنے بچوں کو بھی خلافت کی برکات سے آگاہ کرتے رہیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت کی راہنمائی میں اور اس کے بابرکت سایہ و حفاظت میں رہیں۔ آپ لوگ ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھا کریں اور اپنے اہل خانہ بالخصوص بچوں کو اس کی تلقین کیا کریں۔ میرے خطبات جمعہ کوشش کر کے براہ راست سنیں اور اسی طرح مختلف تقاریب اور پروگراموں میں میرے دیے گئے خطابات اور تقاریر خصوصیت کے ساتھ سنا کریں۔ اس طرح آپ کا خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق قائم رہے گا، ایمان مضبوط ہوگا۔ (بدر 11 ؍اپریل 2024ء صفحہ 16)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سنیں اور ان پر عمل کریں اور خلافت سے حقیقی وابستگی کا حق ادا کرسکیں۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

بقیہ واقعۂ افک

جب میری بریت ظاہر ہوگئی تو میرے والد ابوبکرؓ نے جو بوجہ غربت اور رشتہ داری کے مسطح بن اثاثہ کی باقاعدہ امداد کیا کرتے تھے قسم کھائی کہ جب مسطح نے عائشہ پر جھوٹا اتہام باندھنے میں حصہ لیا ہے تو میں آئندہ اس کی مدد نہیں کروں گا۔ مگر اس پر جلد ہی یہ خدائی وحی نازل ہوئی کہ ایسا کرنا بالکل پسندیدہ نہیں ہے جس پر ابوبکرؓ نے وہ وظیفہ پھر جاری کر دیا بلکہ یہ عہد کیا کہ آئندہ میں کبھی یہ وظیفہ بند نہیں کروں گا۔ نیز جبکہ ابھی تک میری بریت ظاہر نہیں ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق زینب بنت جحش کی رائے بھی دریافت کی تھی اور زینبؓ نے یہ جواب دیا تھا کہ ’’یارسول اللہ! میں تو عائشہ کو ایک نیک اور متقی عورت سمجھتی ہوں۔‘‘ حالانکہ رسول اللہ کی تمام بیویوں میں سے زینبؓ ہی وہ بیوی تھیں جو میرا مقابلہ کرتیں اور مجھ سے رقابت سے پیش آتی تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بوجہ ان کی پرہیز گاری کے اس گناہ کے گڑھے میں گرنے سے بچالیا۔

میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی یہ طویل روایت اس خیال سے درج کی ہے کہ اول تو اس معاملہ میں یہ روایت ساری روایتوں سے مفصل اور مربوط ہے اور جو باتیں دوسرے راویوں کی روایات سے الگ الگ ٹکڑوں کی صورت میں ملتی ہیں وہ اس روایت میں یکجا طور پر جمع ہیں۔ علاوہ ازیں اس روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی پر ایک ایسی بصیرت افزا روشنی پڑتی ہے جسے کوئی مؤرخ نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اور صحت کے لحاظ سے بھی یہ روایت ایسے اعلیٰ ترین مقام پر واقع ہوئی ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں سمجھی جاسکتی۔ اب غور کا مقام ہے کہ یہ کس قدر خطرناک فتنہ تھا جو منافقین کی طرف سے کھڑا کیا گیا۔ اس میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیز گار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانیٔ اسلام کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھی۔ اور منافقین نے اس گندے اور کمینے پراپیگنڈا کو اس طرح پر چرچا دیا تھا کہ بعض سادہ لوح مگر سچے مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں الجھ کر ٹھوکر کھا گئے۔ ان لوگوں میں حسان بن ثابت شاعر اور حمنہ بنت جحش ہمشیرہ زینب بنت جحش اور مسطح بن اثاثہ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے۔ مگر حضرت عائشہؓ کا یہ کمال اخلاق ہے کہ انہوں نے ان سب کو معاف کر دیا اور ان کی طرف سے اپنے دل میں کوئی رنجش نہیں رکھی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ اس کے بعد جب کبھی حسان بن ثابتؓ حضرت عائشہؓ سے ملنے آتے تھے تو وہ بڑی کشادہ پیشانی سے ان سے ملتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت ایک مسلمان مسروق نامی بھی وہاں موجود تھے۔ مسروق نے حیران ہوکر کہا کہ ’’ہیں! آپ حسان کو اپنی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت دیتی ہیں! حضرت عائشہؓ نے جواب دیا ’’جانے دو بیچارہ آنکھوں کی مصیبت میں مبتلا ہوگیا ہے۔ یہ کیا کم عذاب ہے۔ پھر میں اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ حسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اور کفار کے خلاف شعر کہا کرتا تھا۔‘‘ چنانچہ حسان کو اجازت دی گئی اور وہ اندر آکر بیٹھ گئے۔ اور حضرت عائشہؓ کی تعریف میں یہ شعر کہا۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَاتُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

یعنی ’’وہ ایک پاک دامن عفیفہ خاتون ہیں اور صاحب عقل ودانش ہیں اور ان کی پوزیشن شک وشبہ کے مقام سے بالا ہے۔ اور وہ غافل بے گناہ عورتوں کا گوشت نہیں کھاتیں یعنی ان پر اتہام نہیں لگاتیں اور نہ ان کی غیبت فرماتی ہیں۔‘‘

حضرت عائشہؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا۔ وَلٰکِنْ اَنْتَ۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ لَسْتَ کَذَالِکَ یعنی ’’تمہارا اپنا کیا حال ہے تم تو اس خوبی کے مالک ثابت نہیں ہوئے۔‘‘ یعنی تم نے تو مجھ بے گناہ کے خلاف الزام لگانے میں شمولیت اختیار کی۔ میور صاحب کی عربی دانی یا تعصب کی مثال ملاحظہ ہو کہ اس شعر کے بالکل غلط اور خلاف قواعد عربی معنی کر کے لکھتے ہیں کہ حسان نے عائشہؓ کے نازک بدن کی تعریف کی تھی جس پر عائشہ نے شوخی کے ساتھ ان کی فربہی پر طعن کیا۔

بریں عقل ودانش بباید گریست!

میور صاحب نے اس قصہ کے بیان کرنے میں اور بھی فاش غلطیاں کی ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ صفوانؓ اور عائشہؓ راستے میں فوج کو نہ پہنچ سکے اور پھر بعد میں برسرِ منظر عام مدینہ میں داخل ہوئے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور قطعاً بے بنیاد ہے کیونکہ حدیث وتاریخ سے متفقہ طور پر ثابت ہے کہ صفوان اور حضرت عائشہؓ چند گھنٹے کے بعد راستہ میں ہی اسلامی لشکر میں آملے تھے۔ مگر اس قدر غنیمت ہے کہ اصل اتہام کے متعلق میور صاحب نے حضرت عائشہؓ کی معصومیت کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

’’عائشہؓ کی قبل اور بعد کی زندگی بتاتی ہے کہ وہ اتہام سے بری تھیں۔‘‘

گو عقلی اور نقلی طور پر یہ اتہام بالکل غلط اور جھوٹ قرار پاتا ہے کیونکہ سوائے اس سراسر اتفاقی واقعہ کے کہ حضرت عائشہؓ لشکر اسلامی کے پیچھے رہ گئی تھیں اور پھر صفوان کے ساتھ بعد میں پہنچیں اتہام لگانے والوں کے ہاتھ میں قطعاً کوئی بات نہیں تھی۔ یعنی نہ کوئی شہادت تھی اور نہ ہی کوئی اور ثبوت تھا اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی الزام ثابت نہ ہوا سے ہرگز سچا نہیں سمجھا جاسکتا خصوصاً ایسے لوگوں کے متعلق جن کی زندگی ان کی طہارت نفس پر شاہد ہو۔ مگر مسلمانوں کے مزید اطمینان کے لئے اور نیز اس غرض سے کہ آئندہ کے لئے ایسے معاملات میں ایک اصولی قاعدہ مقرر ہوجاوے خدائی وحی نازل ہوئی جس نے نہ صرف اس اتہام کو سراسر جھوٹا قرار دے کر حضرت عائشہ اور صفوان بن معطل کی بریت ظاہر فرمائی بلکہ آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعات کے متعلق ایک ایسا اصولی قانون دنیا کے سامنے پیش فرمایا جس پر افراد کی عزت وآبرو اور سوسائٹی کے امن وامان اور ملت کے اخلاق کی حفاظت کا بڑی حد تک دارومدار ہے۔ اس قانون کی بناء ان اصول پر ہے کہ:

اوّل ہر انسان کے متعلق اصل قیاس عصمت وعفت کا ہونا چاہئے۔ یعنی یہ کہ ہر انسان عفیف سمجھا جانا چاہئے جب تک اس کی عصمت وعفت کے خلاف کوئی یقینی اور قطعی ثبوت موجود نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ انسان کی عزت وآبرو ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے جس کی حفاظت دنیا کی تمام دوسری چیزوں سے زیادہ ضروری ہے۔

تیسرے یہ کہ فحشاء کا چرچا بدی کے رعب کو مٹاتا اور سوسائٹی کے اخلاق کو تباہ کر دیتا ہے اس لئے اس کا سدّ باب ہونا ضروری ہے۔

چوتھے یہ کہ جہاں یہ نہایت ضروری ہے کہ زنا کا مجرم عبرتناک سزا پائے وہاں یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ جھوٹا الزام لگانے والا بغیر سخت سزا کے نہ چھوڑا جاوے۔

ان اصول کے ماتحت قرآن شریف مندرجہ ذیل قانون پیش فرماتا ہے:

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً وَّالزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ○وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَاجْلِدُوْھُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ○اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

’’یعنی جو شخص کسی دوسرے پر زنا کا الزام لگائے اس کا فرض ہے کہ اس الزام کے ثبوت میں کم ازکم چار معتبر چشم دید گواہ پیش کرے۔ اگر وہ ایسے گواہ پیش کردے تو جرم ثابت سمجھا جاوے اور مجرم کو ایک سو دُرّوں کی سزا دی جاوے اور اس سزا میں ہرگز کوئی نرمی اور رعایت نہ کی جاوے اور نیز یہ سزا علی الاعلان پبلک کے سامنے دی جاوے تاکہ دوسروں کے لئے موجب عبرت ہو، لیکن اگر الزام لگانے والا اپنے الزام کو مذکورہ بالا طریق پر ثابت نہ کرسکے تو ملزم کو بے گناہ سمجھا جاوے اور الزام لگانے والے کو جھوٹا الزام لگانے کی سزا میں اسی دروں کی سزا دی جاوے۔ اور آئندہ جب تک ایسے لوگ اپنی اصلاح نہ کریں کسی معاملہ میں ان کی شہادت قبول نہ کی جاوے۔‘‘

اس آیت کریمہ میں جو سزا زانی کی مقرر کی گئی ہے اس کا استحقاق تو ظاہر ہی ہے اور اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا کا سوال بعض سادہ مزاج انسانوں کے لئے قابل اعتراض ہوسکتا ہے کہ ایسی سخت سزا کیوں تجویز کی گئی ہے۔ سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ دراصل اس معاملہ میں کسی پر جھوٹا اتہام باندھنا ایک نہایت خطرناک اور ضرررساں فعل ہے کیونکہ اس میں ایک بے گناہ انسان کی سب سے زیادہ قیمتی چیز پر ناجائز اور مفتریانہ حملہ ہونے کے علاوہ سوسائٹی کے اخلاق پر بھی ایک نہایت گندہ اثر پیدا ہوتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ جب اس قسم کی باتوں کے متعلق کسی سوسائٹی میں آزادانہ چرچا ہوگا تو لازماً زنا کی بدی کا رعب طبائع سے کم ہونے لگے گا اور کمزور طبیعتیں گندے خیالات کی طرف مائل ہونے لگیں گی اور ملک اور قوم کی اخلاقی فضا زہر آلود ہوجائے گی۔ پس ضروری تھا کہ اس معاملہ میں جھوٹے الزام لگانے والوں کے واسطے سخت سزا تجویز کی جاتی تاکہ سوائے سچے آدمی کے کسی کو اس قسم کے الزام لگانے کی جرأت نہ پیدا ہو اور صرف وہی شخص اتہام لگانے میں آگے آسکے جو واقعی اپنے پاس یقینی ثبوت رکھتا ہو۔ اور اگر کسی کو یہ شبہ گزرے کہ اسلام نے اس معاملہ میں ثبوت کے متعلق ناواجب سختی سے کام لیا ہے یعنی چار چشم دید گواہوں کو ضروری قرار دے کر ثبوت کے قیام کو بہت ہی مشکل بنا دیا ہے تو یہ ایک عامیانہ شبہ ہوگا۔ جب ہر جرم کے ثبوت کے لئے کوئی نہ کوئی تسلی بخش طریق ثبوت مقرر کیا جانا ضروری ہوتا ہے تو پھر ایک ایسے الزام کے ثبوت کے لئے جس میں انسان کی سب سے زیادہ قیمتی چیز پر حملہ ہو اور جس کے غلط اور جھوٹے استعمال سے سوسائٹی کے امن وامان اور قوم کے اخلاق وعادات پر ایک سخت خطرناک اور گندہ اثر پڑتا ہو ایک نہایت زبردست اور یقینی طریق ثبوت کیوں نہ مقرر کیا جاتا خصوصاً جبکہ دنیا بھر میں قانون سازی کا یہ ایک مسلّم اصول ہے کہ کسی بے گناہ کے مجرم قرار پانے سے یہ بہت بہتر ہوتا ہے کہ ایک مجرم بے گناہ سمجھا جاوے۔

اس جگہ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ زنا کے مجرم کے لئے بدنی سزا کیوں تجویز کی گئی ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں سزاؤں کا فلسفہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جس نوعیت کا جرم ہو اسی نوعیت کی سزا ہونی چاہئے تاکہ سزا کی بڑی غرض جو اصلاح ہے پوری ہوسکے۔ پس چونکہ زنا کا جرم خاص طور پر بدنی شہوات کے غلبہ اور ان کے بے قابو ہوجانے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس جرم میں بدنی سزا مقرر کی جاتی تاکہ بدنی طاقتوں کو صدمہ پہنچنے سے مجرم کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہو اور الزام لگانے والوں کے لئے بدنی سزا اس لئے رکھی گئی ہے کہ جو شخص دوسرے پر زنا کا جھوٹا الزام لگا کر اسے ذلیل کرنا چاہتا اور بدنی سزا دلوانا چاہتا ہے اسے اسی قسم کی سزا دے کر وہ جو ایک بے گناہ کو دلوانا چاہتا تھا ہوش میں لایا جاوے اور نیز تا اس قسم کی سزا دوسروں کے لئے موجب عبرت ہو اور ملک وقوم گندے اثرات سے محفوظ رہیں۔ واللہ اعلم۔

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ نمبر 566 تا 570)

(باقی آئندہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1455) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام مسجد مبارک میں سورۃ الحمد شریف کے مضامین کے متعلق ذکر فرما رہے تھے اسی ضمن میں فرمایا کہ ’’ایمان بین الخوف والرجا ہے اور سورۃ الحمد شریف میں الرَّحْمٰن اور الرَّحِيْم فرما کر ساتھ ہی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن فرمایا۔اس سے ثابت ہے کہ اگر ایک طرف رَحْمٰن ورَحِيْم ہے تو دوسری طرف مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن بھی ہے ۔کیسا دونوں فقروں میں خوف ورجا کو نبھایا ہے۔‘‘

(1457) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ سردار سُندر سنگھ صاحب ساکن دھرمکوٹ بگہ تحصیل بٹالہ جب مسلمان ہو گئے تو ان کا اسلامی نام فضل حق رکھا گیا تھا۔ان کی بیوی اپنے آبائی سکھ مذہب پر مصر تھی۔ سردار فضل حق صاحب چاہتے تھے کہ وہ بھی مسلمان ہو جائے ۔ایک دن حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’اگر وہ مسلمان نہیں ہوتی تو نہ ہووے،اپنے مذہب پر رہتے ہوئے آپ کے گھر میں آباد رہے،اسلام میں جائز ہے۔‘‘ کوشش کی گئی لیکن وہ سردار صاحب کے پاس نہ آئی۔ آخر سردار فضل حق صاحب کی شادی لاہور میں ہوگئی جس سے اولاد ہوئی۔

(1458) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔اہلیہ محترمہ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی قادیان نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ٹوپی سلمہ ستارہ کی بڑی خوبصورت بنی ہوئی تھی۔ میاں شریف احمد صاحب اس وقت چھوٹے بچہ تھے وہ اس ٹوپی کو ٹھوکریں مارتے اور پاؤں میں دبا کر دوسرے ہاتھ سے کھینچتے تھے۔ہم عورتوں نے منع کیا مگر نہ مانے۔حضرت اماں جان کے منع کرنے پر بھی نہ رُکے۔حضرت اماں جان نے حضورؑ سے عرض کی کہ ’’شریف ٹوپی خراب کر رہا ہے۔‘‘ حضورؑ نے باہر آکر دیکھا اور فرمایا کہ ’’کیا ہوا بچہ تو ہے میں نے بھی جب میں چھوٹا تھا ایک خوبصورت کرتہ جونینوں کا تھا پھاڑ دیا تھا۔‘‘ ’’بچہ جو ہوا‘‘ چند مرتبہ فرمایا تھا۔اس پر میاں شریف احمد صاحب ٹوپی چھوڑ کر چلے گئے۔

(1459) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔اہلیہ محترمہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی قادیان نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک مرتبہ کسی نے تین ترکی ٹوپیاں بھیجیں۔حضور علیہ السلام نے تینوں بچوں کو بلوا کر تینوں ٹوپیاں حضرت میاں محمود احمد صاحب ، میاں بشیر احمد صاحب ومیاں شریف احمد صاحب سلّمھم کے سروں پر رکھ دیں اور اپنے کام میں مشغول ہو گئے ۔آپؑ نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ آیا ٹوپیاں ٹھیک ہیں یا کیسی ہیں؟

(1460) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ’’ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے قبول ہونے والی دعا کے متعلق فرمایا کہ دعا کیا ہے کہ جیسے مرگی کی حالت یکا یک وارد ہوتی ہے اسی طرح دعا کی حالت انسان پر وارد ہوتی ہے‘‘۔

(1461) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ میں دو رکعت ہی پڑھتے ہوئے بارہا دیکھا ہے۔عام طور پر لوگ قبل از نماز جمعہ چار رکعت پڑھتے ہیں لیکن حضور علیہ السلام کو دو رکعت ہی پڑھتے دیکھا ہے شاید وہ دو رکعت تحیۃ المسجد ہوں کیونکہ باقی نمازوں میں سنتیں گھر میں ہی پڑھ کر مسجد مبارک میں تشریف لاتے تھے۔

(1462) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں ’’لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ‘‘ پر ذکر ہوا۔فرمایا کہ ’’حضور قلب یہی ہے کہ جب اذان ہو مسجد میں چلا جاوے۔آگے نماز میں توجہ قائم ہو یا نہ ہو۔یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار کی بات ہے۔بندہ کا کام ہے کہ وقت پر حاضر ہو جائے۔‘‘

(1463) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ومغفور نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ بڑے زلزلہ کے بعد جب میں آگرہ سے آئی تھی تو خادمہ اصغری کی والدہ اور دوسری عورتوں نے مجھے بتایا تھا کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام میاں محمود یعنی خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعریف فرماتے تھے کہ ’’اس نے ایسے گھبراہٹ اور خطرناک وقت پر جو زلزلہ کے خوف سے پیدا ہو گیا تھا اپنی بیوی کو سنبھالے رکھا اور اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔ایسے نازک وقت پر عورتیں بسا اوقات اپنے بچوں کو بھی بھول جاتی ہیں۔‘‘

(1464) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔اہلیہ محترمہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی قادیان نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب قادیان میں پہلی مرتبہ اینٹوں کا بھٹہ جاری ہوا تھا تو حضرت اقدس اُمّ المومنین اور دوسری بعض عورتوں کو اپنے ہمراہ سیر پر لے گئے تھے اور بھٹہ جس میں اینٹیں پک رہی تھیں دکھایا تھا۔حضورؑ نے بتایا اور سمجھایا تھا کہ کس طرح اس میں کہاں اینٹیں رکھی جاتی ہیں۔کیونکر آگ دی جاتی ہے؟ اور کس طرح پختہ کر کے پکائی جاتی ہیں؟ تمام باتیں بتائیں اور سمجھائی تھیں۔

(1465) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔برکت بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب اخبار میں یہ چھپا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشف میں دیکھا کہ فرشتے کالے کالے درخت لگا رہے ہیں تو حضورؑ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت لگا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں ۔طاعون بہت پڑے گی ۔قادیان کو اور شہروں کی نسبت محفوظ رکھا جاوے گا۔ میرے والد صاحب نے میری والدہ صاحبہ کو کہا کہ تم قادیان چلی جاؤ۔میرا بھائی قادیان میں پڑھتا تھا اور رشتہ دار بھی قادیان میں تھے۔ہم قادیان چلے آئے۔جب میری ماں اور دوسری بہنیں بھی آنے لگیں تو میں بھی تیار ہوئی مگر میری بڑی بہن نے کہا کہ یہ کنواری لڑکی ہے یہ نہ جاوے کیونکہ ہمارے ہاں دستور تھا کہ کنواری لڑکی باہر نہیں بھیجتے تھے۔میں بہت روئی اور ضد کی آخر وہ راضی ہو گئے اور ہم سب روانہ ہو پڑے۔میری ماں گھوڑی پر سوار تھی اور ہم پیدل تھے۔ میرے پاؤں سوج گئے۔ جب ہم سرکاری سکول کے پاس ریتی چھلہ پہنچے تو سانس لینے کے واسطے تھک کر بیٹھ گئے ۔حضور اس وقت سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ وہاں سے گزرے۔جب ہم حضورؑ کے دَرِ دَولت پر پہنچے تو اماں جان نے فرمایا کہ حضورؑ سیر کو تشریف لے گئے ہیں۔ مجھے حضورؑ کی زیارت کا سخت اشتیاق تھا۔حضور علیہ السلام تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ چہرہ مبارک بہت نورانی تھا۔حضورؑ نے دریافت کیا کہ ’’تم کہاں سے آئے ہو؟‘‘ عرض کیا کہ حضور! مکیریاں سے آئے ہیں۔ سجان پور تیرا ضلع کانگڑہ کے وزیر الدین ہیڈ ماسٹر صاحب کی ہم بیٹیاں ہیں اور یہ ہماری والدہ صاحبہ ہیں۔حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ ’’کھانا کھا لیا ہے؟‘‘ ہم نے کہا کہ ’’حضور کھا لیا ہے۔‘‘ آپؑ اندر تشریف لے گئے۔ہم نے ڈاکٹرنی صاحبہ سے پوچھا کہ بیعت کیسے لیتے ہیں؟ ڈاکٹرنی صاحبہ نے کہا کہ جس طرح حضورؑ فرماتے جاویں گے تم بھی کہتی جانا کوئی محنت نہیں کرنی پڑے گی ۔ اماں جان نے حضورؑ کو کہا کہ ’’یہ بیعت کرنے آئی ہیں۔‘‘ حضور علیہ السلام دالان میں کرسی پر بیٹھ گئے۔حضورؑ نے ہم سے بیعت لینی شروع کی۔ ہم شرم کے مارے آواز نہیں نکال سکتی تھیں۔حضورؑ نے فرمایا کہ ’’اتنی آواز نکالو کہ میں سن سکوں۔‘‘ پھر ہم نے کچھ اونچی آواز کی۔جب ہم واپس جانے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’تمہارے پیر سوجے ہوئے ہیں تم آج نہ جاؤ،آرام ہوگا تو چلی جانا۔‘‘

(1466) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔برکت بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے والد صاحب رخصت لے کر آئے تھے تو حضورؑ نے فرمایا تھا کہ ’’اور زلزلہ آئے گا۔‘‘ یعنی ایک بڑا زلزلہ جو کہ آچکا تھا اس کے بعد اور آنے والا ہے۔میرے والد صاحب نے کہا کہ حضور فرماویں تو رخصت لے کر یا ملازمت چھوڑ کر چلا آؤں ۔حضورؑ نے فرمایا کہ ’’لگا ہوا روزگار نہیں چھوڑنا چاہئے۔ دعا کے واسطے بار بار یاد دلایا کرو‘‘ آخر دسمبر تک میں ایک دفعہ حضورؑ کے دَرِ دَولت پر گئی تو اماں جان نے اصغری کی اماں سے چاول پکوائے۔ چاول خراب ہو گئے۔حضرت اماں جان اس پر خفا ہوئیں۔ حضور علیہ السلام آواز سن کر باہر آگئے اور فرمایا کہ ’’اس کو کچھ نہ کہو۔‘‘ اماں جان نے فرمایا کہ ’’اس نے چاول خراب کر دیئے ہیں۔‘‘ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’چاول ہی خراب ہوں گے۔‘‘

(1467) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ’’حضور علیہ السلام کو زلزلہ ضلع کانگڑہ وغیرہ (جو ۱۹۰۴ء میں غالباً آیا) کے متعلق جب یہ الہام ہوا کہ نَهْدِمُ مَا يَعْمُرُوْنَ۔‘‘ اس پر حضور علیہ السلام نے ایک دن فرمایا کہ ’’دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر زلزلہ آئے گا اور جو عمارات بنا رہے ہیں گرا دی جائیں گی (رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا)

(1468) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔اہلیہ محترمہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی قادیان نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ہم اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ وراندہ میں ہم نے دیوار کر لی تھی۔ میرے لڑکا پیدا ہوا۔حضور علیہ السلام نے اس کا نام ’’عبد السلام‘‘ رکھا تھا۔میری نند امۃ الرحمن صاحبہ نے حضور اقدسؑ سے کہا کہ ’’ہم اور مفتی صاحب ایک ہی مکان میں رہتے ہیں۔ان کے بچے کا نام بھی ’’عبد السلام‘‘ ہے اور ہمارے کا نام بھی ’’عبد السلام‘‘ ہے۔حضور علیہ السلام نے ہنس کر فرمایا کہ ’’پھر کیا ہوا وہ اپنے باپ کا بیٹا ہے یہ اپنے باپ کا ہے۔‘‘

(1469) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔برکت بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھے ماہواری تکلیف سے ہوا کرتی تھی۔ میں نے اس کا ذکر اپنی اماں سے نہ کیا بلکہ حضور علیہ السلام سے عرض کر دیا کہ مجھ کو یہ تکلیف ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’ایسی باتیں اپنی والدہ سے کہو۔مردوں سے نہ بیان کیا کرو۔‘‘ اس پر مجھے بعد میں شرمساری ہوئی۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2،حصہ چہارم ،مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

خلافت کا نظام مذہب کے دائمی نظام کا حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر کا ایک زبردست کرشمہ

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ بطور اصول کے ارشاد فرماتا ہے کہ دنیا میں دو طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک وہ جن کا وجود محض عارضی اور وقتی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے اور ان میں بنی نوع انسان کے کسی حصہ کیلئے کوئی حقیقی فائدہ مقصود نہیں ہوتا اور دوسری وہ جو نظام عالم کا حصہ ہوتی ہیں اور لوگوں کیلئے ان میں کوئی نہ کوئی فائدہ کا پہلو مقصود ہوتا ہے مقدم الذکر چیزیں دنیا میں جھاگ کی طرح اٹھتی اور جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہیں۔ مگر موخر الذکر چیزیں جم کر زندگی گزارتی ہیں اور انہیں دنیا میں قرار حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (سورۃ الرعد: 18) یعنی جھاگ کی قسم کی چیز تو آناً فاناً گزر کر ختم ہو جاتی ہے مگر نفع دینے والی چیز جم کر زندگی گزارتی ہے اور دنیا میں قرار حاصل کرتی ہے۔ اس اصل کے ماتحت ہم صحیفہ قدرت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ لطیف منظر نظر آتا ہے کہ جو چیز بھی دنیا کیلئے کسی نہ کسی جہت سے مفید ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے قائم رہنے کیلئے کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جانوروں اور حقیر سے حقیر جڑی بوٹیوں کی لقائے نسل کا انتظام بھی موجود ہے اور قدرت کا مخفی مگر زبردست ہاتھ انہیں مٹنے اور ناپید ہو جانے سے بچائے ہوئے ہے اور صحیفہ عالم کے زیادہ گہرے مطالعہ سے یہ بات بھی مخفی نہیں رہ سکتی کہ جتنی کوئی چیز بنی نوع انسان کیلئے زیادہ مفید ہوتی ہے، اتنا ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت کا انتظام زیادہ پختہ اور زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ بھی اسی اصل کے ماتحت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۃ الحجر: 10) یعنی چونکہ قرآنی الہام ایک ہمیشہ کی یادگار قرار دیا گیا ہے اور خدا کا یہ منشاء ہے کہ اب وہ قیامت تک لوگوں کے بیدار کرنے کا ذریعہ رہے۔ اس لئے خدا خود اسکا محافظ ہوگا اور ہمیشہ ایسے سامان پیدا کرتا رہے گا جو اسے ظاہری اور معنوی ہر دو لحاظ سے محفوظ رکھیں گے۔ گویا قرآنی حفاظت کی وجہ ''ذکر'' کے چھوٹے سے لفظ میں مرکوز کر دی گئی ہے۔

یہی حال نبوت کا ہے جب اللہ تعالیٰ دنیا کو کسی عظیم الشان فتنہ و فساد میں مبتلاء دیکھ کر اسکی اصلاح کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنی طرف سے رسول یا نبی بنا کر مبعوث کرتا ہے مگر نبی بہر حال ایک انسان ہوتا ہے اور لوازمات بشری کے ماتحت اسکی زندگی چند گنتی کے سالوں سے زیادہ وفا نہیں کر سکتی۔ اس صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نبی کے مشن کو کامیاب بنانے اور انتہا تک پہنچانے کیلئے اس کی وفات کے بعد بھی کوئی ایسا انتظام کرے جس کے ذریعہ نبی کا بویا ہوا بیج اپنے کمال کو پہنچ سکے۔ اور وہ اصلاح جو اللہ تعالیٰ نبی کی بعثت سے پیدا کرنا چاہتا ہے، دنیا میں قائم اور راسخ ہو جائے۔ یہ خدائی نظام جسے گویا نبوت کا تتمہ کہنا چاہئے خلافت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ہر عظیم الشان نبی کے بعد اسکے کام کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے خلفاء کا سلسلہ قائم فرماتا ہے۔ یہ خلفاء بالعموم خود نبی یا مامور نہیں ہوتے مگر نبی کے تربیت یافتہ اور اسکے خدا داد مشن کو سمجھنے والے اور چلانے کی اہلیت رکھنے والے ہوتے ہیں اور گو وہ خدا کی وحی کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے مگر خدا تعالیٰ اپنی تقدیر خاص کے ماتحت ایسا تصرف فرماتا ہے کہ نبی کے گزر جانے کے بعد وہی لوگ مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہیں جنہیں خدا اس کام کیلئے پسند فرماتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی مخفی تاریں مومنوں کے قلوب پر متصرف ہو کر انہیں خود بخود خلافت کے اہل شخص کی طرف پھیر دیتی ہے اسی لئے باوجود اسکے کہ ایک غیر مامور خلیفہ لوگوں کا منتخب شدہ ہوتا ہے، اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اور قرآن اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان فرماتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ بظاہر یہ ایک متضاد سی بات نظر آتی ہے کہ ایسا شخص جو لوگوں کی کثرت رائے یا اتفاق رائے سے خلیفہ منتخب ہوا سکے تقرر یا انتخاب کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے مگر حق یہی ہے کہ باوجود ظاہری انتخاب کے ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خدا کی ازلی تقدیر اس کام کیلئے پسند کرتی ہے اور اسکے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسند خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے۔ یہی گہری صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں مخفی ہے۔ جو آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

اردت ان ارسل الی ابی بکر حتی اکتب کتاباً ذا عهد ان يتمنى المتمنون و يقول قائل انا اولى ثم قلت يابى الله و يدفع المومنون او يدفع الله و يابى المؤمنون۔ (بخاری کتاب الاحکام)

''یعنی میں ابوبکر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا مگر پھر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ خدا ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دیگا۔ اور نہ ہی خدا کی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی۔''

اللہ اللہ اس چھوٹے سے فقرے میں نظام خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بے شک میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی کثرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کرے مگر دراصل اس رائے کے پیچھے خدائے قدیر کی ازلی تقدیر کام کر رہی ہوگی اور وہی ہوگا جو خدا کا منشا ہوگا اور اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور باوجود اسکے کہ اندرونی طور پر انصار نے اپنے میں سے کسی اور شخص کو کھڑا کرنا چاہا اور بیرونی طور پر عرب کے بدوی قبائل نے باغی ہو کر خلافت کے نظام کو ہی ملیا میٹ کر دینے کی تدبیر کی۔ مگر چونکہ ابوبکر خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا اس لئے اسکے اتباع کی قلت اسکے مخالفین کی کثرت کو اس طرح کھا گئی جس طرح سمندر کا پانی اپنے اوپر کی جھاگ کو کھا جاتا ہے۔

پھر جو الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائے کہ ''خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اتارنا۔'' (ترمذی)

وہ بھی اسی قدیم سنت الٰہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دراصل خلیفہ خدا بناتا ہے اور انتخاب کرنے والے لوگ صرف ایک پردہ کا کام دیتے ہیں اور ایک آلہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جسے خدا اپنی تقدیر کو جاری کرنے کیلئے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرو کہ وہ کیسے پیارے اور کیسے دانائی سے معمور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا کی طرف منسوب فرماتے ہیں اور خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کو لوگوں کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ گویا جو صورت بظاہر نظر آتی ہے اسکے بالکل برعکس ارشاد فرماتے ہیں خلافت کے انتخاب میں بظاہر نظر آنے والی صورت یہ ہے کہ لوگ خلیفہ کو منتخب کرتے ہیں اور خدا بظاہر لاتعلق ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد یہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ بناتا خدا ہے ہاں مفسد لوگ بعض اوقات خدا کے بنائے ہوئے خلفاء کو معزول کرنے کی کوشش ضرور کیا کرتے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان نکتہ ہے جسے سمجھنے کے بعد کوئی شخص خدا کے فضل سے مسئلہ خلافت کے تعلق میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ دنیا کا ہر نظام وقتی ہے اور عموماً دوروں میں تقسیم شدہ ہوتا ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکس رکھنے کیلئے یہ انکشاف بھی فرما دیا کہ میرے بعد متصل اور مسلسل طور پر خلافت حقہ کا دور صرف تیس سال تک چلے گا جسکے بعد غاصب لوگ ملوکیت کا رنگ اختیار کر لیں گے اور اسکے بعد حسب حالات اور ضرورت زمانہ روحانی خلافت کے دور آتے رہیں گے حتیٰ کہ بالآخر مسیح و مہدی کے نزول کے بعد پھر منہاج نبوت پر ظاہری خلافت کی صورت قائم ہو جائے گی۔

(مسند احمد، جلد عن ابی عبد الرحمٰن سفینہ و مشکوٰۃ، باب الانذار)

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کا حصہ اور تتمہ ہے اور نبوت کی خدمت اور تکمیل کیلئے قائم کیا جاتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکے متعلق قرآن شریف کی آیت استخلاف میں ایسی علامات مقرر فرمادی ہیں۔ جو سچی خلافت کو جھوٹی خلافت سے روز روشن کی طرح ممتاز کر دیتی ہیں فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ النور 56) یعنی خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ عمل صالح بجا لانے والے مومنوں میں سے ملک میں خلفاء مقرر کرے گا (یہ مطلب نہیں کہ جو مومن بھی عمل صالح کرنے والا ہوگا وہ ضرور خلیفہ بنے گا بلکہ اس میں اشارہ یہ ہے کہ جو خلیفہ ہوگا وہ ضرور مومن اور عمل صالح

بجالانے والا ہوگا) یہ خلفاء اسی سنت کے مطابق مقرر کئے جائیں گے جس طرح پہلی امتوں میں مقرر کئے گئے اور خدا تعالیٰ اس دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند فرمایا ہے ان کے ذریعہ سے دنیا میں مضبوطی سے قائم فرما دے گا اور (چونکہ ہر تغیر کے وقت ایک خوف کی حالت پیدا ہوا کرتی ہے) اللہ تعالیٰ ان کی خوف کی حالت کو اپنے فضل سے امن میں بدل دے گا یہ لوگ میرے سچے پرستار ہونگے اور میرے سوا کسی معبود کے سامنے (خواہ وہ مخفی ہو یا ظاہر) گردن نہیں جھکائیں گے اور جو شخص ایسی نصرت اور تائید کو دیکھتے ہوئے بھی اس نظام خلافت سے سرکشی اختیار کرے گا وہ یقیناً خدا کا مجرم اور فاسق سمجھا جائے گا۔

یہ آیت کریمہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت کے ساتھ خلافت کے نظام سے متعلق قرار دیا ہے اپنے مختصر الفاظ میں ایک نہایت وسیع مضمون کو لئے ہوئے ہے اور اس نقشہ کی بہترین تصویر ہے جو کم و بیش ہر نئی خلافت کے قیام کے وقت دنیا کے سامنے آتا ہے۔ ہر نبی یا خلیفہ کی وفات ایک عظیم زلزلہ کا رنگ رکھتی ہے اور ہر بعد میں آنے والا خلیفہ ایسے حالات میں مسند خلافت پر قدم رکھتا ہے کہ جب لوگوں کے دل سہمے ہوئے اور خوف زدہ ہوتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ مگر پھر لوگوں کے دیکھتے دیکھتے خدا اس آیت کریمہ کے وعدہ کے مطابق اپنی تقدیر کی مخفی تاروں کو کھینچنا شروع کرتا ہے اور خوف کے دنوں کو امن میں بدل کر آہستہ آہستہ جماعت کو کمزوری سے مضبوطی کی طرف یا مضبوط حالت سے مظبوط تر حالت کی طرف اٹھانا شروع کر دیتا ہے اور یہ خلفاء اپنی دینی حالت اور دینی خدمت سے اس بات پر مہر لگا دیتے ہیں کہ خدا کی محبت اور خدا کی نصرت کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے اور یہ سلسلہ اپنی ظاہری صورت میں اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ خدا کے علم میں نبی کے لائے ہوئے دین کے استحکام اور اس کے مشن کی تکمیل اور مضبوطی کیلئے ضروری ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے یہ خلافت کا نظام جو دراصل نبوت کا حصہ اور تتمہ ہے ہر عظیم الشان نبی کے زمانہ میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے کام کی تکمیل کیلئے حضرت یوشع خلیفہ ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پطرس خلیفہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشن سارے نبیوں سے زیادہ شاندار اور زیادہ وسیع تھا اسلئے آپ کے بعد خلافت کا نظام بھی سب سے زیادہ نمایاں اور شاندار صورت میں ظہور پذیر ہوا جس کی تیز کرنیں آج تک دنیا کو خیرہ کر رہی ہیں۔ حق یہ ہے کہ اگر نبوت کے ساتھ خلافت کا نظام شامل نہ ہو تو نعوذ باللہ خدا پر ایک خطرناک الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے دنیا میں ایک اصلاح پیدا کرنی چاہی مگر پھر اس اصلاح کیلئے ایک فرد واحد کو چند سال زندگی دے کر وفات دے دی اور اس اصلاحی نظام کو اپنے ہاتھ سے ملیامیٹ کر دیا۔ گویا یہ ایک بلبلا تھا جو سمندر کی سطح پر ظاہر ہوا اور پھر ہمیشہ کیلئے مٹ کر پانی کی مہیب لہروں میں غائب ہوگیا سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ہمارا حکیم وعلیم خدا تو وہ خدا ہے کہ جو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ نفع دینے والی چیز کو بھی دنیا میں قائم رکھتا اور اسکے قیام کا سامان مہیا کرتا ہے چہ جائیکہ نبوت جیسے جوہر اور ایک مامور کی لائی ہوئی اصلاح کو ایک ہوا کے اڑتے ہوئے جھونکے کی طرح باغ عالم میں لائے اور پھر لوگوں کے دیکھتے دیکھتے اسے ان کی نظروں سے غائب کردے اور اس کے روح پرور اثر اور حیات افزا تاثیر کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے اپنی طرف سے کوئی انتظام نہ فرمائے۔ یقیناً یہ منظر ایک کھیل سے زیادہ نہیں اور کھیل کھیلنا شیطان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ خدا جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسکی اہمیت اور وسعت کے مطابق حال اس کیلئے سامان بھی مہیا فرماتا ہے اور اس کام کے دائیں اور بائیں اور اوپر اور نیچے کو ایسی آہنی سلاخوں سے مضبوط کر دیتا ہے کہ پھر جب تک اس کا منشاء ہو کوئی چیز اسے اسکی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ اس لئے خدا کی یہ سنت ہے کہ خاص خاص انبیاء کے صرف بعد ہی ان کے مشن کی مضبوطی اور استحکام کیلئے خلافت کا نظام قائم نہیں فرماتا بلکہ ان کی بعثت سے پہلے بھی ان کیلئے رستہ صاف کرنے کی غرض سے بعض لوگوں کو بطور ارہاص یعنی آنے والی منزل کی علامت کے طور پر مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کی توجہ کو آنے والے مصلح کے مشن کی طرف پھیرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت یحییٰ بطور ارہاص مبعوث ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے متعدد لوگ جو حنفاء کہلاتے تھے توحید کے ابتدائی جھونکے بن کر ظاہر ہوئے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے سید احمد صاحب بریلوی سوئے ہوئے لوگوں کی بیداری کا ذریعہ بن کر آئے۔ کیا ایسے حکیم و دانا خدا سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ نبی کی چند سالہ زندگی کے بعد اس کے لائے ہوئے مشن کو بغیر کسی انتظام کے چھوڑ سکتا ہے اور اس بڑھیا کی مثال بن جاتا ہے جو اپنے محنت سے کاتے ہوئے دھاگے اپنے ہاتھ سے تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ میں پھر کہوں گا سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی چونکہ دنیا میں ایک عظیم الشان مشن لے کر مبعوث ہوئے تھے اور اپنے مقام کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل و بروز کامل تھے۔ حتیٰ کہ آپؐ نے ان کے مقام اور کام کے پیش نظر فرمایا یُدْفَنُ فِیْ مَعِیَ قَبْرِیْ یعنی مسیح موعود میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی آخرت میں اسے میری معیت حاصل ہوگی اور اسے میرے ساتھ رکھا جائے گا۔ اسلئے ضروری تھا کہ آپ کے خداداد مشن کی تکمیل کیلئے بھی آپ کے بعد خلافت کا نظام قائم ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتب اور ملفوظات میں متعدد جگہ اس نظام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ آپ کے بہت سے الہامات میں بھی اس نظام کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔ مگر میں اس جگہ اختصار کے خیال سے صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں اور یہ وہ عبارت ہے جو آپ نے اپنے زمانہ وفات کے قریب محسوس کر کے اپنے متبعین کیلئے بطور وصیت تحریر کی۔ آپ فرماتے ہیں:

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ......وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے......اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اسکی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے......ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جنکے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناکام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے:

(1) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہوجاتا ہے......خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہوگئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دینگے......ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت ہوا......ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا......

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (یعنی میری وفات کے قریب ہونے کی خبر) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے......میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ سے ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (رسالہ الوصیت)

یہ عبارت جس صراحت اور تعیین کے ساتھ نظام خلافت کی طرف اشارہ کر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں اور یہ عبارت بطور وصیت کے لکھی گئی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے قرب وفات کی خبر پا کر اپنے بعد کے نظام کے بارے میں اپنی جماعت کو آخری نصیحت فرمائی اور ہر عقلمند غیر متعصب شخص آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ اس عبارت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(اوّل) خدا تعالیٰ انبیاء کے کام کی تکمیل کیلئے دو قسم کی قدرت ظاہر فرماتا ہے ایک خود نبیوں کے زمانہ میں اور دوسری انکی وفات کے بعد تا کہ انکے مشن اور انکی جماعت کو ایک لمبے عرصہ تک اپنی خاص نگرانی میں رکھ کر ترقی دے اور تکمیل تک پہنچائے۔

(دوم) دوسری قدرت خلافت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے وجود میں ظاہر ہوئی۔

(سوم) یہ خلافت کا نظام جو نبوت کے نظام کا حصہ اور اسی کا تتمہ ہے خدائی سنت کا رنگ رکھتا ہے اور ہر نبی کے زمانہ میں قائم ہوتا رہا ہے۔

(چہارم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی اسی رنگ میں قدرت ثانیہ کا ظہور مقدر تھا کیونکہ جیسا کہ آپ خود خدا کی ایک مجسم قدرت تھے آپ کے بعد بعض اور وجودوں نے دوسری قدرت کا مظہر ہونا تھا اور ان وجودوں نے حضرت ابوبکرؓ کے رنگ میں ظاہر ہونا تھا۔

(پنجم) نبی کے بعد آنے والے خلفاء خواہ بظاہر صورت لوگوں کے انتخاب سے مقرر ہوں مگر دراصل انکے تقرر میں خدا کا ہاتھ کام کرتا ہے اور در حقیقت خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

(ششم) سورۂ نور کی آیت استخلافِ نظام خلافت سے تعلق رکھتی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اسی آیت کے ماتحت تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کی خلافت بھی اسی آیت کے ماتحت ہونی تھی۔

یہ وہ چھ باتیں ہیں جو اوپر کے حوالہ سے یقینی اور قطعہ طور پر ثابت ہوتی ہیں اور یہ استدلال ایسا واضح اور بین ہے کہ کوئی عقلمند متعصب شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا اور یہ حوالہ بھی جیسا کہ اسکے حالات اور سیاق وسباق اور الفاظ اور اسلوب بیان سے ظاہر ہے محکمات کا رنگ رکھتا ہے جسکے مقابلہ پر ان متشابہات کو پیش کرنا جو بعض مخصوص کاموں کے تعلق میں مخصوص حالات اور مخصوص ماحول میں انجمن کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ایک شرارت یا دیوانگی کے فعل سے زیادہ نہیں اور اگر یہ دیوانگی نہیں تو نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ خدا کا مقرر کردہ مسیح دیوانہ ہے، کہ ایک طرف تو اپنے مشن کی تکمیل اور اپنی وفات کے بعد کے نظام کے متعلق خدائی سنت کے ماتحت دو قدرتوں کے ظہور کا ذکر کیا اور مثال دے کر بتایا کہ دوسری قدرت ابوبکر صدیقؓ کے رنگ میں ظاہر ہوا کرتی ہے اور پھر یہاں تک صراحت کی کہ میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے لیکن عین اسکے ساتھ ساتھ اور پہلو بہ پہلو ان سارے ارشادات کو بھول کر اور بالائے طاق رکھ کر انجمن کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چل دیئے۔ حالانکہ انجمن آپ کی زندگی میں ہی قائم ہوگئی تھی اور اسکی جانشینی جن معنوں میں بھی وہ تھی خود آپ کی موجودگی میں شروع ہو چکی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اس مجنونانہ تضاد کو منسوب کرنا اہل پیغام کو مبارک ہو۔ہم خوش ہیں کہ ہمارا دامن اس دیوانگی کے داغ سے پاک ہے۔کاش یہ لوگ صرف اس بات پر ہی غور کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں بھی اپنے خداداد مشن کی تکمیل اور سلسلہ اور جماعت کے کام کو سنبھالنے اور چلانے کا ذکر کیا ہے وہاں کسی جگہ انجمن کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف خلافت کا ذکر کیا ہے اور دو قدرتوں کے اصول کو بیان کر کے اور مثال دے کر واضح کیا ہے کہ اس کام کیلئے خدا نے ایسا ہی نظام مقرر فرمایا ہے۔جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں ظاہر ہوا اور یہ کہ یہ خدا کی ایک سنت ہے جو تمام نبیوں کے وقت میں ظاہر ہوتی رہی اور کبھی بدل نہیں سکتی۔ اور اسکے مقابل پر انجمن کا ذکر صرف بعض ماتحت کاموں کے تعلق میں آیا ہے اور اسکے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ واضع شرط اور حد بندی لگا دی ہے کہ اس انجمن کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ ''حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ'' اپنا کام سر انجام دے (رسالہ الوصیت) یعنی خدا کے مقرر کردہ خلیفوں اور قدرت ثانیہ کے مظہروں کی نگرانی میں کام کرے۔کیا ان تصریحات میں ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کیلئے کوئی سامان ہدایت نہیں؟ افسوس صد افسوس فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ اور پھر ہمارے قادر و متصرف خدا نے خلافت کے سوال کو صرف لفظی اور قولی تصریح تک ہی نہیں چھوڑا بلکہ اپنے زبردست فعل کے ساتھ اس پر مہر تصدیق بھی ثبت کر دی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت میں جو سب سے پہلا اجماع ہوا وہ خلافت ہی کے متعلق تھا اور یہ اجماع بھی خدا نے ان لوگوں کے ہاتھ سے کروایا جو اب خلافت کے منکر ہو کر انجمن کا راگ الاپ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی سکٹرری تھے انجمن کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع کیا:

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔''

(اعلان مندرجہ الحکم بابت 28 مئی 1908ء و بدر مورخہ 2 جون 1908ء)

یہ وہ پہلا اجماع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت میں ہوا۔جس میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبر (ہاں وہی انجمن جو اب خلیفہ کی قائم مقام بتائی جاتی ہے) اور تمام حاضر الوقت جماعت کے افراد شریک اور متفق تھے۔پس نہ صرف خدا کے قول میں بلکہ اس کے زبردست فعل نے بھی خلافت کے حق میں مہر تصدیق ثبت کی ہے اور اب کون ہے جو اس مہر کو توڑ سکتا ہے؟

یہ خیال کہ یہ زمانہ جمہوریت کا ہے اور اب شخصی خلافت کے بجائے انجمن کا نظام ہونا چاہئے ایک بیوقوفی کا خیال ہے کیونکہ اول تو اس نظام کی ذمہ واری خدا پر ہے نہ کہ ہم پر یا کسی اور پر اور خدا نے جس طرح پسند کیا اور بہتر سمجھا اسے قائم فرما دیا۔ لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ وَهُمۡ یُسۡـَٔلُوۡنَ ۔علاوہ ازیں کیا خدا نے اس زمانہ میں نبوت کے نظام کو بدل دیا ہے کہ خلافت کے نظام کو بدلنے کی ضرورت پیش آئے؟ اگر اس جمہوری زمانہ میں بھی خدا نے ایک واحد شخص کو ماموریت کا جامہ پہنا کر مبعوث فرمایا ہے اور اسکی جگہ کسی انجمن کو مامور بنا کر نہیں بھیجا تو خلافت جو اسی نظام کی فرع ہے کس طرح بدل سکتی ہے؟ ہاں غور کرو تو اسلامی خلافت میں بھی ایک جھلک جمہوریت کی موجود ہے۔یعنی اول تو خلیفہ بظاہر جماعت کے انتخاب سے مقرر ہوتا ہے دوسرے اس کیلئے حکم ہے کہ جماعت کے اہم معاملات میں جماعت کا مشورہ لیتا رہے اور حتی الوسع اس مشورہ کا احترام کرے۔ گو اسکا توکل صرف خدا پر ہونا چاہئے اور اسے کسی مشورہ کا پابند قرار دینا توکل کے مقام کے منافی ہے۔افسوس ہے کہ معترضین نے یہ بھی نہیں سوچا کہ خلافت محض ایک انتظامی منصب نہیں ہے بلکہ خلیفہ نے جماعت کیلئے عَلَيۡكُمۡ بِسُنَّتِىۡ وَسُنَّةِ الۡخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيۡنَ الۡمَهۡدِيِّيۡنَ کے ارشاد کے ماتحت نمونہ بھی بننا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ جماعت کا اخلاص اور محبت کے جذبات کا تعلق بھی ضروری ہے۔پس خواہ زمانہ کوئی ہو خلافت بہرحال شخصی رہے گی! کاش ہمارے دوست اس نکتہ کو سمجھیں۔

مخصوص طور پر خلافت ثانیہ کے متعلق اس قدر کہنا کافی ہے کہ اس سے آیت استخلاف کے ماتحت خدا کی فعلی شہادت سے پرکھو اور پھر دیکھو کہ اسکے اندر وہ علامات پائی جاتی ہیں یا نہیں جو خدا نے سچے خلیفوں کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔کیا خدا نے اپنی زبردست قدرت کے ساتھ اسکے خوف کو امن سے نہیں بدلا؟ کیا خدا نے اسکے ذریعہ جماعت کو تمکنت اور استحکام عطا نہیں فرمایا؟ کیا اسکے ساتھ ہر قدم پر خدا کی نصرت کا ہاتھ نظر نہیں آتا؟ اور کیا ہمارا خلیفہ ایک بلند اور مستحکم مینار کی طرح خدا کی توحید کا علمبردار نہیں ہے؟ اگر یہ سب کچھ ہے اور یقیناً ہے تو اپنے پاک مسیح علیہ السلام کے اس پاک قول کو یاد کرو کہ ہمارے خدا کے کاموں کی علامت یہ ہے کہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

تم ہزار دلیلیں دو اور ہزار سر پٹکو خدائی تقدیر اپنا کام کر چکی ہے اور اب کسی باپ کے بیٹے میں اسکے بدلنے کی طاقت نہیں۔درخت ہمیشہ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور خلافت اور انجمن کا پھل تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔اب اسکے سوا ہم تمہیں کیا کہیں کہ

قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
فَهَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا

وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

(مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 4، 7، 8/اپریل 1943ء)

......☆......☆......☆......

129واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 27، 28 اور 29/دسمبر 2024ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129ویں جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29/دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہوکر اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کیں ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خلافت کے ساتھ وابستگی کیوں ضروری ہے؟

(حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ)

(1) اس واسطے کہ خلافت منہاج نبوت کا ایک جزو ہے۔ وہ منہاج نبوت جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر دنیا میں قائم اور زندہ کیا۔

(2) اس واسطے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض تحریروں میں اپنے بعد سلسلۂ خلفاء کے قیام کا اظہار فرمایا ہے۔

(3) اس واسطے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کیوقت تمام جماعت کا بالاتفاق حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ سلسلہ حقہ احمدیہ میں قیام خلافت منشائے الٰہیہ سے ہے اور یہ سلسلہ خلافت اس جماعت میں انشاء اللہ علیٰ رغم انف حسادتا قیامت قائم رہیگا اور مبارک ہونگے وہ جو اس سے منسلک رہیں۔

(4) اس واسطے کہ حضرت خلیفۂ اول نور الدین اعظمؓ اپنے چھ سالہ خلافت کے ایام میں اپنے اکثر وعظوں میں بار بار تاکیداً فرماتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا۔ میرے بعد بھی خدا ہی خلیفہ بنائے گا۔

(5) اس واسطے کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند روز قبل اپنے بعد خلیفہ بنایا جائے کے متعلق وصیت کی اور جماعت کے اکابر نے جو اس وقت موجود تھے اس امر کے آگے سر تسلیم خم کیا۔

(6) اس واسطے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ہیں جو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی پیدائش سے قبل کی تھیں۔ مثلاً وہ اولوالعزم ہوگا۔ اس کا نام محمود احمدؐ ہوگا۔ اس کا نام بشیر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا وغیرہ۔

(7) اس واسطے کہ جب ہم اپنے لئے مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہم نے محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل اس قدر دینی خدمات کی توفیق حاصل کی ہے۔ اور دینی اور دنیوی امور میں ایسی ترقیاں حاصل کی ہیں جو ہمارے ساتھ کے اور شخصوں کو نہیں ہوئیں، تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی دعائیں جو آپ کی اولاد کے حق میں ہیں اور شائع شدہ ہیں ضرور تھا کہ وہ بھی اپنی قبولیت کے آثار نمایاں کرتیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کا ایک نمونہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عزم استقلال، تقویٰ، عبادت زہد، قوت نظام، تمکنت، وقار، سنجیدگی، شجاعت، عفو، جود اور دیگر صفات حمیدہ و اخلاق فاضلہ میں اور حضور کی کامیابیوں اور فتح مندوں میں ہو رہا ہے۔

(8) اس واسطے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کہ وہ حسن و احسان میں تیری مانند ہوگا حضرت امیر المومنون خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پوری ہو رہی ہے۔

(9) اس واسطے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ ہر زمانہ میں وہ اپنی وحی و الہام کے ذریعہ سے ایک مقدس جماعت قائم کرتا ہے۔ جس کو برکت دیتا ہے اور اسکی نصرت کرتا ہے وہ جماعت اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ہے، جسکا نظام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے جانشین خلیفۂ وقت کے ذریعہ سے مستحکم کر دیا ہے۔

(10) سلسلہ احمدیہ کے قیام کا جو اصل مقصد ہے کہ دنیا بھر میں دین اسلام قائم ہو وہ کام نہایت زور اور خوبی کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کرا رہا ہے۔

(11) خدا تعالیٰ کے پاک کلام کے معارف و حقائق جو سوائے مطہر لوگوں کے اوروں پر نہیں کھلتے، اس زمانہ میں جس کثرت کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر کھل رہے ہیں، اسکی مثال دنیا بھر میں اور کسی انسان میں نہیں پائی جاتی۔ تفسیروں کو پڑھ پڑھا کر اور دوسروں سے سن سنا کر ایک تفسیر بنا لینا یا ایک آدھا لطیفہ بیان کر دینے کا کام بہت لوگ کر سکتے ہیں لیکن کثرت کے ساتھ حقائق و معارف کلام الٰہی صرف اسی پر کھلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت و اطاعت کا خاص تعلق رکھتا ہو اور جو خدا رسیدہ اولیاء اللہ میں سے ہو۔

(12) اس واسطے کہ گزشتہ 23 سال کا عرصہ اس امر کا شاہد ہے کہ حضرت امیر امومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بالمقابل جن لوگوں نے اس سلسلہ میں سے خلافت کو اڑانا چاہا یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کی مخالفت کی وہ ہمیشہ ناکام اور نامراد رہے اور ایسے لوگ آئندہ بھی ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے۔

(13) اس واسطے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں افراد جماعت کے حق میں روزانہ پوری ہوتی رہتی ہیں۔ مَیں دفتر ڈاک میں کچھ عرصہ خدمت کرتے ہوئے اس امر کو دلچسپی کے ساتھ مشاہدہ کرتا رہا ہوں کہ روزانہ کئی ایک خطوط اس شکریہ سے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچتے کہ حضور کی دعا کے طفیل ہماری فلاں مراد حاصل ہوئی یا فلاں مقصد پورا ہوا۔

(14) اس واسطے کہ میں نے خود اپنے نفس پر اور اپنے اہل و عیال پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی دعاؤں کو قبول ہوتے ہوئے مشاہدہ کیا اور ایسی برکتیں پائیں جو اور کسی جگہ حاصل نہیں ہو سکتیں۔ چونکہ یہ سلسلۂ حقہ چودھویں کے بدر سے مشابہت رکھتا ہے اس واسطے چودہ کے نمبر پر میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ 10 راگست 1937ء)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات مَیں نماز پڑھانے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں کو گھبراہٹ نہ ہو۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبیّ)

طالب دُعا : نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی)

طالب دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے ✿ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی ✿ فسبحان الذی اَخزی الاعادی

طالب دُعا : زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دار جلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عُسر اور یسر، تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28 رنومبر 2014ء)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

خطبات وخطابات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفادہ کی اہمیت وبرکات

(منیر احمد خادم صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (انفال:25)

اَے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اسکے رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (الرعد:19)

ان لوگوں کیلئے جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں بھلائی ہے اور وہ لوگ جو اُسے لبیک نہیں کہتے اگر وہ سب کا سب ان کا جو زمین میں ہے اور اسکے برابر اور بھی ہو تو وہ اس کو دے کر ضرور اپنی جانیں چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے بہت بُرا حساب مقدر ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

قابل احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ’’خطبات وخطابات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفادہ کی اہمیت وبرکات‘‘ ہے۔

سامعین کرام! ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اطاعت میں امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے اور خلافت علی منہاج نبوت کی اطاعت وفرمانبرداری کر کے عظیم الشان جسمانی وروحانی برکات کے حصول کی توفیق مل رہی ہے۔ امام مہدی علیہ السلام وہ عظیم الشان وجود ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مثیل ہوں گے۔ سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

کہ وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اسکی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور اگلی آیت میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ جیسے اولین میں ہوئی ہے اسی طرح آخرین میں بھی تمثیلی طور پر ہوگی اور اس میں بھی آپ کے یہی کام ہوں گے۔ فرمایا

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

گویا امام مہدی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے اور امام مہدی ومسیح موعود کے ذمہ بھی وہی کام بتائے گئے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے آپ کی بعثت اولیٰ میں تھے۔ یعنی تلاوت آیات ربانی، اور تزکیہ نفوس، اور تعلیم کتاب اور اسکی انمول حکمتوں سے آگاہی کرنا۔ پہلے بزرگوں نے بھی اسکی تصریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آنے والے مہدی میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار منعکس ہوں گے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب الخیر الکثیر میں فرماتے ہیں کہ

حق له ان ينعكس فيه انوار سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم يزعم العامة انه اذا نزل فى الارض كان واحداً من الأمةِ۔ كلابل هو شرح الاسم الجامع المحمدى و نسخة منتسختة منه

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بطور پیشگوئی فرماتے ہیں کہ مسیح موعود اس بات کا حقدار ہے کہ اس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار منعکس ہوں۔ عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب مسیح موعود نازل ہوگا تو محض ایک اُمتی فرد ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی شرح اور آپ کا سچا عکس (True Copy) ہوگا۔‘‘ (بحوالہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرمودہ 5/ اپریل 1985ء)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امام الزمان کیلئے جن قویٰ کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک بسطت فی العلم بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ مبعوث کئے جانے والے خلیفہ کو علوم روحانیہ وجسمانیہ میں وسعت عطا فرمائے گا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کیلئے ضروری اور اسکا خاصہ لازمی ہے۔ چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ کو اسی خدمت میں لگا دیتا ہے اور رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کی دعا میں ہر دم مشغول رہتا ہے اور پہلے سے اسکے مدارک اور حواس ان امور کیلئے جو ہر قابل ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور تمام حجت میں اسکے برابر ہو اسکی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اسکی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ پس جس طرح مرغی انڈوں کو اپنے پروں کے نیچے لے کر ان کو بچے بناتی ہے اور پھر بچوں کو پروں کے نیچے رکھ کر اپنے جوہر ان کے اندر پہنچا دیتی ہے اسی طرح یہ شخص اپنے علوم روحانیہ سے صحبت یابوں کو علمی رنگ سے رنگین کرتا رہتا ہے اور یقین اور معرفت میں بڑھاتا جاتا ہے۔

اور اس باغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے اور اس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا منہ بند کر دے اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراضات دور کرے بلکہ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کر دے۔ پس ایسا شخص نہایت قابل تعظیم اور کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اسکے وجود سے اسلام کی زندگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ اسلام کا فخر اور تمام بندوں پر خدا تعالیٰ کی حجت ہوتا ہے اور کسی کیلئے جائز نہیں ہوتا کہ اس سے جدائی اختیار کرے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اذن سے اسلام کی عزت کا مربی اور تمام مسلمانوں کا ہمدرد اور کمالات دینیہ پر دائرہ کی طرح محیط ہوتا ہے۔ ہر ایک اسلام اور کفر کی کشتی گاہ میں وہی کام آتا ہے اور اسی کے انفاس طیبہ کفر کش ہوتے ہیں۔ وہ بطور کل کے اور باقی سب اسکے جز ہوتے ہیں۔‘‘ (روحانی خزائن، جلد 13، ضرورۃ الامام، صفحہ 479 تا 481)

اس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس دور میں خلافت علی منہاج نبوت کے ذریعہ ظاہر ہونے والے ارشادات واحکامات کی کیا قدر وقیمت ہے۔

اس عظیم الشان خلافت کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ خلافت منہاج نبوت پر ہوگی۔ اس اعتبار سے یہ خلافت اپنی عظمت اور رفعت میں نبوت کی برکات کو سمیٹے ہوئے ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس خلافت کو اللہ تعالیٰ کی قدرت ثانیہ قرار دیتے ہوئے جماعت کو یہ خوشخبری عطا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ جماعت کو عظیم برکات عطا فرمائے گا۔ عالمگیر غلبہ اسلام کا ظہور اس خلافت کے ذریعہ سے ہوگا۔ آپ نے فرمایا:

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔‘‘ (رسالہ الوصیت)

پس خلافت احمدیہ وہ قدرت ثانیہ ہے جس کے طفیل اللہ تعالیٰ نے خلافت کے جاں نثاروں کیلئے قیامت تک دائمی غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اس غلبہ کے حصول کیلئے ہمارے لئے یہ بات شرط قرار دی ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کے ارشادات کو اطاعت کے کانوں سے سنیں اور دل وجان سے ان پر عمل کریں۔ کیونکہ یہی وہ دودھ ہے جو آسمان سے اُترا ہے اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے کہ اس کو دل ودماغ میں محفوظ کیا جائے۔

سامعین کرام! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا: ’’آسمان سے بہت دودھ اُترا ہے محفوظ رکھو۔‘‘ (تذکرہ، صفحہ 558)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یعنی معارف وحقائق کا دودھ...... پھر فرمایا: يا احمد فَاضَتِ الرحمة علىٰ شفتيك كلام اُفصحت من لدن ربّ كريم یعنی اَے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔

یہی وہ دودھ اور رحمت ہے جو آج قدرت ثانیہ کے مظاہرین کے ذریعہ ہم تک پہنچ رہا ہے۔

(تذکرہ،558)

اور یہ آسمانی دودھ سوا سو سال سے لگاتار اپنوں اور بیگانوں پر برستا چلا آرہا ہے۔ جماعت احمدیہ میں قائم ہونے والی خلافت اولیٰ سے لے کر خلافت خامسہ تک کی تاریخ کا اگر ہم مطالعہ کریں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف ہر دور خلافت میں یہ بارش برسی ہے بلکہ اس آسمانی بارش نے تمام دنیا کو وقت کے حالات کے مطابق فیضیاب کیا ہے۔

یہ مینہہ عالمی طور پر بھی برسا ہے اور اس نے دنیا کے بادشاہوں کی بھی راہنمائی کی ہے اور ان کو بادشاہت کے اسلوب سکھائے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں انہیں ان کے فرائض سے آگاہ کیا ہے تو دوسری طرف دنیا کے ہر علوم کے ماہرین نے خواہ وہ اقتصادی علوم کے ماہر ہوں یا معاشرتی علوم کے ماہر ہوں یا پھر سائنسی علوم کے ماہر ہوں یا طبی علوم کے ماہر ہوں یا طبقات الارض کے علوم کے ماہر ہوں یا تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے ہوں یا مذہبی علوم کے ماہر ہوں ان سب کی بہترین رنگ میں راہنمائی کی ہے۔

ہر ایک کی کمیوں اور غلطیوں کی نشان دہی فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تصدیق براہین احمدیہ آپ کا درس القرآن، طب سے متعلق آپ کی کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سیاسی حکمرانوں کو مشورے، اقتصادیات کے لیکچر، سائنسی علوم میں گہری دسترس آپ کے دیباچہ تفسیر القرآن، تفسیر کبیر اور اسلام کا اقتصادی نظام، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، دعوت الامیر جیسے لیکچرز اور معرکۃ الآراء کتب سے ظاہر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ کی تعمیر بیت اللہ کے مقاصد پر اہل دنیا کی راہنمائی اور اقتصادی مسائل کے حل پر خطبات اور پاکستانی حکمرانوں کے جماعت احمدیہ کے خلاف غیر اسلامی فیصلوں پر انکی راہنمائی اور مستقبل میں ظاہر ہونے والی ان کی زبوں حالی کا نقشہ جس کے معترف آج وہاں کے دانشور بھی ہیں اور دینی علوم پر مشتمل تبلیغی و تربیتی خطبات و خطابات اور ہر امر کی باریک بینی سے تفصیلات کا اظہار اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ کے جدید سائنسی علوم کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر اور اس حوالہ سے اہل دنیا کے سامنے مجالس عرفان کے ذریعہ ہمہ جہتی مضامین پر سیر حاصل بحث اور ہومیوپیتھی طرز علاج پر گہری تحقیق اور اس کے ذریعہ دنیا کو فائدہ پہنچانا اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اسلامی تاریخ پر گہری نظر اور اپنے ایمان افروز خطبات میں ان کا بیان، دنیا کے حکمرانوں کو اپنے خطوط اور لیکچرز کے ذریعہ سے امن عالم کی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنا اور ایمان افروز تعلیمی و تربیتی وتبلیغی و انتظامی خطبات کے ذریعہ احباب جماعت کی تربیت اور انہیں مقصد بیعت سے آگاہ کرنا یہی وہ دودھ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ آسمان سے بہت دودھ اُترا ہے محفوظ رکھو۔ اور یہی وہ رحمت ہے جو پہلے قدرت اولیٰ کے مظہر کے ہونٹوں پر نازل ہوئی اور پھر لگاتار قدرت ثانیہ کے مظاہرین پر نازل ہوتی چلی جارہی ہیں۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے ان انفاخ قدسیہ کو جو قدرت اولیٰ اور پھر قدرت ثانیہ کے مظاہرین پر دن رات نازل ہورہے ہیں ہماری جسمانی وروحانی زندگی کیلئے ضروری قرار دیا ہے اور مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول زندہ کرنے کیلئے تم کو روحانی زندگی بخشنے کیلئے بلائیں تو ان کی باتوں کو غور سے سنا کرو اور ان کی باتوں کا جواب دیا کرو ان کی باتوں کو اپنے دل ودماغ میں اُتارا کرو۔ فرمایا:

جو لوگ ربّانی باتوں پر لبیک کہتے ہیں ان کیلئے بھلائی ہی بھلائی ہے اور وہ لوگ جو ان کی باتوں پر لبیک نہیں کہتے تو بے شک اس دنیا کے خزانوں کو بھی خرچ کریں بدانجامی سے بچ نہیں سکتے اور بدانجامی نہ صرف انکا پیچھا کرتی ہے بلکہ ان کی نسلوں کا بھی پیچھا کرے گی۔ (الرعد:19)

پس بھائیو! خلیفۂ وقت کے ارشادات کو سننا نہ صرف سننا بلکہ سننے کیلئے بے چین ہونا ہر مومن کی وہ سنت ہے جو بالآخر اس کو دائمی خوشحالی اور نجات اور ابدی پرسکون زندگی کا وارث بناتی ہے بلکہ اس کی نسل درنسل اس چشمۂ شیریں سے فیضیاب ہوتی چلی جاتی ہے۔ خلیفۂ وقت کے ارشادات کی اہمیت کے حوالہ سے ہم کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ

’’خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔‘‘ (الفرقان مئی/جون 1967ء صفحہ 37، بحوالہ خطبات مسرور جلد اول)

پھر فرماتے ہیں کہ ’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم یا وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے اور جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936)

پس خلیفۂ وقت کے ارشادات مومن کی جان ہوتے ہیں اور ان کو سننا اور ان پر عمل کرنا اس کی زندگی ہوتی ہے اور اسی سے اس کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے۔ اسی لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم اہل ہندوستان کو جو چار نکاتی پروگرام عطا فرمایا ہے اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ ہم حضور انور کا لائیو خطبہ جمعہ خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کے سننے کی عادت ڈالیں۔ حضور انور کے خطبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق وہ دودھ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ دودھ ہر جمعہ مومنین کے گھروں تک پہنچتا ہے۔ اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

’’یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے زمانے میں فاصلوں کی دوری کے باوجود ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ میں نے جائزہ لیا ہے کہ بعض عہدیداران بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے ہیں یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں اس لئے اپنے آپ کو ان سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 27 ستمبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 18/اکتوبر 2013)

یہ خطبات جو مختلف مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں کبھی ان میں تربیتی واخلاقی پہلو ہوتے ہیں جن میں عبادات کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ عبادات پر دوام پیدا کرنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔ مساجد کی اہمیت، مختلف قسم کے اخلاق جیسے تکبر سے بچنا، حلیمی، اور نرمی پیدا کرنا، مہمان نوازی کے آداب، صبر کے فوائد، توکل کا مفہوم، امن اور رواداری اور بھائی چارے کی اسلامی تعلیمات، خلافت کے آداب و برکات، بیعت کے مقاصد، اطاعت کی برکات، مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے فوائد، محبت پیار اور یکجہتی سے زندگی گزارنے کی تعلیم، صفات الٰہیہ کے پر معارف تذکرے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے حسین پہلو، آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات اور جماعت احمدیہ کا مؤقف، ابتلاؤں میں جماعت احمدیہ کے عملی نمونے، دعوت الی اللہ کے گُر، جماعت احمدیہ عالمگیر کی جانی و مالی قربانیوں کے ایمان افروز تذکرے، دنیا بھر میں ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کے ایمان افروز تذکرے، جماعتی انتظامی امور پر خطبات وخطابات، عہدیداران جماعت کو ایمان افروز نصائح، دُعا کی اہمیت اور فوائد۔

خطبات کے علاوہ یہ روحانی دودھ آپ کے خطابات کی شکل میں بھی اُترتا ہے۔ جس میں آپ اپنوں اور غیروں سب کو یکساں اسلام واحمدیت کے فیض سے نوازتے ہیں۔

ایسے خطابات میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ خطابات بھی ہیں جو آپ نے مختلف ممالک کے دانشوروں اور سربراہوں کو مدنظر رکھ کر دیئے ہیں اور جس میں آپ اُنہیں دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے، یکجہتی پیدا کرنے کے اسلامی آداب اور عدل وانصاف کے قیام کی عظیم الشان حسین اسلامی تعلیمات بیان فرماتے ہیں۔ یہ خطابات جہاں غیروں کیلئے مفید ہیں وہیں ہم احمدیوں کیلئے بھی اُتنے ہی ضروری ہیں کہ ہم ان کو پڑھ کر اور انکا گہرائی سے مطالعہ کر کے دوسروں تک انہیں پہنچانے کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کا خلافت سے ایک تعلق ہے اور علوم کی روح سے اللہ تعالیٰ خلفاء کو آگاہ کرتا ہے اور جماعت کی زمانہ کے لحاظ سے ضروریات سے خلفاء کو متنبہ کرتا ہے۔ خلفاء کی نظر ساری عالمی ضروریات پر ہوتی ہے۔ اور جن علوم کی تفسیر کی ضرورت پڑے اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہر چند ✡ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ✡ لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا، مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک سے ہی ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 40 ایڈیشن 2018)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

تعالیٰ خلفاء کو عطا فرماتا ہے اور جیسی روشنی خدا تعالیٰ خود اپنے خلفاء کو عطا فرماتا ہے ویسی اس علم میں خواہ کسی مقام کا رکھنے والا عالم ہو اس کو کسی طور پر نصیب نہیں ہوسکتی۔ یہ موہبت ہے اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اللہ کو اپنے دین کی ضرورتوں کا بہترین علم ہے اور جن کے سپرد وہ کام کرتا ہے ان پر وہ ضرورتیں روشن فرماتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 1988ء، خطبات طاہر، جلد 7، صفحہ 109-110)

اسی طرح آپ نے فرمایا ’’ خلیفہ وقت کو جو باتیں خدا تعالیٰ دینی کاموں سے متعلق سمجھاتا ہے ان کو کہنے کے انداز بھی عطا کرتا ہے اور ان باتوں میں جیسی گہری سچائی ہوتی ہے ویسی دوسرے کی باتوں میں ویسی سچائی نہیں آسکتی اور ایسا اثر نہیں پیدا ہوسکتا۔

پس ہر خلیفۂ وقت میں جو اس زمانے کے حالات ہیں ان کے متعلق جو خلیفۂ وقت کی نصیحت ہے وہ لازماً دوسری نصیحتوں سے زیادہ مؤثر ہوگی۔ اس تعلق کی بناء پر بھی اور اس وجہ سے بھی کہ خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں اسکے سپرد کی ہوئی ہیں خود اسکے نتیجہ میں اس کو روشنی عطا کرتا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 5/نومبر 1991ء، خطبات طاہر، جلد 10)

اس موقع پر خاکسار یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات و خطبات ہم احمدیوں کیلئے ہی اہمیت کے قابل نہیں ہیں بلکہ آپ کی مجالس عرفان میں کی گئی گفتگو اور آپ کی طرف سے دیئے گئے سوالات کے جوابات بھی اسی قدر اہمیت کے حامل ہیں کہ ان سے نہ صرف ہم اپنی انفرادی و جماعتی تربیتی ذمہ داریوں میں مدد لے سکتے ہیں بلکہ دعوت الی اللہ کے حوالہ سے بھی ان مجالس عرفان کو غور سے سننا ان کے نکات کو نوٹ کرنا ان پر عمل کرنا اور پھر دنیا کو ان سے آگاہ کرنا ہم احمدیوں کیلئے بہت ضروری ہے۔

ان مجالس عرفان میں جہاں ہم کو نماز روزہ کی اہمیت، اطاعت امام کی اہمیت، مالی قربانیوں کی برکات، اور دیگر جماعتی مسائل پر سیر حاصل معلومات ملتی ہیں۔ وہیں خلیفہ وقت کے ذریعہ حقوق العباد کے عالمگیر نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ پچھڑی ہوئی اور دنیوی اعتبار سے گری ہوئی قوموں کی دلداری اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے حقوق کی بجا آوری کی پر معارف نصیحتیں دنیا کے کانوں کو کھٹکھٹاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 6/جون 2014ء میں فرمایا:

’’ خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے انکی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔‘‘

چنانچہ ان تحریکات کے نتیجہ میں دنیا میں ظاہر ہونے والے ایمان افروز نظارے ہم سال بسال دیکھتے چلے جارہے ہیں۔ اس مختصر تقریر میں ان سب کا تذکرہ ممکن نہیں۔

سامعین کرام! خاکسار اب آپ کے سامنے یہ ایمان افروز حقیقت رکھتا ہے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات وارشادات نہ صرف یہ کہ تمام دنیا میں یکساں اپنا فیض برسا رہے ہیں بلکہ اس وقت صرف اور صرف حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں جن کے انفاخ قدسیہ جو تمام دنیا کو اتفاق واتحاد کی لڑی میں پرو رہے ہیں۔

ذرا غور کیجئے ہر جمعہ کے دن تمام دنیا کے تمام بر اعظم تمام ممالک اور ان میں بسنے والے کالے، گورے، امیر، غریب، مختلف زبانیں جاننے والے مختلف تہذیب وتمدن اور کلچر سے تعلق رکھنے والے عالم اور دانشور کم پڑھے لکھے اور ان پڑھ بھی ہمہ تن گوش ہو کر خدا کے خلیفہ کی آواز سننے کیلئے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس طرح عالمی اتفاق واتحاد اور یکجہتی کا عجیب نظارہ دنیا کے سامنے ہوتا ہے۔ کہ سورج کے مشرقی افق سے طلوع ہونے سے لے کر مغربی افق میں غروب ہو جانے تک اور رات کے چھا جانے تک تمام دنیا میں یہ خطبات سنے جا رہے ہوتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے اور سوچیئے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے علاوہ اور کون سا وجود ہے جس کی آواز اس طرح تمام دنیا میں اطاعت کی غرض سے سنی جاتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کے ہی خلیفہ ہیں جو جمعہ کے مبارک دن کو ایک عالمگیر روحانی اجتماع میں تبدیل کرتے ہیں۔ یقیناً یہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور خلافت احمدیہ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ دنیا میں اگر کہیں اور یہ مثال کسی کو ملتی ہے تو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ اس کو پیش کرے۔ لیکن ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی بھی اس کی مثال پیش نہیں کرسکتا۔

اسکے علاوہ عالمی یکجہتی کی ایک اور ایمان افروز صداقت جو تاریخ عالم نے آج سے قبل نہیں دیکھی ہے یہ ہے کہ حضور انور کے ہر خطبہ جمعہ سے اگلے خطبہ میں تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی مساجد میں گزشتہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ بھی سنایا جاتا ہے اور تمام دنیا کی احمدیہ مساجد میں کیا مشرقی کیا مغربی اور کیا کالے اور کیا گورے اور تمام ممالک اور تمام براعظموں اور جزائر میں بسنے والے احمدی اپنی اپنی مساجد اور مشنوں میں حضور انور کا گزشتہ جمعے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہیں۔ اور ان ارشادات کو جب دنیا بھر کے احمدی سن کر ان پر عمل کرنے کیلئے اُٹھتے ہیں تو اس عالمگیر طاقت میں خلیفۂ وقت کی دعائیں اور الٰہی قوت ان کی ممد و معاون ہوجاتی ہے اور باوجود کمزور ہونے کے ہر میدان میں دنیا برکات وفتوحات کے نظارے دیکھتی ہے۔ کیا دنیا نے آج سے پہلے کبھی عالمی یکجہتی کا ایسا نظارہ دیکھا ہے۔ کیا عالم اسلام اور غیر عالم اسلام کو یہ عالمی خوبصورتی یہ عالمی یکجہتی حاصل ہے۔ اگر نہیں حاصل ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عافیت کے اس حصار کی طرف چلے آؤ فرماتے ہیں کہ

’’ صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار‘‘

یہی وہ خطبات وارشادات ہیں جن کے ذریعہ دنیا بھر میں لاکھوں لوگ اسلام کی پر امن تعلیم کو قبول کر چکے ہیں۔ جن کے حضور انور کے خطبات میں بھی اور جماعتی اخبارات ورسائل میں بھی ایمان افروز تذکرے موجود ہیں۔

پس ہم احمدی نہایت خوش قسمت ہیں کہ صداقت کی اس روحانی آواز کو قبول کرنے کی ہم کو توفیق ملی ہے۔ خدا نے ہم کو خلیفۂ وقت کے ذریعہ ایک عالم گیر قوم بنایا ہے۔ خدا نے ہم کو خلیفۂ وقت کے ذریعہ دینی و دنیوی علوم سے مالا مال کر دیا ہے۔ خدا نے ہم کو خلیفۂ وقت کے طفیل دنیا کو اسلام کی امن بخش تعلیم سکھائی ہے اور پھر اوروں کو اس کی طرف لانے کی توفیق بخشی ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرنا ان احکام کو بغور سننا اور ان پر عمل کرنا اور اپنی اگلی نسل کو اس پر عمل کرنے کیلئے تیار کرنا ہم سب کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

’’ خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے، اسی طرح Alislam ویب سائیٹ ہے۔ پس ان سے بھی جوڑنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو نوجوان کو مرد ہو یا عورت جوڑنے کی کوشش کریں اور نظام جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30/اگست 2013ء)

اسی طرح حضور اقدس فرماتے ہیں کہ

’’ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کررر ہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ اسلام کے مخالف ہمیں دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوں۔ اگر ہم یہ معیار حاصل کر رہے ہیں تو انشاء اللہ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بھی بڑھائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے بھی ایمان وایقان میں ترقی دے اور ہر لمحہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 24/ستمبر 2013ء، بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2013ء)

پس آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جملہ ارشادات کو بغور سننے اور ان پر عمل کرنے اور پھر اپنی اولاد در اولاد کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں

(ملفوظات، جلد اول صفحہ 4، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

ارشاد باری تعالیٰ

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور (اسکے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔ (سورۃ الانفال: 28)

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

عالمی تباہی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتباہ، دردمندانہ نصائح اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

(کے طارق احمد، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نورالاسلام قادیان)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (المائدہ:20)

اَے اہلِ کتاب! رسولوں کے ایک لمبے انقطاع کے بعد تمہارے پاس یقیناً ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تمہارے سامنے (اہم امور) کھول کر بیان کر رہا ہے مبادا تم یہ کہو کہ ہمارے پاس نہ کوئی بشیر آیا اور نہ کوئی نذیر۔ پس یقیناً تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”دیکھو! آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔

پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں، میری طرف سے نہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہّار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔

نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اُس کا اِس میں نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ اس قدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ۔ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے۔ آمین۔“

(اشتہار الانذار، مطبوعہ قادیان) (مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، مطبوعہ لندن، صفحہ 522، 524)

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

عصر حاضر کے بشیر و نذیر مسیح و مہدی دوراں کے اس رونگٹے کھڑے کر دینے والا انتباہ آپ نے سماعت کر لیا ہے۔ آج دنیا میں ایک بے یقینی اور خوف کی فضا ہے اور جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ عالم انسانیت کو اس وقت دیگر دنیاوی ضروریات کے ساتھ ساتھ امن و آشتی اور سکون کی جس قدر ضرورت ہے وہ شاید اس سے قبل کبھی نہیں رہی۔ دو عالمی جنگیں اور کروڑوں لوگوں کا خون بھی عالمی طاقتوں کو امن کی اہمیت باور نہیں کرا سکا اور تیسری عالمی جنگ کے خطرات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس صورت حال میں امن عامہ کی کوششوں کی بجائے، دنیا میں اسلحہ و جنگ کی ترویج پر کام ہو رہا ہے۔ صرف گزشتہ دہائی کے اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو ہزاروں لاکھوں بے گناہ، بے قصور تہ تیغ ہوئے، بے شمار زخمی ہو کر ہمیشہ کیلئے معذور ہو گئے۔ لاکھوں بے گھر ہوئے جن کے دکھوں کا درماں آج تک نہیں ہو سکا۔ المیہ یہ ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں میں اس کا کوئی احساس نہیں۔ اس تناظر میں دنیا میں انسانیت کا ہمدرد اور اسکی بے لوث خدمت اور دعائیں کرنیوالا ایک مقدس وجود خلیفہ وقت کا وجود باجود ہے۔

اٹھو کے ساعت آئی اور وقت جا رہا ہے
پسر مسیح دیکھو کب سے جگا رہا ہے

حاضرین عالمی بحران کی ان اذیت ناک ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہم پر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے روپ میں سایہ فگن ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اپنی پوری آب و تاب سے پورا ہوتا ہوا ہم احمدی ہر آن ہر جہت مشاہدہ کر رہے ہیں کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔

اسی سے ہر اِک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اِس سے جو نادان ہے

حضرات! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو، کیوں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اگر ایک عام مومن کی یہ کیفیت ہے تو حضرت امیر المومنین کی کیا شان ہوگی۔ آج سے 15 سال قبل جب دنیا خواب غفلت میں سوئی ہوئی تھی اس وقت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کو ان خطرات سے متنبہ فرما رہے ہیں کہ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہو اور نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ اس کوشش میں ہیں کہ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا کہ تمہیں اس آگ میں گرنے سے بچا لے۔

آج دنیا میں امن عامہ کی جس قدر کوششیں خلافت احمدیہ نے کی ہیں اسکی کوئی نظیر موجود نہیں ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہی ہے جو نہ صرف دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے مدت سے مسلسل خبردار کر رہا ہے اور تنبیہ کر رہا ہے بلکہ دنیا کو اس ہولناک تباہی سے بچانے کیلئے دردمندانہ نصائح بھی کر رہا ہے۔ امن، صلح جوئی اور آشتی کی کوششیں کرنے والا ایک ہی عالمی رہنما ہے اور ہماری خوش قسمتی کہ ہم اسکے ماننے والے ہیں۔ مگر وہ جو اُسے نہیں مانتے، وہ اُن کیلئے بھی ایسے ہی درد رکھتا اور دعائیں کرتا ہے۔

اب بعض جگہ تجزیہ نگار یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جنگوں کی صورت میں جو تباہی ہونی ہے وہ ایسی خوفناک ہوگی کہ ایک اندازے کے مطابق دورانِ جنگ اور اسکے بعد کے دو سالوں میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے دنیا کی چھیاسٹھ فیصد آبادی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی۔ ایسی تباہی و بربادی ہوگی جسکا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ ایک عام انسان تو اسکا سوچ بھی نہیں سکتا۔ پس بہت خوفناک حالات ہیں۔

آج جب دنیا امن کو ترس رہی اور تیسری عالمی جنگ کے بادل فضاؤں میں منڈلا رہے ہیں، امن کا یہ شہزادہ دنیا کو بار بار امن کی طرف بلا رہا ہے اور بزبان حال یہ کہہ رہا ہے کہ

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

حضور انور نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی مختلف مواقع پر اپنے خطبات کے ذریعہ دنیا کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے افرادِ جماعت کو بالخصوص اور تمام عالم کو بالعموم مخاطب کرتے ہوئے تمام دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے کوششوں کی تلقین فرمائی اور احباب جماعت کو اسلام کی امن و آشتی کی جو حسین اور خوبصورت تعلیم ہے وہ دنیا کے سامنے رکھنے کی تلقین فرمائی اور مسائل کے حل کیلئے متعدد بار دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ نیز مسلم امہ اور بڑی طاقتوں کو انتباہ فرمایا اور ان معاملات میں رہنمائی فرمائی۔ اِن میں حضور انور نے کسی ایک خطہ کو ہی مخاطب نہ کیا، بلکہ ایشیائی ممالک کے مسائل ہوں، یا یورپ کے ممالک کے خطرات، افریقی ممالک میں پائی جانے والی بے چینی ہو یا عرب دنیا میں پھیلی حکمران طبقے سے ناراضگی۔ حضور انور نے ہر جگہ کے مسائل کا وقتاً فوقتاً ذکر کر کے اُن کی بار بار راہنمائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ”جنگ کے حالات جس تیزی سے شدت اختیار کر رہے ہیں اور اسرائیلی حکومت اور بڑی طاقتیں جس پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس سے عالمی جنگ اب سامنے نظر آ رہی ہے۔ بعض اسلامی ممالک کے سربراہان، روس، چین اور بعض مغربی تجزیہ نگاروں نے بھی اب تو یہ کھل کر کہنا اور لکھنا شروع کر دیا ہے کہ اس جنگ کا دائرہ اب وسیع ہوتا نظر آ رہا ہے اور اگر فوری طور پر جنگ بندی کی پالیسی نہ اپنائی گئی تو دنیا کی تباہی ہے۔ سب کچھ خبروں میں آ رہا ہے، آپ سب کے سامنے ساری صورتِ حال ہے اس لیے احمدیوں کو دعاؤں پر زور دینا چاہئے۔ ہر نماز میں ایک سجدہ یا کم از کم کسی ایک نماز میں ایک سجدہ تو ضرور اس کیلئے ادا کرنا چاہئے، اس میں دعا کرنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 10 رنومبر 2023ء)

دنیا میں امن کے قیام کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کی گئی کوششوں میں ایک بہت بڑا حصہ آپ کے مختلف ممالک کے دورہ جات ہیں۔ ان دوروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سربراہان مملکت سے ملاقاتوں، حکومتی وزراء، ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچایا۔ دنیا کی موجودہ صورت حال، عالمی معیشت، ماحولیاتی آلودگی، دہشت گردی کے سدّ باب اور عالمی امن کے قیام جیسے موضوع زیر بحث رہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان نصیحت آمیز اور فکر انگیز خطابات میں سے وقت کی رعایت کے مطابق صرف دو اقتباسات پیش کرتا ہوں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دردمندانہ نصائح فرمائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب انسانی کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں تب وہ قادر مطلق خدا انسانی قسمتوں کے فیصلے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے تا کہ وہ اپنا

فیصلہ ظاہر کرے اور لوگوں کو اس کی طرف جانے اور انسانی حقوق کے ادا کرنے کیلئے مجبور کرے۔ یہ بات بہت بہتر ہے کہ اہل دنیا خود ان اہم معاملوں کی طرف دھیان دیں کیونکہ جب اللہ کو ایسی کاروائی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو اس کا غصہ انسان کو نہایت خوفناک ڈھنگ سے پکڑتا ہے۔ اس طرح یہ خوفناک پکڑ ایک اور عالمی جنگ کی شکل میں ظاہر ہوسکتی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آنے والی عالمی جنگ کے نتائج اور اس کی وسیع تباہ کاریاں صرف اس جنگ تک یا موجودہ نسل تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ اس کے خوفناک نتائج آنے والی کئی نسلوں پر اثر انداز ہوں گے۔ پھر ایسی جنگ کے خوفناک نتائج اور اس کے اثرات نوزائیدہ بچوں پر اور مستقبل میں پیدا ہونے والے بچوں پر بھی پڑیں گے۔ موجودہ جدید ہتھیار اس قدر تباہی مچانے والے ہیں کہ مستقبل میں پیدا ہونے والی کئی نسلوں کے جسموں پر ان کے خوفناک نتائج پڑیں گے۔

اگر کسی انسان کو گولی ماری جائے تو اس کا بچ جانا تو ممکن ہے لیکن اگر ایٹمی جنگ شروع ہو جاتی ہے تو جو بھی اسکی لپیٹ میں آئیں گے ان کی ایسی قسمت نہیں ہوگی۔ اسکے برعکس ہم دیکھیں گے کہ لوگ اچانک مرنے لگیں گے اور ایک جگہ جم جائیں گے۔ ان کی کھالیں پگھلنے لگیں گی۔ پینے کا پانی، کھانا اور سبزیاں سب زہر آلود ہو جائیں گی۔ وہ جگہیں جہاں پر سیدھے طور پر جنگ نہ ہوگی وہاں پر بھی اور جہاں جنگ کے اثرات کچھ کم پڑیں گے وہاں پر بھی ایٹمی بیماریوں کے بھیانک نتائج پیدا ہوں گے اور مستقبل کی نسلوں کو کئی طرح کے خطرات سے گزرنا ہوگا۔

اسکے باوجود آج کچھ مفاد پرست اور بے وقوف لوگ اپنی ایجادات پر بڑا فخر محسوس کر رہے ہیں اور انہوں نے دنیا کی تباہ کاریوں کیلئے جو کچھ ایجاد کیا ہے اس کو دنیا کیلئے ایک تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

ایک اندازہ کے مطابق دوسری عالمی جنگ میں 62 ملین لوگ مارے گئے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ مارے گئے لوگوں میں 40 ملین عام شہری لوگ تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج کی نسبت عام آدمی زیادہ مارے جاتے ہیں۔ یہ وہ تباہ کاری ہے جو جاپان کے علاوہ باقی جگہوں پر صرف عام ہتھیاروں کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس جنگ میں صرف بھارت میں 16 لاکھ لوگ موت کا شکار ہوئے تھے۔

پس اگر بڑی طاقتیں انصاف سے کام نہیں لیتیں اور چھوٹے ممالک کی ناامیدیوں کو ختم نہیں کرتیں اور اس سمت میں ٹھیک کاروائیاں نہیں کرتیں تو حالات ہمارے قبضہ سے باہر ہو جائیں گے اور اسکے بعد جو تباہی بربادی پھیلے گی ہم اس کا تصور بھی کر نہیں سکتے۔

پس دنیا کے ممالک کو ان موجودہ حالات پر بہت فکر مند ہونا چاہئے۔ اسی طرح بعض مسلم ملکوں کے ناانصاف بادشاہ جن کا واحد مقصد کسی بھی قیمت پر اپنے تسلط کو قائم رکھنا ہے، انہیں بھی ہوش میں آنا چاہئے، ورنہ ان کی بداعمالیاں اور بے وقوفیاں ان کی بدانجامی کی وجہ بن جائیں گی۔

ہم جو جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں دنیا اور انسانیت کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں گے۔ یہ اس لئے کہ ہم نے موجودہ زمانے کے امام کو مانا ہے جسے خدا نے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور جو خدا کے رسول حضرت محمد ﷺ کا غلام تھا جو دنیا کی بھلائی کیلئے آیا تھا۔'' (خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع 9ویں سالانہ امن کانفرنس بیت الفتوح مارڈن، 24 مارچ 2012ء بحوالہ World Crisis and Pathway to Peace صفحہ 40-45)

حضرات! جہاں دنیا کی تباہی اور بربادی کے متعلق انذاری پیشگوئیاں ہیں وہاں دل کو سکون اور تسلی دینے والی بعض تبشیری پیشگوئیاں بھی موجود ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ان نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور غفلت کے پردے درمیان سے اٹھا دئے جائیں گے۔ اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا۔''
(تجلیات الٰہیہ، صفحہ 6،7 مطبوعہ 1906ء، روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 399)

حضرات! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وقف نو کلاس یو۔کے 22 رجنوری 2017ء کے موقعہ پر یہ سوال کیا گیا کہ حضور آپ کا سب سے بڑا ڈر کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ ''میرا ڈر یہی ہے کہ تیسری عالمی جنگ کے بعد جب لوگ خدا کو ڈھونڈیں گے، مذہب کی طرف رجوع کریں گے۔ کیا ہم احمدیوں کی اتنی ٹریننگ ہوگئی ہے؟ کیا ہمارا تعلق اللہ سے قائم ہوگیا ہے؟ کیا ہم لوگ نماز صحیح وقت میں پانچ وقت پڑھ رہے ہیں؟ کیا جب لوگ تیسری عالمی جنگ کے بعد ہمارے طرف رجوع کریں گے۔ ایک Break Through ہوگا تو کیا ہم تیار ہیں انہیں اللہ سے جوڑنے کیلئے؟ کیا ہمارے عمل ایسے ہیں جو اُن کیلئے نمونہ بن سکے؟ کیا ہمارا دینی علم اتنا ہے کہ ہم آنے والوں کو دین کا صحیح راستہ دکھا سکیں؟ یہ میرا ڈر ہے۔''

موجودہ زمانہ میں دنیا کو امن کی طرف بلانے کی بھاری ذمہ داری افراد جماعت کے کندھوں پر عائد کی گئی ہے کیونکہ اس زمانہ میں سوائے افراد جماعت کے کسی اور کو یہ توفیق ہی نہیں مل رہی ہے کہ وہ دنیا کی توجہ کو ایک زندہ خدا کی طرف مبذول کر سکیں۔ اس اعتبار سے افراد جماعت کی یہ بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا کو توجہ دلائیں کہ وہ اپنے خالق حقیقی کی طرف رجوع کرے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جنہوں نے اپنے گھروں اور اپنے ماحول میں بھی امن اور سلامتی پیدا کرنی ہے اور دنیا میں بھی امن وسلامتی پیدا کرنی ہے اور یہ کام اسی وقت ہوگا جب ہمارے دل بھی خالص توحید سے پُر ہوں گے اور دنیا کو بھی حقیقی توحید کی طرف لانے والے ہوں گے۔ یہ بات یقینی ہے کہ توحید کامل کے قیام کے بغیر امن قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ پہلے بھی بیان ہو گیا کہ بالاہستی کو بہرحال تسلیم کرنا ہوگا اور وہ بالاہستی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کا خیال توحید کو دل میں قائم کیے بغیر نہیں آسکتا اور توحید قائم نہیں ہوگی تو لڑائیاں بھی جاری رہیں گی۔ لڑائیاں تو تبھی بند ہوسکتی ہیں جب حقیقی مواخات پیدا ہو، آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو، بھائی چارے کی صورتحال پیدا ہو۔''
(خطاب فرمودہ 21 راگست 2022ء برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''اس زمانے کے اللہ تعالیٰ کے فرستادے نے بڑے زور سے تنبیہ کی ہوئی ہے کہ ''اے یورپ! تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔''
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 269)

یہی وہ ارشاد ہے اور تنبیہ ہے اور warning ہے جس کی وجہ سے خلفائے احمدیت وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہے۔ میں بھی ایک عرصہ سے اس طرف توجہ دلا رہا ہوں، یہ بتا رہا ہوں کہ اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو تباہی یقینی ہے۔'' (خطاب فرمودہ 21 راگست 2022ء برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی)

یہ آگ ہے، پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

حضرات! ایک ایسے وقت میں جب کہ دنیا آگ کے کنارے پر کھڑی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اور پُرحکمت طریق پر حضور ہمیں موجودہ زمانہ میں تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر صاحب نے سوال کیا کہ حضور ہم نے کووڈ کے ذریعے مشاہدہ کیا کہ کچھ لوگوں نے یا تو خدا کے قریب ہونے کیلئے اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کی۔ تو کیا عالمی جنگ بھی اس لحاظ سے ایک اہم سنگ میل یا انتباہ کا ذریعہ بن سکتی ہے؟

اسکے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے اور لوگ پوچھنے لگیں کہ اب ہم کیا کریں؟'' تو ہم ان کی خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرنے کیلئے موجود ہوں اور یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے جب ہم لوگوں کے ساتھ پہلے سے رابطہ میں ہوں۔ اگر ہم وقت آنے سے پہلے مناسب طور پر ان سے رابطہ استوار نہیں کریں گے تو معاملہ ان کیلئے مزید مشکل ہو جائے گا کیونکہ انہیں ہمارا علم ہی نہ ہوگا۔ اس لیے ہمیں اسلام احمدیت کے پیغام کو دور و نزدیک ہر طرف پھیلانا چاہئے۔ ہمیں لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا مقصد انسانیت کو اپنے خالق، اپنے خدا کی طرف لانا ہے۔ ہمیں انہیں سمجھانا ہوگا کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے انسانیت کی بنیادی اقدار کی پاسداری کی ضرورت ہے۔''

حاضرین جلسہ! دنیا میں امن کے قیام کیلئے ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ہم آنحضور ﷺ کی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی ان امن بخش تعلیمات کو اپنے کی تلقین کریں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ اس تعلیم کو

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (سورۃ الانفال: 29)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے

طالب دعا: بی۔ایم خلیل احمد ولد مکرم بی۔ایم۔ بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الانفال: 30) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دیگا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کریں تو تبھی اپنے ماحول میں سلامتی پیدا کر سکتے ہیں اور دنیا کو بھی سلامتی کا پیغام پہنچا سکتے ہیں ورنہ دنیا کہے گی کہ اپنے قول و فعل ایک کرو پھر ہمیں نصیحت کرنا۔ (خطاب فرمودہ 21راگست 2022ء برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی)

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''ایسے میں اگر کوئی امید کی کرن ہے، امن کی ضمانت ہے تو ایک ہی وجود ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امن و سلامتی کی تعلیم کے ساتھ دنیا میں بھیجا تھا، جو شہنشاہِ امن ہے، جو اللہ تعالیٰ کو سب انسانوں سے زیادہ پیارا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی آخری کامل اور مکمل شریعت اتری، جس کی تعلیم پیار و محبت کی تعلیم ہے، جس نے اپنے خدا تعالیٰ کے تعلق کی وجہ سے اور اپنے اوپر اتری ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور دنیا کو تباہی سے بچانے کی فکر اور اس کیلئے شدید درد محسوس کرنے کی وجہ سے اپنی زندگی ہلکان کر لی تھی۔ اس حد تک اپنی حالت کر لی تھی اور کرب سے تڑپ کر اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء: 4) کیا تُو اپنی جان کو اس لیے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

پس یہ ہے وہ ذات جو دل میں انسانیت کیلئے درد رکھتی تھی کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں اور تباہی سے بچ جائیں۔ اپنی دنیا بھی بچا لیں اور اپنی آخرت بھی بچا لیں۔ ایسی جامع تعلیم آپؐ نے عطا فرمائی کہ کوئی اَور تعلیم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایسی امن کی ضمانت دی جو دراصل اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ضمانت ہے لیکن افسوس کہ مسلمان بھی اس تعلیم کو بھول گئے اور ایمان کے صرف زبانی نعرے لگا کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوئے ہوئے ہیں اور اس کیلئے غیروں سے مدد کے طالب ہوتے ہیں۔'' (خطاب فرمودہ 21راگست 2022ء برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی)

حضور مزید فرماتے ہیں ''ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اس سنہری اصول کو سامنے رکھنا ہوگا کہ دوسرے کیلئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

پس اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ یہ سوچ رکھنی ہوگی کہ اگر میں صرف اپنے لیے یا اپنی قوم کیلئے یا صرف اپنے ملک کیلئے امن کا متمنی ہوں تو اس صورت میں مجھے اللہ تعالیٰ کی مدد، اس کی نصرت اور اس کی خوشنودی کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جب اس عقیدے پر انسان قائم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر سب کچھ کرنا ہے تبھی حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔''

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار

معزز حاضرین! قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی حسین تعلیمات پر عمل کرنا اور کروانا اور اس کتابِ متین کی تبلیغ کو دنیا میں پھیلانا بھی قیام امن کیلئے ہماری ترجیحی ذمہ داری ہونی چاہئے۔ اس ضمن میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

''پس اگر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے، امن و سلامتی سے رہنا ہے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو جو آنحضرت ﷺ پر اترا ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ، اس روشن کتاب کی ہدایت کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ اس روشن کتاب کی ہدایت کو پڑھنا اور سامنے رکھنا چاہئے تبھی سبل السلام پر چلنے والے ہوں گے۔ سلامتی کے راستے پر چلنے والے ہوں گے۔ اس کتاب کا کوئی حکم بھی ایسا نہیں جو انسانی امن برباد کرنے والا ہے۔ پس یہ پیغام ہے جو اپنوں اور غیروں کو دینا ہمارا کام ہے آج اور یہی دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔'' (خطاب فرمودہ 21راگست 2022ء برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی)

حاضرین جلسہ! چاہے امن کا زمانہ ہو یا خطرات کا زمانہ ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا افراد جماعت کا ہمیشہ شیوہ رہا ہے اور مصیبت اور تکلیف کے موقعہ پر ایک دوسرے کی مدد کرنا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر جب انسان خود تکلیف میں مبتلاء ہو اس وقت دوسرے سے ہمدردی کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اگر ہمارے پاس کھانے کی ایک ہی روٹی ہو تو اس سے بھی کسی بھوکے کو حصہ دینا یہ حقیقی ہمدردی ہے جس کی توقع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم سے رکھتے ہیں جب آپؑ نے فرمایا ''میں بنی نوع انسان سے ایسی ہمدردی کرتا ہوں جیسے مادر مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے۔'' ایسی غیر مشروط ہمدردی کی خوبی ہمارے اندر ہونی چاہئے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ضمن میں ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ

''امن اس وقت تک قائم ہو ہی نہیں سکتا جب تک لوگوں کے اندر حقیقی مواخات پیدا نہ ہو اور حقیقی مواخات ایک خدا کو مانے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی، واحد و یگانہ خدا سے تعلق کے بغیر پیدا ہی نہیں ہوسکتی۔ صرف ماننا ہی نہیں بلکہ ایک تعلق بھی قائم کرنا ہوگا اور اسکی تعلیم بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ملی ہے۔'' (خطاب فرمودہ 21راگست 2022ء برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی)

حضرات! دنیا کے موجودہ حالات میں حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیشہ ہمیں دعاؤں کی تحریک فرماتے ہیں اور ان کٹھن حالات میں ہمارے حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ دنیا اس آفت کے آنے سے پہلے ہی اس سے بچ جائے اور بالفرض اگر یہ آفت آتی ہے تو اسکے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ ہم اَور کیا کر سکتے ہیں؟ جب ہم اپنے سامنے اندھیرا دیکھتے ہیں تو دوسروں کو بھی اس کے بداثرات کے بارے میں متنبہ کر سکتے ہیں۔ اب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی دنیا کو بچا سکتی ہے اور ان لوگوں میں کچھ احساس پیدا کر سکتی ہے یا ہماری انہیں سمجھانے کی کوششوں کو بارآور کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تقریباً ایک یا دو سال پہلے عالمی راہنماؤں کو خطوط لکھ کر ان سے کہا تھا کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے فعال ہوں اور اپنے خالق کو نظر انداز نہ کریں لیکن نہ تو وہ اس طرف توجہ دیتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں۔ وہ مادیت میں ڈوبے ہوئے ہیں، صرف اللہ کی رحمت ہی انہیں بچا سکتی ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ کوئی بھی سو فیصد یقین کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ ہم صرف یہی دعا کر سکتے ہیں کہ اگر اللہ کی رضا ہو تو وہ ہمیں تباہی سے بچا لے اور اگر اللہ کی منشاء کچھ اور ہے تو اللہ کرے کہ ایسی وسیع تباہی سے بچا جا سکے جس کے نتیجے میں دنیا میں انسانوں کی اکثریت کے ہلاک ہو جانے کا امکان ہو'' (انٹرویو برائے ریویو آف ریلیجز)

حضرات! دنیا میں امن عامہ کے قیام کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس طرح نہ صرف دردمندانہ نصیحت فرماتے ہیں بلکہ مخلوق خدا سے حقیقی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس کیلئے جس حد تک ممکن ہے کوششیں بھی فرماتے ہیں جسے دیکھ کر ہر خاص و عام رطب اللسان ہے۔

میگل گارسیا (Miguel Garcia) صاحب جو پیڈروآباد، سپین کے سابقہ میئر رہے ہیں۔ انہوں نے اس کانفرنس کے متعلق کہا'' میری خواہش ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے......میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ انہوں نے جنگ و جدل سے آزاد ایک پُر امن معاشرے کے قیام کے حوالہ سے بات کی ہے اور اُن حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مرزا مسرور احمد نے ایک ایسے معاشرہ کے قیام کیلئے جس کی بنیاد انصاف اور باہمی عزت و احترام پر ہو، مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جو تضادات سے بھری پڑی ہے۔ بعض ممالک ترقی کی انتہا کو چھو گئے ہیں جبکہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھوک اور افلاس کی وجہ سے مر رہی ہے۔ ایک طرف ہم لاکھوں ٹن خوراک سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور دوسری طرف کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کو کھانے کیلئے انتہائی مشکل کے ساتھ کچھ ملتا ہے۔ ایک طرف کروڑ پتی افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری طرف معاشرے کے بعض طبقے انتہائی غریب ہو گئے ہیں۔ ایک ایسی دنیا کے قیام کی ضرورت ہوگی جو جنگ کو ترک کر دے اور امن کی خواہاں ہو، جو سب کو ساتھ لے کر مشترکہ طور پر ترقی کرے، جو ناانصافی کے خلاف کھڑی ہو جائے اور معاشرتی انصاف کو فروغ دے۔'' (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مؤرخہ 7مارچ 2014ء)

آخر پر میں اپنی یہ معروضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک روح پرور ارشاد سے ختم کرنا چاہوں گا۔ حضور فرماتے ہیں:

''پس بہت سوچنے کا مقام ہے، بہت غور کی ضرورت ہے، بہت فکر کا مقام ہے۔ آج ہر احمدی کا کام ہے کہ حقیقی امن اور سلامتی دنیا میں پیدا کرنے کیلئے خدائے واحد پر اپنے ایمان کو پختہ کرے۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنے دلوں میں راسخ کرے کہ کوئی اور محبت اس کی جگہ نہ لے سکے۔ اسکے حکموں پر عمل کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہوئی تعلیم یعنی قرآن کریم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے۔ جب ہمارے معیار اس حد تک جائیں گے کہ قرآن کریم کا ہر حکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد ہمارے قول و فعل کا حصہ بن جائے گا تب ہی ہم دنیا کو اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا سکیں گے۔ انہیں حقیقی امن کے گُر کی نہ صرف تعلیم پیش کر کے بتائیں گے بلکہ اپنے عمل سے بھی سکھائیں گے اور یہی دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کا ذریعہ ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امن عالم کا عظیم وجود ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہی اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرنے کا ذریعہ ہے۔ بہرحال آج یہ کام مسیح موعود کی جماعت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اگر ہم نے بھی گھریلو سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک اس کے مطابق اپنا کردار ادا نہ کیا تو ہمارے امن و سلامتی میں رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے، نہ ہی ہماری نسلوں کی امن و سلامتی میں رہنے کی کوئی ضمانت ہے اور نہ ہی دنیا کے امن و سلامتی کی کوئی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جانے کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں ہمیں فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

اللہ کرے کہ دنیا خدا کے بھیجے ہوئے فرستادے کو پہچانے میں اب مزید تاخیر نہ کرے تا عافیت کا یہ حصار اُن کو بھی چھت سے ڈھانپ لے اور ان کی دائمی نجات کا موجب ہو سکے، آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

......☆......☆......☆......

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

فریضہ دعوت الی اللہ اور احمدیوں کی ذمہ داریاں

(جمال شریعت، نائب ناظر ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نور الاسلام، قادیان)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝
(حم السجدہ:34 تا36)

ترجمہ:اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے ور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی۔اورتو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اسکے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے، وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔اور باوجود ظلموں کے سہنے کے اس قسم کے سلوک کی توفیق صرف انہیں کوملتی ہے جو بڑے صبر کر نیوالے ہیں اور یا پھران کوملتی ہے جن کوخدا کی طرف سے نیکی کا ایک بہت بڑا حصہ ملا ہو۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

محترم صدر اجلاس اور سامعین کرام!دعوت الی اللہ انبیا علیہم السلام کا کام ہونے کی وجہ سے ایک عظیم الشان کام ہے۔اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں توحید خالص کے قیام کیلئے مبعوث کرتا ہے۔دنیا میں جسقدر بھی انبیاء آئے ہیں ساروں نے لوگوں کو اپنے خالق حقیقی کی طرف بلایا ہے کہ تمہارا معبود حقیقی ،خدا تعالی ہے صرف اسکی عبادت کرواور اس پر اسکے تمام تر قدرتوں اور صفات کے ساتھ ایمان لاؤ چنانچہ ہمارے سید ومولی خاتم االانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس احساس، لگن اور جانفشانی سے دعوت الی اللہ کے اس عظیم الشان فریضہ کو ادا کیا وہ آپ کی مبارک زیست کا سب سے درخشند پہلو ہے۔

سامعین کرام!جس احسن طریق پر اور بدرجہ اولیٰ یہ کام ہمارے آقاء ومولی سیدنا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اسکی نظیر نہیں مل سکتی۔آپ کا اہم منصب بطور نبی اور رسول یہی تھا۔کہ آپ اللہ کے حکم کے مطابق بنی نوع انسان کو خدا کی طرف بلائیں۔قرآن شریف میں آپ کا یہ مقام۔داعیا الی اللہ باذنہ، بیان کیا گیا ہے۔آپ ہی کائنات کے وہ بہترین وجود تھے جنہوں نے دنیا کو محض خدا کی طرف بلایا ہی نہیں بلکہ خدا کے حکموں پر خود عمل کر کے بھی دکھا دیا اور ثابت کیا کہ آپ ہی سب سے بڑھ کر خدا کے فرمانبردار ہیں۔آپ ہی تھے جنہوں نے بلغ (یعنی پیغام پہنچادو) کے حکم کی تعمیل میں حق تبلیغ ادا کر کے دکھایا۔آپ نے مخفی طور پر بھی دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا اور اعلانیہ بھی۔دن کے وقت بھی دنیا کو خدا کی طرف بلایا اور رات کو بھی۔بنی نوع انسان کا گہرا درد آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔جسکی بناء پر آپ ہر ایک کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔آپ نے غرباء اور فقراء کو بھی پیغام پہنچایا۔بادشاہوں اور امراء کو بھی دعوت حق دی۔ان کی سطوت شاہانہ سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے۔ہمیشہ قرآنی تعلیم کی تبلیغ ،حکمت اور استقلال کے ساتھ فرماتے رہے۔آپکا اوڑھنا اور بچھونا دعوت الی اللہ ہی تھا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ میں دعوت الی اللہ کا جو درد تھا اور دنیا کی ہدایت کی جو فکر تھی اسکی حد و بست کا اندازہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ ''لوگو! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (روشنی کی خاطر) آگ جلائی۔پروانے اور کیڑے مکوڑے اس پر آ آکر گرنے لگے۔وہ انہیں پرے ہٹاتا ہے مگر وہ باز نہیں آتے اور اس میں گرتے چلے جاتے ہیں۔میں بھی تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر تمہیں آگ میں گرنے سے بچانا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ دیوانہ وار اس آگ کی طرف بھاگے چلے جاتے ہو۔(بخاری)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو اسلام کے حسین پیغام کی طرف بلانے کیلئے حکمت کی تمام راہیں اختیار کیں۔بشارتیں اور خوشخبریاں دے کر بھی دعوت دی اور عذاب الٰہی سے ہوشیار کر کے اور ڈرا کر بھی دنیا کو متنبہ کیا مگر یہ سب کچھ آپ نے ہمیشہ تواضع اور عاجزی، انتہائی صبر و برداشت کے ساتھ کیا۔گالیوں کا بدلہ پیار اور نفرت کا بدلا محبت سے دیتے ہوئے اتمام حجت کیا۔

بعثت نبوی کے چوتھے سال حکم الٰہی نازل ہوا۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (الحجر:95) ترجمہ:پس خوب کھول کر بیان کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے اور شرک کرنے والوں سے اعراض کر۔وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء:215) ترجمہ:اور اپنے اہل خاندان یعنی اقرباء کو ڈرا۔اسکی تعمیل میں آپ نے کوہ صفا میں چڑھ کر تمام قبیلے والوں کو الگ الگ نام لے کر بلایا۔جب سب جمع ہو گئے تو دریافت فرمایا۔اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر جرار ہے۔جو تم پر حملہ کرنے والا ہے۔تو کیا تم مانو گے۔اس پر سب نے ایک آواز میں یہی کہا کیوں نہیں!ضرور مان لیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا۔ہمیشہ آپ کی سچائی کا تجزیہ کیا ہے لیکن جب آپ نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو سب نے یہی کہا تجھ پر ہلاکت ہو۔کیا تو نے ہم کو اس لئے جمع کیا تھا۔

جب آپ طائف والوں کو پیغام حق پہنچانے گئے تو وہاں کے لوگوں نے کچھ آوارہ اور بدمعاش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے آپ پر پتھروں کی بارش کی اور آپ کے جسم مبارک کو سرتاپا لہولہان کر دیا۔راہ خداوندی میں کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپکو پہنچائی نہ گئی ہو مگر آپ ان جملہ تکالیف کے باوجود اپنے فرائض سے غافل نہ ہوئے یہ وہ عظیم الشان ہمت اور استقلال ہے جس کی مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

چنانچہ کفار مکہ نے یہ بھی کوشش کی کہ آپ کے چچا کو سمجھا کر آپ کو تبلیغ سے روکے اور کئی طرح کی لالچ دینے کی کوشش کی مگر آپ نے واشگاف الفاظ سے دوٹوک جواب دیا کہ چچا اگر لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں اپنے کام سے باز نہ آؤنگا۔اپنے کام میں لگا رہوں گا حتیٰ کہ خدا اسے پورا کر دے۔

سامعین کرام!ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایسا پر جوش پر ولولہ اور تاریخ ساز جواب ہے جو ہم داعین الی اللہ کیلئے لائحہ عمل ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت، لالچ، شہرت و ثروت، سرداری و سروری، جاہ و حشمت ہمیں ہمارے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا ہے بلکہ ہماری دعا خدا کے حضور یہ ہونی چاہئے کہ

مجھ کو دے اِک فوق عادت اَے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاوں مَیں دیں کیلئے دیوانہ وار
وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کیلئے
شعلے پہنچے جس کے ہر دم آسماں تک بے شمار

دعوت الی اللہ میں آپ نے نہ صرف خود تکالیف برداشت کی بلکہ اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ایسے داعین الی اللہ تیار کر دیئے کہ جنہوں نے اس راہ میں نہ صرف تکالیف اٹھائیں بلکہ جان کی بازیاں لگادیں اور اس پر فخر محسوس کیا۔ایسے بے شمار واقعات سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے۔مگر خاکسار اس وقت وقت کی رعایت سے صرف ایک واقعہ داعین کے دلوں میں ایمانی حرارت پیدا کرنے کیلئے پیش کریگا۔

''قبیلہ بنو عامر کے سردار عامر بن طفیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا خود تو اسلام قبول نہیں کیا مگر کہا کہ مجھے یہ پیغام اچھا لگا ہے اگر آپ اپنے کچھ لوگ ہمارے علاقہ میں بھجوائیں تو شاید وہ لوگ اسلام قبول کر لیں گے حضور نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے خطرہ ہے ابو عامر نے کہا کہ یہ مرا ذمہ ہے۔چنانچہ اس نے جا کر اہل نجد کو بتا دیا کہ محمدؐ کے ساتھوں کو میں نے پناہ دی ہے۔یہ ستر حفاظ قرآن تھے جو دن کو قرآن اور نماز پڑھتے اور رات کو عبادت کرتے تھے۔اُن کے امیر حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ نے جب بنی سلیم کو پیغام پہنچایا اور رسول کریم کا سلام خط دیتے ہوئے کہا کہ اے اہل بیر معونہ میں تمہاری طرف رسول اللہ کا نمائندہ ہو کر آیا ہوں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔اس دوران ایک شخص نے پیچھے سے آ کر نیزہ مارا ان کی گردن سے خون کا پھوارہ نکلا اس بہادر داعی الی اللہ نے فزت رب الکعبہ کا نعرہ لگایا کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔کعبہ کے ربّ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔اور اپنے خون کو ہاتھوں میں لیا اور اپنے چہرہ اور سر پر چھنٹا مارا بعد ازاں ان کے ساتھیوں پر بھی حملہ کر دیا گیا اور اس میدان میں ستر داعین الی اللہ نے جام شہادت نوش کیا۔(بخاری)

سامعین کرام!شب و روز کی کوششوں محنت، لگن دعا صبر و استقلال ایثار و قربانی کے نتیجہ میں آپ کے ذریعہ وہ عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا کہ

جسکا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کیلئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کردی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118)

نیز فرماتے ہیں: ’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔‘‘

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 10، 11)

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دین کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنی رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

سامعین کرام! آج، آقا و مطاع سیدنا حضرت رسول پاک کی کامل اطاعت اور پیروی میں دعوت و تبلیغ کا مقدس فریضہ بطور خاص جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ ماہ اپریل 1883ء کو بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ ایک عالی شان بادشاہ کا خیمہ لگا ہوا ہے اور دنیا کی قسمت کے فیصلے کئے جا رہے ہیں آپؑ فرماتے ہیں میں اس وقت اس دفتر میں محافظ یا نگران کے طور پر موجود ہوں اور جیسا کہ دفتر میں بہت سی فائیلیں پڑی ہوتی ہیں وہاں بھی موجود ہیں۔ اتنے میں ایک اردلی یا کارندہ دوڑتا ہوا آتا ہے اور کہتا ہے کہ مسلمانوں کی فائل پیش کرنے کا حکم ہے۔ وہ جلدی سے نکالو آپ فرماتے ہیں کہ یہ خواب بتاتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ پورے طور پر مسلمانوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہے اور اسی غرض سے اس نے اس دور میں اپنے پیغام کے ساتھ اپنے مسیح و مہدی کو دنیا میں بھیجا ہے۔

سامعین کرام! اصلاح کی آواز جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک اہم کام قرار دے رہے ہیں، ساتھ ساتھ اپنی جماعت کو بھی شامل فرما رہے ہیں۔ یہ وہی آسمانی آواز ہے جسے آپ تمام دنیا کی اصلاح کیلئے لیکر آئے اور جسکا شروع میں تلاوت کی گئی آیت میں ذکر ہے۔ وہ آواز جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتی ہے وہ آواز جو وقت کی سب سے اہم آواز ہوا کرتی ہے۔ اور بدنوا دشمنوں کی آواز کو بہت پیچھے چھوڑتے ہوئے شش جہت میں پھیل جاتی ہے۔ وہ آواز جس کی تائید کیلئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اسے زمین کے کنارون تک پہنچانے کے سامان کرتے ہیں وہ آواز جس کو دبانے کا زعم لیکر اٹھنے والے بگولے خاک بنا دیئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ ابراہیمی دور کے نمرود ہوں یا موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون یا ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے عتبہ شیبہ ابوجہل یا ابولہب ہوں یا آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے ڈاکٹر ڈوئی، پنڈت لیکھرام یا عبداللہ آتھم ہوں۔

سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعوت الی اللہ کے جام پیئے۔ اپنی تحریر و تقریر وعظ و نصیحت میں خالق حقیقی کے عرفان کے دریا بہا دیئے اور مخلوق خدا کو شرک کی دلدل سے نکال کر حقیقی دولت ایمان عطا کی۔ چنانچہ تبلیغی کاوشوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ سپوت بھی عطا فرمائے کہ جنہوں نے اس اہم فریضہ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ حتی کہ عزیز جانیں دینے سے بھی دریغ نہیں کیں۔ حضرت شہزادہ عبد اللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی استقامت اور بہادری کے ساتھ اپنا خون دے کر کابل کی سر زمین کو اپنی وفا کے رنگوں سے رنگین کیا مگر حق کو نہ چھوڑا حضرت حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ ’’اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔‘‘ (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 36)

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

سامعین کرام! احمدی آج بھی اپنے لہو سے اس کہکشاں کو مزین کر رہے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ترتیب دی تھی۔

11رجنوری 2023ء کی رات کو آسمان نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ آج معلوم ہوتا ہے کہ ڈوری کے مقیموں میں حضرت بلال، سمیہ، یاسر، خبیب، حرام بن ملحان اور عبد اللطیف کی روحیں جاگزیں ہو چکی ہیں۔ حضرات! بر اعظم افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں 11 جنوری کو عشاء کے وقت 9 بزرگوں کو مسجد کے صحن میں باقی نمازیوں کے سامنے اسلام احمدیت سے انکار نہ کرنے کی بنا پر ایک ایک کر کے شہید کر دیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 20رجنوری 2023ء میں ان شہادتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

یہ احمدیت کے چمکتے ستارے ہیں، اپنے پیچھے ایک نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں اور نسلوں کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھائے۔ دشمن سمجھتا ہے کہ ان کی شہادتوں سے وہ اس علاقہ میں احمدیت ختم کر دیگا لیکن انشاء اللہ پہلے سے بڑھکر احمدیت یہاں بڑھے گی اور پنپے گی۔

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کردیگا
وہ ہر سو احمدی ہی احمدی آباد کردیگا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کمرہ میں بیٹھے تھے اور آپ کسی کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے کہ دروازہ پر کسی شخص نے خوب زوردار دستک دی آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں جا کر معلوم کروں کہ کون ہے اور کس غرض سے آیا ہوا ہے میں نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مولوی سید احسن امروہی صاحب نے بھجوایا ہے کہ حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی جائے آج فلاں شہر میں ان کا ایک غیر احمدی مولوی سے مناظرہ ہوا ہے اور انہوں نے اس کو شکست فاش دی اس کو بہت رگیدا اور وہ مولوی بالکل لاجواب ہو گیا۔ حضرت مفتی صاحب بیان کرتے ہیں جب میں نے یہ سارا واقعہ حضور کے سامنے بیان فرمایا تو حضور یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ ان کا اس طرح دروازہ کھٹکھٹانے سے اور فتح کا اعلان کرنے سے میں یہ سمجھا تھا کہ شاید وہ یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔

چنانچہ امریکہ میں آپ علیہ السلام ہی کے ذریعہ پہلا شخص جان الیگزنڈر رسل ویب صاحب حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ بعد ازاں دشمن اسلام جان الیگزنڈر ڈوئی اور اسکے مشن کی عبرتناک تباہی کے جلالی نشان نے جدید دنیا میں آپ کی دھوم مچادی حضور علیہ السلام کی تحریرات کے انگریزی تراجم رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ آپ کی زندگی میں ہی مشرقی و مغربی ممالک میں پہنچ گئے اور دنیا کے مفکروں اور دانشوروں نے ان پر خراج تحسین ادا کیا۔

1893ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص الہامی قوت سے التبلیغ کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں ایک خط لکھا جس میں آپ نے ہندوستان، عرب ایران ترکی مصر اور دیگر ممالک کے پیرزادوں سجادہ نشینوں زاہدوں صوفیوں اور خانقاہ نشینوں تک پیغام حق پہنچایا۔ التبلیغ کے متعلق ایک عرب فاضل نے کہا کہ ’’اسے پڑھ کر ایسا وجد طاری ہوا کہ دل میں آیا کہ سر کے بل رقص کرتا ہوا قادیان پہنچوں‘‘ اور طرابلس کے مشہور عالم السید محمد سعید

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے
اِس بات کو کبھی اپنے دل سے محو نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کے حضور اخلاص اور راستبازی کی قدر ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 371، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہیے
بلکہ زیادہ تر دعا سے کام لینا چاہیے اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہیے۔

(ملفوظات، جلد اول صفحہ 7، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

شامی نے اسے پڑھتے ہی بے ساختہ کہا کہ واللہ ایسی عبارت عرب نہیں لکھ سکتا اور اسی سے متاثر ہو کر آپ نے بیعت بھی کر لی۔

اسی طرح آپ علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملکہ وکٹوریہ کو بھی اس طرز پر دعوت اسلام دی جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں بادشاہ قیصر و کسریٰ کو دی تھی آپ نے دیگر نصائح کے علاوہ یہ بھی فرمایا تھا کہ یا ملکۃ الارض اسلمی تسلمین، اَے ملکہ مسلمان ہو جا کہ تو اور تیری سلطنت محفوظ رہے گی ملکہ کو جیسے ہی یہ خط ملا ملکہ نے شکریہ کا خط لکھا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ حضور اپنی تمام تصانیف انہیں بھجوائیں اور آخر عمر میں ملکہ کو اسلام سے خاص محبت ہوگئی اور وہ حضور صلعم کا نام بڑی ہی عظمت سے لیا کرتی تھی۔

سامعین! آپ کی زندگی کا ہر سانس داعی الی اللہ کی حیثیت میں گزرا۔ حتی کہ دشمن کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کیلئے ہر ذریعہ اختیار فرمایا: ولیم کیش. ڈی. ایس. او.او. بی. ای. اپنی کتاب Expansion of Islam میں لکھتا ہے:

’’احمدیہ فرقہ کے بانی ایک نہایت کامیاب مبلغ ثابت ہوئے اور انہوں نے موجودہ زمانے کی ہر سہولت کو استعمال کیا۔ اخبارات، رسالے اور میگزین جاری کئے اور بہت زیادہ لٹریچرز پیدا کیا......اسلام نہ صرف سربلندی حاصل کر رہا ہے بلکہ ساری دُنیا کے مذاہب کو چیلنج دے رہا ہے۔‘‘

بانئ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغی مساعی اور اسکے نتیجہ میں حاصل ہونے والی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی کتاب دعوت الامیر صفحہ 256 میں فرماتے ہیں:

’’آخر وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے کہا تھا وہ شخص جو تن تنہا ایک تنگ صحن میں ٹہل ٹہل کر اپنے الہامات لکھ رہا تھا اور تمام دنیا میں اپنی مقبولیت کی خبریں دے رہا تھا، حالانکہ اس وقت اُسے اسکے علاقے کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے باوجود روکوں کے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے اٹھا اور ایک بادل کی طرح گرجا......تمام آسمان پر چھا گیا ہندوستان میں وہ برسا، افغانستان میں وہ برسا عرب میں وہ برسا، مصر میں وہ برسا سیلون میں وہ برسا، بخارا میں وہ برسا، مشرقی افریقہ میں وہ برسا جزیرہ ماریشس میں وہ برسا جنوبی افریقہ میں وہ برسا مغربی افریقہ کے ممالک، نائیجیریا، گولڈ کوسٹ، سیرالیون میں وہ برسا، آسٹریلیا میں وہ برسا، انگلستان اور جرمن اور روس کے علاقوں کو اس نے سیراب کیا اور امریکہ میں جا کر اس نے آب پاشی کی۔ آج دنیا کا کوئی برا اعظم نہیں نہیں جس میں مسیح موعود کی جماعت نہیں اور کوئی مذہب نہیں جس میں سے اس نے اپنا حصہ وصول نہیں کیا مسیحی ہندو، بدھ، پارسی، سکھ، یہودی سب قوموں میں سے اسکے ماننے والے موجود ہیں اور یورپین، امریکن افریقن اور ایشیا کے باشندے اس پر ایمان لائے ہیں۔ اگر جو کچھ اس نے قبل از وقت بتا دیا تھا اللہ تعالیٰ کا کلام نہ تھا تو وہ کس طرح پورا ہو گیا؟ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ وہ یورپ اور امریکہ جو اس سے پہلے اسلام کو کھا رہے تھے مسیح موعود کے ذریعے سے اب اسلام اُن کو کھا رہا ہے...... وہی اسلام جو دوسرے فرقوں کے ہاتھ سے شکست پر شکست کھا رہا تھا اب مسیح موعود کی دعاؤں سے دشمن کو ہر میدان میں نیچا دکھا رہا ہے اور اسلام کی جماعت کو بڑھا رہا ہے۔

فالحمد للہ ربّ العالمین، بلکہ آج تو یہ حال ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا کے 216 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ گویا کہ آج عالم احمدیت پر سورج غروب نہیں ہو رہا ہے۔ (الحمد للہ)

آسماں پر دعوت حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

سامعین کرام! دعوت الی اللہ کے مقدس فریضہ کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’کیا بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اسکا ایک خدا ہے جو ہر اک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اَے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں اور کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21، 22)

سامعین کرام! دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تڑپ ملاحظ فرمائیں۔ فرمایا:

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور پھر اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 391)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں جوش دعوت الی اللہ کو لئے ہوئے احباب جماعت کو کس ولولہ انگیز رنگ میں اس میدان عمل میں کود جانے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا:

’’اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اَے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آواز اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔‘‘ (سیر روحانی)

نیز فرمایا: ’’پس دعوت الی اللہ میں کامیابی کیلئے اپنے دل میں قلب میں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ دیکھو نبی جو کامیاب ہوتے ہیں وہ بحثوں سے نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود کہاں ہر جگہ بحث کرتے پھرتے تھے بلکہ انبیاء کو انکا احساس کامیاب کرتا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ رسول کریم صلعم کی نسبت فرماتا ہے ’’لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ‘‘ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ جوش کہ لوگ مومن ہو جائیں اس قدر بڑھ گیا کہ قریب ہے اپنی جان کو نقصان پہنچا لیں۔ اس سے اندازہ لگا لو کہ آپ کے دل میں کس قدر درد پیدا ہو گیا تھا۔ دعوت الی اللہ میں کامیابی کا گر یہی ہے کہ انسان اس درد کو لے کر نکلے اور یہ عزم ہو کہ لوگوں کو منوا لینا ہے۔ جب کوئی اس طرح نکلتا ہے تو بڑی بڑی باتیں منوا لیتا ہے اور جو لوگ اس رنگ میں نکلتے ہیں ان کے متعلق دیکھا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ عالموں کی نسبت جن کے مباحثوں میں لوگ واہ واہ کرتے ہیں زیادہ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ پس جب داعی کے دل میں یہ احساس ہو کہ کیوں لوگ حق کی طرف نہیں آتے کیوں گمراہ ہیں اس میں کامیاب ہوگا۔ دعوت میں کامیابی کا یہ ایک ہی گر ہے اسکے بعد کسی نصیحت کی ضرورت نہیں۔ باقی نصیحتیں تو ہوتی رہتی ہیں۔‘‘

(الفضل 29/جنوری 1924ء)

اسی طرح آپنے اپنے ایک خطبہ 24/جولائی 1953ء میں فرمایا کہ......جن کے ساتھ خدا کا تعلق ہو، جو اپنے نیک نمونہ سے لوگوں کے دلوں کو گھائل کر چکے ہوں، جو اپنی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے لوگوں کا اعتماد حاصل کر چکے ہوں، جو اُٹھتے اور بیٹھتے شرافت اور دیانت کا ایک مجسمہ ہوں، ان کا ہر قدم تبلیغ ہوتا ہے، انکا ہر لفظ تبلیغ ہوتا ہے۔ ان کی ہر حرکت تبلیغ ہوتی ہے۔ ان کا ہر سانس تبلیغ ہوتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت لوگوں کو ان کے نیک اثر سے محروم نہیں کر سکتی۔ وہ لوگ جو ان کی بات سننا تک گوارا نہیں کرتے، وہ لوگ جو ان کی شکل دیکھ کر بھاگنا چاہتے ہیں وہ بھی ان کے نمونہ کو دیکھ کر ان کے پاؤں پکڑ کر برکت حاصل کرنے کے خواہشمند ہو جاتے ہیں پس اپنے نمونہ اور عمل سے اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ تم اپنی ذات میں ایک مجسمہ تبلیغ بن جاؤ جس طرح سورج کو دیکھنے کے بعد انسان کیلئے کسی دلیل کی احتیاج باقی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے امام الصلوٰۃ سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن سبق الامام برکوع)

طالب دعا: سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو، زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

(ابن ماجہ باب فی الایمان)

طالب دعا: شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

نہیں رہتی اسی طرح جب کوئی شخص تم کو دیکھے تو وہ یہ یقین ہی نہ کرے کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے ......پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ دنیا تمہارے پیچھے چلنے پر مجبور ہو، دنیا تم سے محبت کرنے پر مجبور ہو، دنیا تمہارے سایہ عاطفت میں پناہ لینے پر مجبور ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں:

''تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا احمدی کے سینوں میں یہ لو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہوگی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔'' (خطبہ جمعہ 12/اگست 1983ء، خطبات طاہر، جلد2، صفحہ 422)

سامعین کرام! حضور صلعم کا وہ صفا میں چڑھ کے سب کو جمع کر کے یہ بتانا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم یہ بات مان لوگے اسکے جواب میں سب کا یہ کہنا کہ ہاں ہم مان لیں گے کیوں کہ ہمیشہ ہم نے آپ صلعم کو سچا پایا ہے، یہ واقعہ ہم داعین کیلئے لائحہ عمل ہے کہ ہم ایسے ہو جائیں کہ ہم جنکو دعوت دیتے ہیں وہ ہمیں سچا اور دیانتدار مانیں۔

بلاشبہ فتح مکہ کے دن فتح حاصل ہونے کے بعد سب کو معاف کردینا ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اسلام صلح، آشتی، عفو درگزر، خیر خواہی سے دلوں کو جیتتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز میلوں میں جا کر تبلیغ کرنا ہمیں یہ بتاتا ہے کہ آج ہمیں حکمت عملی سے اور حسب طریق مختلف شہروں اور بازاروں میں بک فیئرز جو ہر سال منعقد کئے جاتے ہیں اور جہاں جماعتی بک اسٹالز بھی لگائے جاتے ہیں وہاں، ہم جملہ داعین کو پوری تیاری سے بھر پور حصہ لینے کی ضرورت ہے۔

معاندین اسلام، سرکردہ روسائے قریش کا آپ کو طرح طرح کی لالچ دینا اور آپ صلعم کا ان پیشکش کو ٹھکرا دینا ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم اپنے مقصود پہ ہمیشہ ڈٹے رہیں گے اور جب تک پوری دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم نہ ہو جائے تب تک ہر طرح کی قربانی پیش کرتے چلے جائیں گے۔

آواز آرہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

فونوگراف کی ایجاد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قدر خوش تھے اور ایک تبلیغی نظم بھی آپنے لکھی اور اسکو تبلیغ کا بھاری و موثر ذریعہ بنا دیا۔

سامعین! آج سائنس اور ٹکنالوجی نے بہت ترقی کر لی ہے۔ قسما قسم کی جدید سہولیات میسر ہیں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم داعین ان موجودہ سہولیات کو بروئے کار لاتے ہوئے تبلیغی مہمات کو مزید تیز کریں۔

آج خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور ارشادات کے عین مطابق، پیس سمپوزیم، بک فیئر اور سیمینارز منعقد کرنا، سوشل میڈیا کے مروجہ پلیٹ فارمز مثلاً یوٹیوب، فیس بک، واٹس ایپ، ٹیوٹر اور لنک ڈین کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی پرامن و زندگی بخش تعلیم کو پوری دنیا میں پھیلانے کے مقدس جہاد میں عملاً شامل ہونا نہ صرف اپنے فرض منصبی کو ادا کرنا ہے بلکہ آج ہر احمدی کی حقیقی سعادت اور خوش بختی اسی میں ہے کہ وہ کامیاب داعی الی اللہ بن جائے۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا الٰہی نوید کی تکمیل میں آج بفضلہ تعالیٰ خلافت کی برکت سے جماعت کی تبلیغی مساعی کا جال ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں ہر ممکنہ ذرائع سے دعوت الی اللہ کا پیغام نہ پہنچایا جا رہا ہو اور مسلمانوں کی رفعت و سربلندی کیلئے شبانہ روز کوششیں جاری نہ ہوں۔ مشرق ہو یا مغرب شمال ہو یا جنوب جزائر ہوں یا براعظم ہر کہیں حضرت مسیح موعودؑ کے خدام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ کے اس آخری مکمل و اکمل پیغام کو جس کو اُس نے اپنے پیارے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا تھا دلوں میں اُتارنے میں مصروف عمل ہیں۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں
(کلام محمود)

سامعین کرام! آج جب ہم دنیا کے کسی بھی خطہ پر نظر دوڑاتے ہیں ہر طرف حضرت انسان بے چینی اور بدامنی کا شکار ہے۔ کہیں مشرق و مغرب کا جھگڑا ہے۔ کہیں شمال اور جنوب ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔ جدھر دیکھو فتنہ و فساد، ماردھاڑ ظلم وتشدد کا بازار گرم ہے اور نفرتوں کی دیوار سینہ تان کر کھڑی ہے۔ عورتوں اور بچوں کا مستقبل مسلسل خطرہ کی گھنٹی بجا رہا ہے۔ ہر گھر اور ہر ملک ایک ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ غرض قتل وغارت اور آدم کشی کا عمل اس قدر ہو رہا ہے جس کے سننے سے انسان کے حواس معطل ہوتے ہیں بیداری اور خواب کی تمیز یکسر مٹ جاتی ہے۔ چنگیز خان اور بخت نصر نے بھی دنیا کے حالات بگاڑے تھے۔ نپولین اور ہٹلر نے بھی نظام امن کو تہ و بالا کیا تھا۔ مگر اس وقت دنیا میں جس قدر تباہی و بربادی کا عالم ہے اس سے ان تمام مظالم کی داستان بھی شرماتی ہے۔ دنیا عین تباہی کی کگار پر کھڑی ہے۔ ہر سو جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر مدبر دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے بے چین اور پریشان نظر آرہے ہیں۔

ایسے حالات میں احمدیت دنیا کو بلاکتوں سے بچانے کا آخری ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہم داعین و ہر احمدی کو فریضہ دعوت الی اللہ کی طرف خوب توجہ کرنی ہو گی۔ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''دنیا تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے اس کو تباہی سے بچائیں۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کیلئے داعی الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگیٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے بلکہ اپنی جماعتوں کی ایسی منصوبہ بندی کریں کہ ہر احمدی اللہ کے پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔''
(الفضل 8/جون 2004ء)

حضرات! وہ لوگ جن تک ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام نہیں پہنچا یا صد ہا نشان دیکھنے کے باوجود ابھی تک اس داعی کی آواز پر لبیک نہیں کہا ہے۔ ایسے تمام لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''اے عقلمندو میرے کاموں سے مجھے پہچانو اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو بدظنیاں چھوڑو۔ بد گمانیوں سے باز آجاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم رب العزت سے پوچھوگے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔'' (سراج منیر، روحانی خزائن جلد12، صفحہ7)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

آخر میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد پیش کر کے میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

10 رمئی 2013ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''پس دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دین واحد پر جمع کرنے کیلئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تبلیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا، اور دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا اور تیسرے دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنا۔ پس آج ہر احمدی اور ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔''

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کماحقہ فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اگر دِل میں تمہارے شر نہیں ہے ✿ تو پھر کیوں ظنِّ بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظنِّ بد رکھتا ہے عادت ✿ بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

گمانِ بد شیاطیں کا ہے پیشہ ✿ نہ اہلِ عفّت و دیں کا ہے پیشہ
تمہارے دِل میں شیطاں دے ہے بچے ✿ اسی سے ہیں تمہارے کام کچے

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

شہدائے احمدیت کی عدیم المثال قربانیاں

(حمید اللہ حسن، امیر ضلع و مبلغ انچارج حیدر آباد)

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ
وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ
الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قابل احترام صدر مجلس معزز سامعین! خاکسار آج اس بابرکت موقع پر شہداء احمدیت کی عدیم المثال قربانیوں کا ذکر کرے گا۔ انشاء اللہ

اسلام میں شہداء کا بہت بلند مرتبہ بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ (البقرۃ:155) اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

مولیٰ کے حضور خیر پانے کے بعد سوائے شہید کے اور کوئی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا۔ شہادت کی فضیلت کی وجہ سے شہید ایسا چاہتا ہے۔ حدیث میں ذکر ہے کہ شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر پڑنے سے قبل ہی شہید کو بخش دیا جاتا ہے۔ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ جب جب دنیا کی ہدایت کیلئے انبیاء دنیا میں آتے رہے تب تب زمانے کے فرعونوں اور نمرودوں نے ان پاک وجودوں اور ان کے متبعین سے نہ صرف استہزا کیا بلکہ ان کی پاک جماعتوں کو مٹانے کیلئے ہر قسم کے ظلم کو روا رکھا اور ظلم اور بربریت کی ایسی داستانیں رقم کیں جس کے ذکر سے آج بھی روح کانپ اٹھتی ہے۔ آگ میں ڈالکر جلانے کی کوشش کی گئی۔ سر پر آرا رکھ کر جسم کے دو ٹکڑے کئے گئے۔ دونوں ٹانگیں اونٹوں سے باندھ مختلف سمت میں دوڑا کر جسم کو چیر دیا گیا۔ کبھی حضرت سمیہؓ جیسی غریب خاتون کی شرم گاہ پر نیزہ مار کر شہید کیا گیا۔ تو کبھی حضرت حمزہؓ کا کلیجہ کچا چبایا گیا۔ کبھی بئر معونہ تو کبھی کربلا کا میدان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: شہیدوں کی خون ہی میں قوموں کے حیات کا راز مضمر ہے۔ آب حیات کے قصے آپ نے سنے ہیں ہر دوسرا قصہ جھوٹ ہے مگر شہیدوں کا خون یقیناً آب حیات کا حکم رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ (فتح اسلام، صفحہ 11)

معزز سامعین! فرزندان احمدیت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو لفظاً لفظاً پورا کیا اور اسلام کی زندگی کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ آج روئے زمین پر یہ سعادت مندی صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کی عملی تصویر بنتے ہوئے نہ صرف ہمیشہ کی زندگی حاصل کر رہے ہیں بلکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق اس سعادت مندی کے منتظر ہیں فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ (الاحزاب:24)

پیارے بھائیو!

کن شہدا کا ذکر کروں۔ افغانستان کے شہداء کا ذکر کروں یا امریکہ کے ہندوستان کے شہداء کا ذکر کروں یا پاکستان کے بنگلہ دیش کے شہداء کا ذکر کروں یا انڈونیشا، سری لنکا اور برکینا فاسو کے۔ الغرض شہداء احمدیت نے دنیاء کے ہر خطے میں اپنے خون سے احمدیت کی چمن کی آبیاری کی۔ اس مختصر وقت میں تمام شہداء کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ ممکن نہیں۔ خاکسار اپنی عاجزی کا اقرار کرتے ہوئے چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کریگا۔ وباللہ توفیق۔

(حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید کابل رضی اللہ عنہ)

معزز سامعین!

آیئے آج اس مجلس کو قوموں کی حیات کیلئے جان کے نذرانے پیش کرنے والے معصوم شہیدوں کے نام کریں۔ شہداء احمدیت کی قربانیوں کا یہ سلسلہ مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ سے شروع ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1884ء میں الہام ہوا ''شاتان تذبحان و کل من علیھا فان'' اسکی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائیگا یعنی ہر ایک کیلئے قضاء وقدر پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں۔ (تذکرہ، صفحہ 69)

مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید رضی اللہ عنہ افغانستان کے رہنے والے تھے۔ حضرت صاجزادہ عبدالطیف صاحب رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ صاجزادہ عبداللطیف صاحبؓ نے مولوی عبدارحمٰن صاحبؓ کو 1900ء میں اپنا بیعت کا خط دیکر قادیان روانہ فرمایا۔ جب آخری بار قادیان سے آپ واپس کابل تشریف لے گئے تو کسی نے امیر کابل سے ان کی شکایت کی کہ یہ بغیر اجازت کے قادیان گئے اور مسیح موعود پر ایمان لائے۔ اس پر بادشاہ نے انہیں قید کیا اور مولویوں کے سپرد کیا اور مولویوں نے کفر کا فتویٰ لگایا اور قتل کی سزا سنائی۔ اس پر آپ کو قید کر لیا گیا اور قید کے دوران ہی آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر گلا گھونٹ کر شہید کیا گیا۔ آپؓ کی شہادت 1901ء میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 23/اپریل 1999ء)

(حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ)

اگلا ذکر سیّد الشہداء کا ہے۔ شہزادہ حضرت عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ افغانستان کے بہت بڑے عالم دین اور مانے ہوئے بزرگ تھے۔

آپ کو شاہان کابل کے دربار میں بہت عزت کا مقام حاصل تھا۔ آپؓ 1902ء میں قادیان تشریف لے آئے تھے اور چند ماہ قیام فرمایا۔ آپ سے پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی میں اور اپنے دعوی کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کیلئے ممکن نہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 10)

جب آپ قادیان سے اپنے وطن پہنچے تو امیر نے دھوکہ سے صاجزادہ صاحب کو کابل بلالیا۔ جب امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے امیر نے کراہت کا اظہار کرتے ہوئے حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد امیر کے حکم پر صاحبزادہ صاحب کو تقریباً 70 کلو وزنی زنجیر، ہتھکڑی اور بیڑیاں پہنا دی گئیں اور اس دردناک حالت میں مولوی صاحب کو چار مہینے تک قید میں رکھا گیا۔ اس عرصے میں کئی دفعہ آپؓ کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جائے گی۔

اس پر شہید مرحوم نے فرمایا: ''یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پالیا۔ اس لئے چند روزہ زندگی کیلئے مجھ سے بے ایمانی نہیں ہوگی کہ میں اس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کیلئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں مگر حق میرے ساتھ جائے گا۔''

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 52)

جس پر امیر نے اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور پھر امیر نے حکم دیا کہ ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈال دی گئی۔ تب اس رسی کے ذریعہ شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے جایا گیا۔

راستے میں شہید مرحوم بہت جلد جلد اور خوش خوش جا رہے تھے۔ ایک مولوی نے پوچھا آپ اتنے خوش کیوں ہیں اور کیوں ایسی جلدی کر رہے ہیں ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں اور ابھی آپ سنگسار ہونے کو ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''یہ ہتھ کڑیاں نہیں ہیں بلکہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا زیور ہیں اگر چہ سنگسار ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے مولیٰ سے مل جاؤں گا۔'' (شہید مرحوم صاجزادہ عبدالطیف چشم دید واقعات سید احمد نور کابلی صاحبؓ)

جب مقتل پر پہنچے تو شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ آپ کمر تک زمین میں گاڑ دیئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچالیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقع ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اہل وعیال

پر رحم کر۔

’’شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیوں کر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال اور اطفال کیا چیز ہیں جن کیلئے ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہر گز نہیں ہوگا اور میں حق کیلئے مروں گا‘‘ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو۔

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 59)

تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا۔ جس سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی اور بعد اسکے بد قسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس بد بخت امیر کی پیروی میں ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ (خطبہ جمعہ 23؍اپریل 1999ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا اس نے دنیا اور اسکے تعلقات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبد اللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ (ملفوظات، جلد 6 صفحہ 255 ایڈیشن 1984ء)

آپ علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرمایا:

’’ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کیلئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اے عبد اللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔‘‘

(روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں کہ اے ہمارے آقا تیرے بعد تیری جماعت انہی راستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو راستے صاجزادہ عبد اللطیف شہید نے ہمارے لئے بنائے تھے۔ گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہیں راہوں پر چل رہے ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 23؍اپریل 1999ء)

سینچا ہے شہیدوں نے لہو دے کے چمن کو
ہر قصر وفا ایسے ہی تعمیر ہوا ہے

(مکرم افضل کھوکھر صاحب شہید)

(مکرم اشرف کھوکھر صاحب شہید)

معزز سامعین! شہداء احمدیت کی لازوال اور عجوبہ روزگار قربانیوں سے جماعت کی صد سالہ تاریخ معطر ہے۔

1974ء میں ظالم حکومت کی آرڈننس پر پورے پاکستان میں احمدیت کے خلاف مخالفت کا طوفان برپا ہوا۔ احمدیوں کے گھر جلائے گئے لوٹے گئے اور احمدیوں کو شہید کیا گیا جن میں مکرم افضل کھوکھر صاحب اور اشرف کھوکھر صاحب باپ اور بیٹے بھی تھے جن کو کیم جون کو گوجرانوالہ میں شہید کیا گیا۔

گھر کی عورتوں کو محفوظ جگہوں پر پہنچانے کے بعد دونوں گھر پر ہی تھے کہ جلوس نے حملہ کیا۔ اور انہیں دردناک طریقے سے مارا گیا۔ چھرے مارے گئے۔ انتڑیاں باہر نکل آئیں پھر اینٹوں سے سر کوٹے گئے اور آخری وقت سسکتے ہوئے جب بیٹا پانی مانگ رہا تھا تو گھر پر جو عمارت کیلئے ریت پڑی تھی وہ شہید کے منہ میں ڈال دی گئی اور اس طرح پہلے بیٹے کو باپ کے سامنے کچل کچل کر مار دیا گیا۔ پھر باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اب بھی ایمان لاؤ اور مرزا غلام احمد قادیانی کو گندی گالیاں دو۔ (نعوذ باللہ)

افضل کھوکھر صاحب کو بخوبی علم تھا۔

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

شہید مرحوم نے جواب دیا کہ ’’کیا تم مجھے اپنے بیٹے سے ایمان میں کمتر سمجھتے ہو جس نے میرے سامنے اس بہادری سے جان دی ہے۔ جو چاہو کر لو، اس سے بدتر سلوک مجھ سے کرو مگر اپنے ایمان سے متزلزل نہیں ہوں گا۔‘‘

اس پر ان کو اسی طرح نہایت دردناک عذاب دیکر شہید کیا گیا اور دونوں کی نعشیں تیسری منزل سے گھر کے نیچے پھینک دی گئیں اور سارا دن کسی کو اجازت نہ تھی کہ وہ ان کی نعش کو اٹھا سکے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 18 جون 1999ء)

(مکرم مرزا غلام قادر صاحب شہید)

اگلا ذکر خاکسار خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے شہید کا کرنا چاہتا ہے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو 1904ء کو الہام ہوا ’’غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا‘‘

مرزا غلام قادر صاحب کو 14؍اپریل 1999ء کو شہید کیا گیا تھا۔ شہید مرحوم کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہ راست ذریت کی تیسری نسل سے ہے۔ غلام قادر شہید حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور قدسیہ بیگم صاحبہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ نہایت محنتی، خاموش طبع اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔

معزز سامعین! دراصل ظالموں کی یہ کوشش تھی کہ غلام قادر صاحب کو ایک کار میں ڈال کر اس میں جدید اسلحہ بھر کر کار سمیت جلا دیا جائے تا کہ کار سے یہ اسلحہ ملتا تو جماعت پر الزام لگتا کہ سارے پاکستان میں جو خطرناک اسلحہ تقسیم ہو رہا ہے اور بدمعاشیاں کی جارہی ہیں یہ جماعت احمدیہ کروا رہی ہے۔ شہید مرحوم کو سمجھ آ گئی کہ یہ ایک بہت خطرناک سازش ہے جس کے بد اثرات جماعت پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ آخر دم تک ان سے لڑتے رہے اغوا کا منصوبہ ناکام کر دیا اور سڑک پر باہر نکل کر ان کی گولیوں کا نشانہ بننا قبول کر لیا تا کہ جماعت احمدیہ اس سازش کے بد اثرات سے محفوظ رہے۔ اگر ظالم کامیاب ہوتے تو بے شمار احمدی معصوموں کی جانیں ان کے رحم و کرم پر ہوتیں، جو رحم و کرم کا نام تک نہیں جانتے۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ 16؍اپریل 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’قیامت تک شہید کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگاتا رہیگا مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی میں اسکی خوبیوں پر گہری نظر رکھتا تھا۔ گویا میری آنکھوں کا تارا تھا، مجھے صرف ایک حسرت ہے کہ کاش کبھی لفظوں میں اسے بتا دیا ہوتا کہ اے قادر تم مجھے کتنے پیارے ہو۔ کبھی آج تک ناز اور غم کے جذبات نے مل کر میرے دل پر ایسی یلغار نہیں کی جیسے قادر شہید کی شہادت نے کی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16؍اپریل 1999ء)

اے شہید تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور ہم سب ایک دن آ کر تجھ سے ملنے والے ہیں۔ زندہ باد غلام قادر شہید پائندہ باد۔ (خطبہ جمعہ 16؍اپریل 1999ء)

(شہدائے لاہور)

اب میں شہداء لاہور کے متعلق چند اقتباسات پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لاہور کے تعلق سے 13؍دسمبر 1900ء کو الہام ہوا۔

’’لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں‘‘

’’لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں‘‘

28؍مئی 2010ء جمعۃ المبارک کا دن تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس دن دشمنوں نے لاہور کی دو مساجد پر حملہ کر کے 80 سے زائد احمدیوں کو شہید کیا۔ ان کی شہادت کے مرتبہ نے ثابت کر دیا کہ وہ یقیناً پاک ممبر اور پاک محب تھے اس دردناک واقعہ کے ذکر سے خاکسار عاجز ہے۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہے کہ

بھولے گا نہ وہ لمحہ شور قیامت
پھٹتا ہے جگر لکھوں جو تفصیل شہادت
کس کس کا لہو تھا جو سر فرش عبادت
بہتا تھا اٹھائے ہوئے بار امانت
ہر قطرۂ خون سے چھلکتی تھی اطاعت
اے ملت اسلام کے معصوم شہیدو
بہتے ہوئے اشکوں سے میں دیتا ہوں سلامی
بہتے ہوئے اشکوں سے میں دیتا ہوں سلامی

ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ صبر و رضا کے پیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بے چین دین کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے گھنٹوں اپنے زخموں اور ان میں سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے۔ لیکن زبان پر حرف شکایت لانے کی بجائے دعاؤں اور درود سے اپنی اس حالت کو اللہ تعالیٰ کے حصول کا ذریعہ بناتے رہے۔‘‘

حضور مزید فرماتے ہیں: ’’پھر میں نے جب ہر گھر میں فون کر کے تعزیت کرنے کی کوشش کی تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں اور باپوں، کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ خطوط میں جذبات چھپ بھی سکتے ہیں لیکن فون پر ان کی پرعزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے مومنین کے اس رد عمل کا اظہار بغیر کسی تکلف کے کر رہے ہیں کہ انا للہ و انا الیہ راجعون ہم پورے ہوش و حواس اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ یہ ایک ایک دو دو قربانیاں کیا چیز ہیں۔ ہم تو اپنا سب کچھ اور اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کیلئے قربان کرنے کیلئے تیار ہیں کہ آج ہمارے لہو، آج ہماری قربانیاں ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہونے کا اظہار اور اعلان دنیا پر کریں گی۔‘‘

یہ عجیب قسم کے لوگ ہیں جو سب کچھ لٹانے کو

تیار بیٹھے ہیں گویا کہتے ہیں۔

دے چکے دل اب تن خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

(سید طالع احمد صاحب شہید)

اگلا شہید جن کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2021ء کوفرمایا۔

’’گزشتہ دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے بچے اور واقف زندگی عزیزم سید طالع احمد ابن سید ہاشم اکبر کی گھانا میں شہادت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔‘‘

شہید مرحوم نے 2013ء میں زندگی وقف کی پھر مختلف دفتروں میں کام کرنے کے بعد آخر پریس اور میڈیا میں ان کی تقرری ہوئی۔

سامعین! حضور انور کی مصروفیات کا ہفتہ وار پروگرام This week with Huzoor کو انہوں نے ہی شروع کیا تھا۔

23،24 اگست کی درمیانی شب mta کی ٹیم گھانا کے northern ریجن میں ریکارڈنگ کر کے Kumasi آرہی تھی کہ راستے میں سوا سات بجے کے قریب Mpaha پہنچے تھے کہ ڈاکوؤں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ سید طالع گاڑی کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کو فائرنگ میں کمر پہ دائیں طرف گولی لگی اور اندر تک دھنس گئی جس کی وجہ سے بہت سا خون بہہ گیا میڈیکل رپوٹ کے مطابق یہی جان لیوا بھی ثابت ہوا۔

عمر فاروق صاحب (جو کہ اس سفر میں شہید مرحوم کے ہمراہ تھے) نے فرمایا کہ’’طالع شہید کا سر میری ران پر تھا اور بار بار مجھ سے یہی پوچھتے تھے کہ کیا حضور کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی؟ دعا کے لئے کہہ دیا؟

خون بہت بہہ رہا تھا ان حالات میں بھی جماعتی اموال کی فکر تھی اور بتایا کہ فائرنگ کے دوران لیپ ٹاپ اور موبائل و دیگر چیزیں سیٹ کے نیچے دھکیل دی ہیں وہاں سے محفوظ کر لیں۔‘‘

اس حالت میں شہید مرحوم نے پیغام دیا:

"tell huzur that i love him, and tell my family that i love them"

پھر بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو پھر یہی الفاظ دہرانے لگے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شہید مرحوم کی اطاعت اور وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ایسے وفا شعار، خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے جماعت کو عطا فرماتا رہے۔ لیکن اس کا نقصان ایسا ہے کہ ہلا کے رکھ دیا وہ پیارا وجود، وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اس عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا تھا۔‘‘

طالع مرحوم نے ایک نظم لکھی اور شروع اس طرح کیا تھا کہ میں خلیفہ وقت سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ختم اس طرح کیا تھا کہ خلیفہ وقت سے جو مجھے پیار ہے اور محبت ہے وہ انہیں کبھی پتہ نہیں چلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:’’اے پیارے طالع! مَیں تمہیں بتا تا ہوں کہ تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتہ تھا کہ تمہیں خلافت سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ تمہارے ہر عمل سے، ہر حرکت و سکون سے، جب تمہارے ہاتھ میں کیمرہ ہوتا تھا اور میں سامنے ہوتا تب بھی، اور جب کیمرہ کے علاوہ ملتے تب بھی چاہے ذاتی ملاقات ہو، یا دفتر کے کام سے، تمہاری آنکھوں کی چمک سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ تمہارے چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔‘‘

اے پیارے طالع میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر لیا ہے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2021ء)

(شہداء برکینا فاسو)

اگلا ذکر برکینا فاسو کے شہداء کا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 جنوری 2023ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’گذشتہ دنوں براعظم افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں عشق و وفا اور اخلاص اور ایمان اور یقین سے پر افراد جماعت نے جو نمونہ مجموعی طور پر دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے اور اپنی مثال آپ ہے۔‘‘

11 جنوری کو عشاء کے وقت چار موٹر سائیکل پر آٹھ مسلح افراد مسجد میں آئے اور جماعت کے عقائد کے بارے میں سوال کئے امام ابراہیم بدیگا صاحب نے بڑی بہادری سے جواب دیئے۔ اور بتایا کہ ہم مسلمان ہیں اور آنحضرت ﷺ کو ماننے والے ہیں۔ مسلح افراد نے کہا کہ احمدی مسلمان نہیں بلکہ پکے کافر ہیں۔

پھر دہشت گردوں نے مسجد میں موجود نمازیوں میں سے 9 انصار کو لیکر مسجد کے صحن میں آگئے اور امام ابراہیم بدیگا صاحب سے کہا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

امام صاحب نے جواب دیا’’میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ جس صداقت کو میں نے پالیا ہے اس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں۔ ایمان کے مقابلہ میں جان کی حیثیت کیا ہے۔‘‘

دہشت گردوں نے امام صاحب کی گردن پر بڑا چاقو رکھا اور ذبح کرنا چاہا لیکن امام صاحب نے مزاحمت کی’’اور کہا کہ میں لیٹ کر مرنے کی نسبت کھڑے رہتے ہوئے جان دینا پسند کروں گا۔‘‘

اس پر انہوں نے امام صاحب کو گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ امام صاحب کو بے دردی سے شہید کرنے کے بعد دہشت گردوں نے خیال کیا کہ باقی لوگ خوف زدہ ہو کر اپنے ایمان سے پھر جائیں گے مگر ایک ایک شہید گرتا گیا کسی نے ذرا سی کمزوری نہ دکھائی۔ جب آٹھ افراد کو شہید کیا جا چکا تو آخر پر عبد الرحمٰن صاحب جن کی عمر 44 سال تھی وہ رہ گئے۔ عمر کے لحاظ سے سب شہداء سے چھوٹے تھے دہشت گردوں نے ان سے پوچھا کہ تم جوان ہو۔ احمدیت سے انکار کر کے اپنی جان بچا سکتے ہو تو انہوں نے بڑی شجاعت سے جواب دیا کہ’’جس راہ پر چل کر میرے بزرگوں نے قربانی دی ہے جو حق کی راہ ہے میں بھی اپنے امام اور بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ایمان کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔‘‘

اس پر انہیں بھی بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ ان تمام سے فرداً فرداً یہی مطالبہ کیا گیا کہ امام مہدی کا انکار کر دیں اور احمدیت چھوڑ دیں تو انہیں کچھ نہیں کیا جائے گا اور زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ 20 جنوری 2023ء)

لیکن سب احمدی بزرگوں نے پہاڑوں جیسی استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جرأت اور بہادری سے شہادت کو گلے لگانا قبول کر لیا۔ کسی ایک نے بھی ذرا سی کمزوری نہ دکھائی اور نہ ہی احمدیت سے انکار کیا۔ ایک کے بعد ایک شہید گرتا رہا لیکن کسی کا ایمان متزلزل نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں’’یہ احمدیت کے چمکتے ستارے ہیں اپنے پیچھے ایک نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں اور نسلوں کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھائے۔ دشمن سمجھتا ہے کہ ان شہادتوں سے اس علاقے میں احمدیت ختم کر دیگا لیکن انشاء اللہ پہلے سے بڑھ کر احمدیت یہاں بڑھے گی اور پنپے گی۔‘‘

خون شہیدان امت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائیگا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے
پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

معزز سامعین! یہ عجیب داستانیں ہیں جسکی تاریخ میں سوائے قرون اولیٰ کے کوئی نظیر نہیں ملتی۔

ایک بچہ بچپن سے تیاری کرتا ہے کہ بڑے ہو کر دادا کی طرح شہید بننا ہے۔ ایک والد اپنے بیٹے کو لکھتا ہے کہ:

’’اگر تم شہید ہو گئے ہو تو اپنی مراد کو پہنچ گئے اور اگر زندہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا ہوگا۔ تم نے احمدی باپ سے پرورش پائی ہے اور احمدی ماں کا دودھ پیا ہے۔ میری تمہیں نصیحت ہے کہ تمہارے جیتے جی شعائر اللہ تک دشمن نہ آئے۔‘‘

ایک ماں اپنے بچے کو نصیحت کرتی ہے’’کہ اسی جگہ نماز ادا کرنا جہاں تمہارے والد شہید ہوئے تھے۔‘‘

ایک ماں بچوں کے متعلق پوچھے جانے پر جواب دیتی ہے کہ’’ہمارا معاملہ تو خدا کے ساتھ تھا۔ مجھے بچوں کی کیا فکر ہے؟ ادھر تو سارے ہی ہمارے اپنے ہیں۔ اگر میرے بچے شہید ہو گئے تو خدا کے حضور

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جس میں تقویٰ ہے، جو اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے، جو دوسروں کے حقوق ادا کرتا ہے، جو جھوٹی اناؤں اور تکبر سے پاک ہے۔ (خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء)

طالب دعا: بی۔ ایس۔ عبد الرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

SK.KHALID AHMED Mob.9861288807

M/S. H.M. GLASS HOUSE

Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100

طالب دعا: شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

مقرب ہوں گے اور اگر بچ گئے تو غازی ہوں گے۔‘‘

ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس یہ وہ لوگ ہیں یہ وہ مائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں پیدا کی ہیں۔قربانیوں کی عظیم مثال ہیں۔پس اَے احمدی ماؤ! اس جذبے کو،اور ان نیک اور پاک جذبات کواوران خیالات کوکبھی مرنے نہ دینا۔جب تک یہ جذبات رہیں گے، جب تک یہ پر عزم سوچیں رہیں گی کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ (شہداءلاہور،صفحہ 26)

معزز سامعین ! کیا اب بھی احمدیت کا دشمن سمجھتاہے کہ احمدیت کومٹادیگا۔

’’گزشتہ ایک سوبیس سالہ احمدیت کی زندگی کے ہر ہر سیکنڈ کے عمل نے بھی ان کی آنکھیں نہیں کھولیں ۔ یہ ایک امام کی آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں ۔ یہ اس مسیح موعود کے ماننے والے لوگ ہیں جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تعلیم کو دنیامیں رائج کرنے آیا تھا۔‘‘

(شہداءلاہو،صفحہ 25)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جومیں ضائع ہوجاؤں گا۔کس سچے وفادار کوخدانے ذلت کے ساتھ ہلاک کردیا جو مجھے ہلاک کرے گا؟ یقیناً یادرکھواور کان کھول کرسنو! کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کاخمیر نہیں۔‘‘

(انوارالاسلام،روحانی خزائن جلد9 صفحہ 23)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے۔زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔لیکن میں تمہیں بتا تا ہوں کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئیگا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کرے گا۔خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تمہارے نام ونشان مٹادیئے جائیں گے۔ ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت اور رسوائی کے ساتھ یادکرے گی ۔‘‘

تمہیں مٹانے کا زعم لیکر اٹھے ہیں جوخاک کے بگولے
خدا اڑادے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

اَے مخالفین احمدیت! یہ درندگی اور سفا کی تمہیں مبارک ہو جوخدا کے نام پرخدا کی مخلوق بلکہ خدا کے پیاروں کے خون کی ہولی کھیلنے والے ہو۔اَے ظالمو یہ تمام کاروائی تم ہمارے پیارے آقا محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر کرنے والے ہو کاش کہ تم نے احمدی کے دل کو چیر کر دیکھا ہوتا تو وہاں سے تمہیں یہ صدا سنائی دیتی کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اے ظالمو! خدا کیلئے میرے پیارے رسول ﷺ کے نام کو بدنام نہ کرو۔اگر تم اپنی ظالمانہ حرکات سے اپنی بدفطرتی کی وجہ سے باز نہیں آسکتے تو نہ آؤ۔اگر تم اپنے ظلم اور بربریت کی مثالیں قائم کرنے سے نہیں رک سکتے تو نہ رکو۔اگر تم احمدیوں پر ظلم وتعدی کا بازارگرم کرنا چاہتے ہو تو بے شک کرو اور کرتے چلے جاؤ۔اس بارے میں اگر تم کسی حکومت کی آشیرواد لینا چاہتے ہو اور اس وجہ سے یہ کام کر رہے ہو تو بے شک کرو لیکن میرے پیارے رسول ﷺ کے نام پر یہ مذموم حرکات نہ کرو۔‘‘

’’تم میرے آقا ہاں وہ آقا جو محسن انسانیت تھا اور قیامت تک اس جیسا محسن انسانیت پیدا نہیں ہوسکتا اس محسن انسانیت کو بد نام کرنے کی ناکام کوشش کرنے والے ہو۔ناموس رسالت کے نام پر میرے پاک رسول اللہ ﷺ کو بدنام کرنے والے ہو۔یقیناً قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ تم میں سے ایک ایک کو پکڑ کر تمہیں تمہارے بدانجام تک پہنچائے گا۔‘‘ (شہداءلاہور،صفحہ 26)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار ونزار

آخر پر خاکسار اپنی ان گزارشات کو حضرت مسیح موعو علیہ السلام کے اقتباس پر ختم کرنا چاہتا ہے۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہوجائے ۔پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاوں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مقام کو بلند سے بلند تر فرماتا چلاجائے۔ان کی قربانیوں کو وہ پھل پھول لگائے جس کے نتیجے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حقیقی تعلیم کو جلد جلد دنیا میں ہم پھیلتے دیکھنے والے ہوں۔ جہالت دنیا سے ختم ہو اور خدائے واحد کی حقیقی بادشاہت دنیا میں قائم ہوجائے۔آمین۔

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لو ذراسی جو کم ہوئی تو لہو سے ہم نے ابھار دی

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

......☆......☆......☆......

بقیہ از صفحہ نمبر 29

اَے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نُور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہر و باطن فواحش سے بچا اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور اُن کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔‘‘

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد حدیث نمبر 969)

پس یہ دُعا ہے جو دنیاوی لغویات سے بھی روکنے کیلئے ہے۔

معزز سامعات! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورِ حاضر میں خاص طور پر احمدی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے اور اپنی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کی خاطر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی پُردرد نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

’’پس ایک احمدی عورت جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس لئے کی ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کی ناپاکیوں سے بچائے اور انجام بخیر ہو اور انجام بخیر کی طرف قدم بڑھائے، اس کو اس معاشرے میں بہت پھونک پھونک کے قدم رکھنا ہوگا۔ اپنے لباس کا بھی خیال رکھنا ہوگا اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھنا ہوگا، اپنی حرکات کا بھی خیال رکھنا ہوگا اپنی گفتگو کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں: ایک بچّی نے مجھے پاکستان سے لکھا کہ اگر میں جینز کے ساتھ لمبی قمیص پہن لوں تو کیا حرج ہے۔اثر ہو رہا ہے نا۔تو میں تو یہ کہتا ہوں کہ جینز کے ساتھ قمیص لمبی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔کوئی برائی نہیں ہے بشرطیکہ پردے کی تمام شرائط پوری ہوتی ہوں لیکن مجھے یہ ڈر ہے اُس کو بھی میں نے یہی کہا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ لمبی قمیص پھر چھوٹی قمیص میں اور پھر بلاؤز کی شکل میں نہ آجائے کہیں۔تو جو کام فیشن کے طور پر، یا دیکھا دیکھی کیا جاتا ہے اُن میں پھر مزید زمانے کے مطابق ڈھلنے کی کوشش بھی شروع ہوجاتی ہے اور پھر اور بھی قباحتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر جب وقت آتا ہے محسوس ہوتی ہیں۔ اس لئے ان راستوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جہاں شیطان کے حملوں کا خطرہ ہو۔آپ نے اور آپ کی نسلوں نے ایمان میں ترقی کرنی ہے اس لئے وہی راستے اختیار کریں جو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوں اور ذاکرات بننے کی کوشش کریں۔ عابدات بننے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔‘‘ (خطاب از مستورات جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 4 ستمبر 2004ء)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے
حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰ کی رفاقت خدا کرے
قرآنِ پاک ہاتھ میں ہو دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

......☆......☆......☆......

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2024ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماءاللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 25، 26، 27/اکتوبر 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کیلئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کرسکتی ہے، مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مومن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ (خطبہ جمعہ 28 نومبر 2014)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء (اجلاس مستورات)

مومنات کی نشانیاں اور دورِ حاضر میں اُن کا حصول

(امتہ النصیر بشریٰ صاحبہ، سکریٹری تحریک جدید و وقف جدید لجنہ اماء اللہ بھارت)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(سورۃ التوبۃ:112)

قابل احترام صدر مجلس و معزز سامعات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔جیسا کہ آپ نے سماعت فرما لیا ہے کہ آج کے اس مبارک موقعہ پر خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے : ’’مومنات کی نشانیاں اور دورِ حاضر میں اُن کا حصول ۔‘‘

معزز سامعات! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’سب سے اوّل قرآن ہے…… مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اُسکے ظل تھے۔سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد19، صفحہ 26)

پس ایک مومن (مرد ہو یا عورت) کیلئے تمام احکامات اور تمام نشانیاں قرآن کریم میں موجود ہیں۔اس قلیل سے وقت میں اپنی تقریر میں تمام کا بیان کرنا تو ممکن نہیں۔مومنات کی چند نشانیاں خدائی ارشاد کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔ وباللہ التوفیق۔

معزز سامعات! خاکسار نے شروع میں جن آیات کی تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (اللہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، اور بُری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچّے مومن ہیں) اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔

پس ایک سچی مومنہ اور مسلمہ کی صفات پیدا کرتے ہوئے ہر وقت خدا کی حمد سے ہمارا دل معمور رہنا چاہئے اور ہماری یہ حالت ہونی چاہئے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کیلئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد19، صفحہ 12)

پس خدا تعالیٰ کا تقویٰ حاصل کرنا بھی ضروری ہے یعنی ایمان کے اس معراج پر پہنچنا جہاں انسان تقویٰ کی باریک در باریک راہوں کو اختیار کرے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (انفال:30) یعنی اَے ایمان والو! اگر ایمان کے تقاضے پورے کرنے ہیں تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی زندگیوں کو پاک اور مطہر بنا لو۔بنی نوع کے ہمدرد بن جاؤ تا خدا جان لے کہ میرے ان بندوں نے کوشش کی ہے۔تقویٰ کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظور کلام میں فرماتے ہیں:

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اور پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ انفال:2) یعنی اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کی ایسی اطاعت کرو جو کرنے کا حق ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری اطاعت کرتے ہوئے آپؐ کا اسوۂ حسنہ اپنی زندگیوں میں پوری طرح رائج کر لو۔

معزز سامعات! قرآن کریم کو اوّل سے آخر تک جاننا ہر مومنہ کا فرض ہے۔ہم خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح آخر الزمان کے ذریعہ ہم کو قرآن کریم کے وہ معارف اور تفاسیر حاصل ہوئیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کو پڑھیں اور اُس پر عمل کریں۔اس سے ایسی محبت کریں کہ اپنی زندگیاں قرآن کے مطابق بنالیں اور اپنے بچّوں کے دلوں میں قرآن کریم کی ایسی محبت پیدا کر دیں کہ جیسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن سے اپنے عشق کے اظہار میں فرمایا کہ

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

سامعات! مومنات کی نشانی اَلصّٰدِقٰت بننا بھی ہے۔یعنی اپنے اقوال و اعمال میں صداقت پر قائم رہیں۔ جو عہد ہم نے بیعت کے وقت کیا تھا اُسکا پاس کریں۔جو ہم کہیں وہ کر کے دکھائیں۔

معزز سامعات! ہم اُس دنیا کے باسی ہیں جو مادیت کا شکار ہے۔مغربیت سے مرعوب ہے۔ایسی دنیا جس میں عریانیت اور بے حیائی اچھی سمجھی جاتی ہے۔اس دنیا میں جو اسلامی اقدار سے ناواقف ہے ایک عورت کا کیا فرض ہے کیا وہ بھی مادیت کا شکار ہو جائے اور رواجِ زمانہ اختیار کر کے دنیا کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔نہیں اور ہر گز نہیں۔ ایک احمدی خاتون کا مقصد دنیا طلبی ہر گز نہیں بلکہ وہ اس دنیا میں رہ کر اس حیاتِ طیبہ کی طالب رہتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۃ النحل:98) یعنی مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس مومنات کا مطمع نظر انہیں انعامات کی وارث بننا اور اسی ابدی حیات کا پانا ہے۔اس کیلئے اعمالِ صالحہ بجا لانے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر قرونِ اولیٰ کی خواتین اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر سکتی ہیں تو آج ہم بھی ان نمونوں کو زندہ کر سکتی ہیں کیونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور وہ ہر زمانہ میں ایک سے اثرات رکھتا ہے۔ پس آج مسیح پاک کی جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ کرنے کے بعد ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اطاعت رسول کے انہیں نمونوں کو زندہ کر کے دکھائیں۔ ہر قسم کی رسومات اور بدعات کا قلع قمع کریں۔عریانیت اور بے پردگی کے اس دور میں اسلامی پردے کو قائم کریں۔اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کریں اور اپنی جانوں کے نذرانے دیتے ہوئے اسلام پر ثابت قدم رہیں۔

معزز سامعات! ایک مومنہ کا اوّلین فرض ہے کہ اپنے بچّوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے رنگ میں رنگین کرے۔اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کرے جس طرح صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔اُن کو عاشق خدا، عاشق رسول اور عاشق قرآن بنا دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ’’وہ چھوٹی بچیاں اور وہ چھوٹے بچّے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں آپ کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں، آپ کے دودھ پی کر جوان ہوتے ہیں یا آپ کے ہاتھوں سے دودھ پی کر جوان ہوتے ہیں اس زمانہ میں ابتدائی دَور میں اُن کو خدا کے پیار کی لوریاں دیں۔ خدا کی محبت کی اُن سے باتیں کریں پھر آپ کی بعد کی ساری منازل آسان ہو جائیں گی۔‘‘

حضور رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

’’اور خدا کی محبت پیدا کرنے کیلئے آپ کو خدا کی باتیں کرنی ہونگی۔خدا کی باتیں کرتے وقت اگر آپ کے دل پر اثر نہ ہوا۔اگر آپ کی آنکھوں سے آنسو نہ بہے۔اگر آپ کو دِل موم نہ ہوا تو یہ خیال کرنا کہ بچّے اس سے متاثر ہو جائیں گے، یہ جھوٹی کہانی ہے، کچھ بھی اس میں حقیقت نہیں۔ ایسی ماؤں کے بچّے خدا سے محبت کیا کرتے ہیں کہ جب وہ خدا کا ذکر کرتی ہیں تو اُن کے دِل پگھل کر آنسو بن کر بہنے لگتے ہیں۔ ان کے چہروں کے

آثار بدل جاتے ہیں۔ بچّے یہ حیرت سے دیکھتے ہیں کہ اس ماں کو ہو کیا گیا ہے۔ کس بات کی اداسی ہے۔ کس جذبے نے اس پر قبضہ کر لیا ہے یہ وہ تاثر ہے جو بچّے کے اندر ایک پاک عظیم تبدیلی پیدا کر دیا کرتا ہے۔ یہ انقلاب کی روح ہے یہ انقلاب کی جان ہے۔ ایسی مائیں بنیں اور ایسی مائیں بننے کیلئے......خدا سے مدد مانگتے ہوئے اسکے حسن کی تلاش کرنی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ حسن آپ پر جلوہ افروز ہو اور آپ کے دلوں میں ایسی محبت بھر دے کہ آپ کا وجود پگھل جائے اور پگھلنے کے بعد ایک نئے وجود میں ڈھالا جائے۔

(خطاب فرمودہ 27 جولائی 1991ء برموقعہ جلسہ سالانہ مستورات، اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ)

معزز سامعات! سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر 27 دسمبر 2005ء کو مستورات سے خطاب میں مومنات کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ نے بہترین عورت کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہیں مسلمات ہوں۔ اسلام قبول کیا ہے تو اس کو سمجھ رہی ہوں اللہ اور اسکے رسول کے حکموں پر چلنے والی ہوں۔ مومنات ہوں ایمان میں یہاں تک کامل ہوں کہ کبھی کوئی ابتلاء یا کوئی امتحان بھی آپ کے پائے ثبات میں لغزش لانے والا نہ ہو۔ آپ کو کبھی خدا تعالیٰ سے دُور کرنے والا نہ ہو بلکہ اور زیادہ خدا کے قریب کرنے والا ہو اور اسکے آگے جھکانے والا ہو.... آپ نے فرمایا جیسے بھی حالات ہو جائیں آپ کے ایمان میں ہلکا سا بھی جھول نہ آئے۔ پھر یہ کہ قانتات ہوں۔ فرمانبرداری میں بڑھی ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی فرمانبردار ہوں۔ اللہ کے رسول کے حکموں کی اطاعت کرنے والی ہوں۔ نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی ہوں۔ جب ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہوں گے تو تب ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں۔ تائبات ہوں، توبہ کرنے والی ہوں۔ اپنے گذشتہ گناہوں اور غلطیوں کی خدا تعالیٰ سے بخشش طلب کر رہی ہوں اور آئندہ اس عزم کا اظہار کر رہی ہوں کہ تمام گذشتہ کوتاہیوں اور غلطیوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں گی۔ صحیح توبہ تب ہی ہوتی ہے جب تمام بدعات جو مختلف قسم کی عورتوں میں رائج ہو جاتی ہیں ان سے بچنے کی کوشش کریں گی۔ ہمارے اس مشرقی معاشرے میں ہر علاقے کی، ہر قبیلے کی، ہر خاندان کی مختلف رسومات ہیں جو بعض دفعہ بوجھ بن جاتی ہیں اور یہی بوجھ ہیں جو بدعات ہیں۔ ان کی اس طرح پابندی کی جاتی ہے جس طرح یہ دین کا کوئی حصہ بن چکی ہیں۔ حالانکہ دین تو سادگی سکھاتا ہے۔ اپنے ایمان کی مضبوطی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے اس سے مدد مانگنے والی ہوں۔ عابدات ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی ہوں...... صالحات ہوں، روزے رکھنے والیاں اور اپنے روحانی مقام کو بڑھانے کیلئے عبادتوں کی طرف توجہ دینے والیاں ہوں۔

حضور انور فرماتے ہیں ’’پس اگر احمدی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہو جائیں۔ ہر لمحہ اور ہر آن صرف خدا تعالیٰ کی ذات ان کے پیش نظر ہو، ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والی ہوں، تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کی آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ملتی رہے گی۔‘‘

آپ فرماتے ہیں: ’’عورت کو جو مقام دیا گیا ہے کہ اُس کے پاؤں کے نیچے جنّت ہے صرف اولاد کو حکم نہیں ہے کہ ماں کی عزت کرو اور جنّت کماؤ بلکہ ماؤں کو حکم ہے کہ تم بھی اُن خصوصیات کی حامل بنو جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں اور اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرو کہ وہ جنّت میں جانے والی ہو۔‘‘

معزز سامعات! اب خاکسار اپنی تقریر کے دوسرے پہلو کی طرف آتی ہے کہ دورِ حاضر میں مومنات اِن خصوصیات کو کس طرح حاصل کر سکتی ہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی مورخہ 29 جون 2013ء بمقام کالسروئے میں مستورات سے خطاب میں فرمایا:

’’پس یہ دنیا جہاں دنیادار کی زندگی کا مقصد ہے اور خدا تعالیٰ سے دُور کرنے والی ہے وہاں ایک مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک مومن مرد ہو یا عورت جب اللہ تعالیٰ کے دنیاوی فضلوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں صرف دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ دنیاداروں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ یہ سب مجھے اس لئے ملا ہے کہ میں اسکا حقدار تھا یا میں حقدار تھی۔ دنیا کی دولت اور آسائشیں، سہولت کے تمام سامان ایک مومن کو اور ایک مومنہ کو اُن اعلیٰ مقاصد سے غافل نہیں کرتے جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اُن میں سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ ان نعمتوں کے بڑھنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مومنہ اور ایک مومن مزید جھکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اُسکی نعمتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کر کے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو دولت دی ہے اسکا اظہار صرف اپنی زینت کے سامان کر کے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کیلئے اپنے محروم بہن بھائیوں جن میں صرف خونی رشتہ کے بہن بھائی شامل نہیں بلکہ انسانی رشتوں کے بہن بھائی بھی شامل ہیں۔ اُن کے بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کی بھی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں، کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو، خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو، ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد19 صفحہ 81)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب میں احمدی عورتوں کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کا عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو ولعب سے دُور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو!...... اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو!...... اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں......کس حد تک اپنے آپ کو دنیاداری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو ولعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت اُبھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اسکے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کیلئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔‘‘

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 29 جون 2013ء)

معزز سامعات! مورخہ 30 / اکتوبر 2021 کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نارتھ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والی 13 تا 15 سالہ ناصرات الاحمدیہ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ جس میں ایک ناصرہ بچّی نے حضور انور سے سوال کیا کہ معاشرے میں ذہنی امراض اور ڈپریشن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ بسا اوقات ذہنی امراض اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ مادہ پرستی میں پڑ رہے ہیں۔ ہماری خواہشات اور تمناؤں کی ترجیحات بھی بدل گئی ہیں۔ بجائے اللہ کی محبت اور قربت میں بڑھنے کے، ہم دنیاوی چیزوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہ اسکی بنیادی وجہ ہے اور جب دنیاوی خواہشات پوری نہ ہوں اور جو آپ چاہتے ہیں وہ نہ ملے تو پھر آپ کو مایوسی ہوتی ہے اور یہ مایوسی پھر بے چینی میں بڑھاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دلی سکون حاصل کرنے کا بہترین طریق اللہ کی یاد ہے اور ذہنی سکون ملتا ہے۔ اس لئے جب بھی آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اللہ کو یاد کریں۔ اسکے سامنے جھکیں۔ پنجوقتہ نماز باقاعدگی اور خلوص سے ادا کریں پھر اللہ آپ کو سکون عطا فرمائے گا اور دلی اطمینان دیگا اور نتیجۃً آپ پرسکون اور بہتر محسوس کریں گے۔

دورِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجی اور میڈیا کا غلط استعمال بلاشبہ ایک شیطانی فعل ہے۔ ایسے شیطانی حملوں سے بچنے کیلئے دُعاؤں کی اہمیت پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 20 مئی 2016ء بمقام مسجد ناصر گوٹن برگ سویڈن میں فرماتے ہیں:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کی دُعائیں سکھاتے تھے اور کیسی جامع دُعائیں سکھاتے تھے، اسکا ایک صحابی نے یوں بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دُعا سکھلائی کہ

باقی صفحہ 27 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد اسلام کی عظمت کا احیائے نو تھا۔ آج اسلام کے احیا کا کام ہر احمدی کا کام ہے

میں ہر فرد جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تبلیغ کی اہمیت کو سمجھیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں

میں ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ mta دیکھے اور اس سے فائدہ اٹھائے، آپ کو خاص طور پر میرے خطبے اور خطابات کو سننا چاہئے

جلسہ سالانہ کینیا کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے لئے بصیرت افروز خصوصی پیغام

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ ۹/اور ۱۰/دسمبر ۲۰۲۳ء کو اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور وہ تمام لوگ جو اس واحد اور خاص مقصد کے لیے جمع ہوئے ہیں بے پایاں فیوض حاصل کریں جو اس روحانی تقریب میں پنہاں ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس جلسہ سالانہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق کو قائم کرنا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کے عمل کے طریق کو سننا بیان فرمایا ہے تاکہ ہر کوئی اپنی اصلاح کر سکے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کا جو مقصد حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے اگر ہم اس کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کو ایک فقرے میں یوں سمویا جاسکتا ہے کہ ''تقویٰ کے راستے پر قدم مارنا'' حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اس بیان سے ہمیں ایک بہت بڑا سبق دیا ہے اور اگر ہم اس سبق پر عمل کریں تو ہم اپنی زندگیوں میں بہت بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہ کہ ہم دنیا کو مکمل طور پر خیر باد کہہ دیں اور ہر کسی سے کامل طور سے کنارہ کشی کر لیں بلکہ اس دنیا میں رہتے ہوئے اور اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیتے ہوئے ہمیں نیکی کے راستے پر چلتے رہنا چاہیے اور کوئی دنیاوی چیز ہمیں اس سے روکنے والی نہ ہو۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔'' (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۷-۲۷۸، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ آپ کو صرف اس بات سے خوش نہیں ہو جانا چاہیے کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کر لیا ہے بلکہ آپ کو انتہائی کوشش کرنی چاہیے اور اپنی تمام تر قوتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانا چاہیے اور آپ کو اپنی روحانی حالت کو مسلسل بہتر بنانے اور اپنے اخلاقی معیاروں اور رویّوں کو اس حد تک بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کا تقاضا حضرت مسیح موعودؑ نے احباب جماعت سے کیا۔ یہ تبھی ممکن ہے جب آپ اپنے رویّوں کا مستقل جائزہ لیں گے اور مسلسل بیعت کی شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور تبھی آپ جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد بھی پورا کرنے والے ہوں گے۔

میں آپ کی توجہ تبلیغ کے کام کی طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں اور آپ کو اپنی کوششوں کو بہتر کرنے اور بڑھانے کی بھی ضرورت ہے۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد اسلام کی عظمت کا احیائے نو تھا۔ آج اسلام کے احیا کا کام ہر احمدی کا کام ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶-۳۰۷)

بے شک یہ اللہ کا خاص فضل اور رحم ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا کہ صرف بیعت ہی ہماری زندگیوں کا حتمی مقصد ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ اگر ہم آپؑ کے راستے کی پیروی کریں اور اللہ کی توحید قائم کرنے کے لیے سب کو ایک سچے مذہب پر جمع کریں تبھی ہم انصاف قائم کرنے والے اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

اس لیے میں ہر فرد جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تبلیغ کی اہمیت کو سمجھیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ کو مستقل پروگرام منعقد کرتے رہنا چاہیے اور دانشمندانہ منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور کینیا میں اسلام احمدیت کا پر امن پیغام پھیلانے کے لیے نئے ذرائع اور راستے تلاش کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ آپ کو یہ کرنے کی توفیق دے۔

آپ کو ہمیشہ خلیفۃ المسیح سے وفادار رہنا چاہیے اور خلیفۃ المسیح سے قریبی تعلق بنا کے رکھیں۔ یاد رکھیں کہ اسلام کا مستقبل اور دنیا کا امن خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے میں ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ mta دیکھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ آپ کو خاص طور پر میرے خطبے اور دوسرے مواقع پر کیے گئے خطابات کو سننا چاہیے۔

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ روحانیت حاصل کرنے والے ہوں اور آپ کا ایمان مضبوط ہو۔ اللہ کرے کہ آپ متقی ترین احمدی بننے کی طرف بڑھنے والے ہوں تاکہ آپ نئی روحانی قوت اور ولولے کے ساتھ اسلام اور احمدیت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللہ آپ سب پر رحم کرے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2023)

......☆......☆......☆......

بقیہ حضور انور سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 33

محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ خود فرعون کے دربار میں بھی ایک ایسا شخص موجود تھا جو فرعون اور اس کے ساتھیوں کو حق کو ماننے اور حضرت موسیٰ کی مخالفت سے باز رہنے کی نصیحت کرتا ہے تا وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ قرآن کریم نے اس شخص کو مومن بھی کہا ہے اور اسے مِنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ بھی قرار دیا ہے۔ اس واقعہ کو سورۃ المومن کی آیات 29 تا 34 میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ آل فرعون میں سے ایک شخص جو ایمان دار تھا، مگر اپنا ایمان چھپاتا تھا اس نے کہا اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی کی ہوئی بعض (انذاری) پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ اے میری قوم! آج تمہاری ایسی حکومت ہے کہ تم ملک پر غالب ہو، پس بتاؤ کہ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں اگر وہ ہم پر نازل ہو گیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟ فرعون نے کہا، میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو خود مجھے ٹھیک نظر آتا ہے اور میں تمہیں صرف ہدایت کا راستہ بتاتا ہوں۔ اور وہ شخص جو (درحقیقت) ایمان لا چکا تھا اس نے کہا کہ اے میری قوم! گزشتہ بڑی بڑی قوموں کی ہلاکت کے دن کی طرح میں تمہاری ہلاکت کے دن سے بھی ڈرتا ہوں۔ جیسا کہ نوح کی قوم اور عاد اور ثمود پر گذرا۔ اور جو لوگ ان کے بعد گذرے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور اے میری قوم! میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن لوگ ایک دوسرے کو مدد کے لیے پکاریں گے۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر (خدائی لشکروں کے سامنے سے) بھاگ جاؤ گے اور اللہ کے مقابلہ میں کوئی تم کو بچانے والا نہیں ہوگا اور جس کو اللہ گمراہ قرار دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

پس خدا تعالیٰ نہ تو بلا وجہ کسی کو سزا دیتا ہے اور نہ شرک جیسا عظیم ظلم کرنے والا اس کے عذاب سے بچ سکتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرعون اور آل فرعون کے لیے جو اس گناہ عظیم میں مبتلا تھے یا آئندہ زمانہ میں فرعون کے نقش قدم پر چل کر اس کی آل بننے والے تھے ان کے لیے یہ سخت انذار فرمایا ہے۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن) (روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 30 دسمبر 2023)

......☆......☆......☆......

M.F. STEELS & ALUMINIUM
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

ہمیں احمدی مسلمان ہونے کے ناطے اپنا فرض سمجھنا چاہئے کہ اس مہربان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو کی اور آپ کی زندگی کے تمام خوبصورت لمحات کی پیروی اور تبلیغ و تشہیر کریں اور ساری دنیا کے سامنے آپ کی عزت و وقار کو سربلند کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور کامل نمونے کی پیروی کرنے اور آپؐ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر اپنانے کے لئے ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا اقرب کا تعلق قائم ہو

جلسہ سالانہ ایک روحانی جلسہ ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جماعت کے افراد آپس میں اتحاد اور بھائی چارے کے ساتھ جمع ہوں اور دینی علم اور ہمارے مذہب اسلام کی تفہیم میں ترقی کریں

آپ سب کو باقاعدگی سے mta دیکھنا چاہئے اور اپنی فیملی کو اور خاص طور پر اپنے بچوں کو بھی mta دیکھنے کی ترغیب دینی چاہئے
خاص طور پر آپکو میرے خطبات جمعہ اور دیگر تقریبات اور مواقع پر میرے خطابات کو باقاعدگی سے سننا چاہئے
اس سے آپ کا خلافت کے ساتھ مستقل رابطہ اور تعلق قائم رہے گا اور آپکے ایمان کو تقویت ملے گی

جلسہ سالانہ مالٹا کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ مورخہ 20 نومبر 2023ء کو لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ کے موضوع پر اپنا پانچواں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور تمام شرکا کو بے شمار برکتیں نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت 22)

پس ہمیں احمدی مسلمان ہونے کے ناطے اپنا فرض سمجھنا چاہئے کہ اس مہربان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو کی اور آپ کی زندگی کے تمام خوبصورت لمحات کی پیروی اور تبلیغ و تشہیر کریں اور ساری دنیا کے سامنے آپ کی عزت و وقار کو سربلند کریں۔ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل درود و سلام بھیجنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں ہمیشہ آپؐ کے مبارک اسوۂ حسنہ کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اِس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اُس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 24-25)

لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور کامل نمونے کی پیروی کرنے اور آپؐ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر اپنانے کے لئے ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا اقرب کا تعلق قائم ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنحضرت ﷺ کے وسیلہ سے پایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا اور بے شمار احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں‘‘۔

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)

اس دور میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کو آپ کے غلام صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سر نو زندہ کیا ہے اور درحقیقت جلسہ سالانہ ایک روحانی جلسہ ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جماعت کے افراد آپس میں اتحاد اور بھائی چارے کے ساتھ جمع ہوں اور دینی علم اور ہمارے مذہب اسلام کی تفہیم میں ترقی کریں۔

میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جن شرائط پر آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے انہیں پورا کرنے کے لئے بہت کوشش کریں اور ان اعلیٰ روحانی اور اخلاقی معیار کو حاصل کریں جن کی آپ کو اپنی جماعت کے افراد سے توقع تھی تاکہ آپ سب مثالی احمدی مسلمان بن سکیں۔ نیز خلافت احمدیہ کے روحانی نظام کے ساتھ وفادار رہنے کی اہمیت اور جماعت کے ہر فرد کے لئے خلیفۃ المسیح کے ساتھ مضبوط رشتہ قائم کرنے کی ضرورت کو بھی ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

آپ سب کو باقاعدگی سے mta دیکھنا چاہئے اور اپنی فیملی کو اور خاص طور پر اپنے بچوں کو بھی mta دیکھنے کی ترغیب دینی چاہئے۔ خاص طور پر آپکو میرے خطبات جمعہ اور دیگر تقریبات اور مواقع پر میرے خطابات کو باقاعدگی سے سننا چاہئے۔ اس سے آپ کا خلافت کے ساتھ مستقل رابطہ اور تعلق قائم رہے گا اور آپکے ایمان کو تقویت ملے گی۔ میں آپ کو تبلیغ کے حوالے سے آپکی ذمہ داریاں بھی یاد دلانا چاہتا ہوں جو کہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ آپکو مالٹا میں اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پھیلانے کیلئے متدبرانہ منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور نئے اور جدید مؤثر طریق اپنانے چاہئیں۔

آخر پر میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ کو اپنی زندگیوں میں تقویٰ، حسن اخلاق، اعمال صالحہ اور اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کیلئے حقیقی تبدیلی لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا رحم اور فضل فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2023)

☆......☆

جہاں تک انبیاء کے جانشین خلفاء کی اطاعت کی بات ہے

تو دینی معاملات میں ان کی اطاعت بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح انبیاء کی اطاعت ضروری ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو بڑے واضح الفاظ میں یہ ارشاد فرمایا

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور اسے مضبوطی اور صبر کے ساتھ تھامے رکھنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، اسلئے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو

اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو

قابل غور بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد اس امام کے بارہ میں ہے جسے نماز کے لیے خود انسان اپنا امام بناتے ہیں

اور جس شخص کو انبیاء کی جانشینی میں خدا تعالیٰ لوگوں کا امام بناتا ہے اس کی کس درجہ کی اطاعت ہونی چاہئے

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط67)

سوال: مصر سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ میری ایک احمدی کے ساتھ جنّوں کے بارہ میں لمبی بات ہوئی اور میں نے اسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک حوالہ دیا۔ اور مجھے محسوس ہوا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے کلام میں فرق کرتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ایک احمدی کسی معاملہ میں خلیفہ سے اختلاف رائے رکھ سکتا ہے لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی واضح ارشاد ہو تو اس کا وہ پابند ہے۔ راہنمائی فرمائیں کہ مجھے اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۷ ستمبر ۲۰۲۲ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایات ارشاد فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اس بات میں تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء واجب الاطاعت ہوتے ہیں اور ان کی کامل اتباع سے ہی روحانی ترقی اور اخروی نجات وابستہ ہوتی ہے اور ان کی نافرمانی اس دنیا میں بھی انسان کے لیے رسوائی کا باعث ہوتی ہے اور اخروی زندگی میں بھی دائمی عذاب اس کا مقدر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو قرآن کریم میں متعدد مرتبہ اور مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ۔ (سورۃ النساء: 65) یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ فرمایا وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ۔ (النساء: 15) یعنی جو (شخص) اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے آگے نکل جائے اسے وہ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہتا چلا جائے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب (مقدر) ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيۡنًا۔ (سورۃ الاحزاب: ۳۷) یعنی کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لیے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔

اسی طرح احادیث میں بھی بیسیوں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف دینی معاملات میں بلکہ دنیوی معاملات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی کی یہاں تک کہ بعض دنیاوی معاملات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرمانا پڑا کہ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل بَاب وُجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَايِشِ الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ) یعنی تم اپنے دنیوی معاملات کو میری نسبت زیادہ بہتر جانتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام انبیاء کی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی حقیقی فرمانبرداری اور مدار نجات قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ مسلّم اور بدیہی امر ہے کہ خدا کے احکام سے تخلّف کرنا معصیّت اور موجب دخول جہنم ہے اور اس مقام میں جس طرح خدا اپنی اطاعت کے لیے حکم فرماتا ہے ایسا ہی رسول کی اطاعت کے لیے حکم فرماتا ہے۔ سو جو شخص اس کے حکم سے منہ پھیرتا ہے وہ ایسے جرم کا ارتکاب کرتا ہے جس کی سزا جہنم ہے...... جو شخص محض اپنی خشک توحید پر بھروسہ کر کے (جو دراصل وہ توحید بھی نہیں) رسول سے اپنے تئیں مستغنی سمجھتا ہے اور رسول سے قطع تعلق کرتا ہے اور اس سے بالکل اپنے تئیں علیحدہ کر دیتا ہے اور گستاخی سے قدم آگے رکھتا ہے۔ وہ خدا کا نافرمان ہے اور نجات سے بے نصیب...... خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے۔ اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب توجہ لگا کر اس آگ کو باہر نکالتا ہے۔ پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہو سکے توحید کو صرف رسول زمین پر لاتا ہے اور اُسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 128 اور 131)

فرمایا: ایک مامور کی اطاعت اس طرح ہونی چاہئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کے مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز اور انکساری اور خوشامد درآمد کیوں نہ کرے مگر اس حکم پر ان باتوں میں سے کسی کو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے...... صحابہ کرام کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملے گا کہ اگر کسی کو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہے تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیوں نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اَور کسی کی کچھ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہئے اور خدا سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 100 ایڈیشن 2022ء)

پس نبی کی اطاعت ایمان کا لازمی جزو ہے اور اس کے بغیر انسان نہ تو خدا تعالیٰ کی توحید کو سمجھ سکتا ہے اور نہ حقیقی نجات پا سکتا ہے۔

باقی جہاں تک انبیاء کے جانشین خلفاء کی اطاعت کی بات ہے تو دینی معاملات میں ان کی اطاعت بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح انبیاء کی اطاعت ضروری ہے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو بڑے واضح الفاظ میں یہ ارشاد فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المقدمۃ بَاب اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ) کہ تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور اسے مضبوطی اور صبر کے ساتھ تھامے رکھنا۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔ (صحیح بخاری کتاب الصلاۃ بَاب الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ) کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع

کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد اس امام کے بارہ میں ہے جسے نماز کے لیے خود انسان اپنا امام بناتے ہیں۔ اور جس شخص کو انبیاء کی جانشینی میں خدا تعالیٰ لوگوں کا امام بناتا ہے اس کی کس درجہ کی اطاعت ہونی چاہئے؟ چنانچہ خلیفہ راشد کی اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ (خطبات نور صفحہ ۱۳۱)

اس مضمون کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ کیا نبی کے جانشین خلیفہ سے اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خلیفہ بھی ایک انسان ہی ہوتا ہے اور لازمی نہیں کہ دینی و دنیوی ہر معاملہ میں اس کی ہر رائے سو فیصد درست ہو اور جیسے اوپر وضاحت کی جا چکی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ تم اپنے دنیوی معاملات بہتر طور پر جانتے ہو۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي۔ (صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ) کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اور جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول سکتا ہوں، اس لیے اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو۔ پس بالکل اسی طرح اگر کسی معاملہ میں خلیفہ سے کسی کو اختلاف رائے ہو تو ایمان اور دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے پہلے اس بات کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ وہ اس کی تشریح کر کے اختلاف کو دُور کر سکے۔ لیکن کسی کو اس اختلاف کو لوگوں میں مشتہر کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ اس سے جماعتی وحدت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اسی قسم کے ایک سوال کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک اور خیال مجھے بتایا گیا ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ سے چونکہ اختلاف جائز ہے اس لیے ہمیں ان سے فلاں فلاں بات میں اختلاف ہے۔ میں نے ہی پہلے اس بات کو پیش کیا تھا اور میں اب بھی پیش کرتا ہوں کہ خلیفہ سے اختلاف جائز ہے۔ مگر ہر بات کا ایک مفہوم ہوتا ہے۔ اس سے بڑھنا دانائی اور عقلمندی کی علامت نہیں ہے۔ دیکھو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ڈاکٹر کی ہر رائے درست ہوتی ہے، ہرگز نہیں۔ ڈاکٹر بیسیوں دفعہ غلطی کرتے ہیں مگر باوجود اس کے کوئی یہ نہیں کہتا کہ چونکہ ڈاکٹر کی رائے بھی غلط ہوتی ہے اس لیے ہم اپنا نسخہ آپ تجویز کریں گے، کیوں؟ اس لیے کہ ڈاکٹر نے ڈاکٹری کا کام باقاعدہ طور پر سیکھا ہے اور اس کی رائے ہم سے اعلیٰ ہے۔ اسی طرح وکیل بیسیوں دفعہ غلطی کر جاتے ہیں مگر مقدمات میں انہی کی رائے کو وقعت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص کوئی کام زیادہ جانتا ہے اس میں اس کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے۔ پس اختلاف کی بھی کوئی حد بندی ہونی چاہئے۔ ایک شخص جو خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اُسے سمجھنا چاہئے کہ خلفاء خدا مقرر کرتا ہے اور خلیفہ کا کام دن رات لوگوں کی راہنمائی اور دینی مسائل میں غور وفکر ہوتا ہے۔ اس کی رائے کا دینی مسائل میں احترام ضروری ہے اور اس کی رائے سے اختلاف اُسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اختلاف کرنے والے کو ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو جائے کہ جو بات وہ کہتا ہے وہی درست ہے۔ پھر یہ بھی شرط ہے کہ پہلے وہ اس اختلاف کو خلیفہ کے سامنے پیش کرے اور بتائے کہ فلاں بات کے متعلق مجھے یہ شبہ ہے اور خلیفہ سے وہ شبہ دُور کرائے۔ جس طرح ڈاکٹر کو بھی مریض کہہ دیا کرتا ہے کہ مجھے یہ تکلیف ہے آپ بیماری کے متعلق مزید غور کریں۔ پس اختلاف کرنے والے کا فرض ہے کہ جس بات میں اُسے اختلاف ہو اُسے خلیفہ کے سامنے پیش کرے نہ کہ خود ہی اس کی اشاعت شروع کر دے۔ ورنہ اگر یہ بات جائز قرار دی جائے کہ جو بات کسی کے دل میں آئے وہی بیان کرنی شروع کر دے تو پھر اسلام کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ کیونکہ ہر شخص میں صحیح فیصلہ کی طاقت نہیں ہوتی۔ ورنہ قرآن شریف میں یہ نہ آتا کہ جب امن یا خوف کی کوئی بات سنو تو اُولِي الْأَمْرِ کے پاس لے جاؤ۔ (النساء: ۸۴) کیا اُولِي الْأَمْرِ غلطی نہیں کرتے؟ کرتے ہیں مگر ان کی رائے کو احترام بخشا گیا ہے اور جب ان کی رائے کا احترام کیا گیا ہے تو خلفاء کی رائے کا احترام کیوں نہ ہو؟ ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ ہر بات کے متعلق صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی شخص تقویٰ کے لیے سَو بیویاں بھی کرے تو اس کے لیے جائز ہیں۔ ایک شخص نے یہ بات سن کر دوسرے لوگوں میں آ کر بیان کیا کہ اب چار بیویاں کرنے کی حد نہ رہی سَو تک انسان کر سکتا ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دی ہے۔ آپؑ سے جب پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا میری تو اِس سے یہ مراد تھی کہ اگر کسی کی بیویاں مرتی جائیں تو خواہ اُس کی عمر کوئی ہو تقویٰ کے لیے شادیاں کر سکتا ہے۔

پس ہر شخص ہر بات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا اور جماعت کے اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ اگر کسی کو کسی بات میں اختلاف ہو تو اُسے خلیفہ کے سامنے پیش کرے۔ اگر کوئی شخص اس طرح نہیں کرتا اور اختلاف کو اپنے دل میں جگہ دے کر عام لوگوں میں پھیلاتا ہے تو وہ بغاوت کرتا ہے اسے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ (منہاج الطالبین، انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۱۶۳، ۱۶۲)

باقی جنّوں کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میرا ایک مفصل جواب الفضل انٹرنیشنل اور الحکم لندن میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا عربی ترجمہ آپ کو بھجوا رہا ہوں، اسے دیکھ لیں۔

سوال: فرانس سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ قرآنی آیات وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ۔ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ۔ (المومن: 47، 46) یعنی آل فرعون کو بہت بُرے عذاب نے گھیر لیا۔ آگ، جس پر وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہو گی (کہا جائے گا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو۔ کی روشنی میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ آل فرعون کے لیے اتنا شدید عذاب کیوں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بہت وسیع ہے۔ کیا کوئی خاص جرم تھا جو آل فرعون سے اس زمانہ میں ہوا اور آج تک وراثت کے طور پر ہو رہا ہے۔ نیز آل فرعون سے مراد فرعون کی ذریت اور نسل ہے یا اسرائیلی قوم مراد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۶ ستمبر ۲۰۲۲ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ (النساء: 117) یعنی اللہ اس (گناہ) کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کا (کسی کو) شریک بنایا جائے اور جو (گناہ) اس سے ادنیٰ ہو گا (اسے) جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا اور جو شخص (کسی کو) اللہ کا شریک بنائے تو (سمجھو کہ) وہ (سیدھے راستہ سے) بہت دُور جا پڑا۔ اسی طرح فرمایا کہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ (سورۃ لقمان: 31) یعنی یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

فرعون کا جرم یہ تھا کہ اس نے نہ صرف یہ کہ شرک کیا بلکہ خدائی کا دعویٰ بھی کیا اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو گمراہ کر کے بہت بڑا گناہ کیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرعون اور اُس کی اُس آل کو جو اُس زمانہ میں اُس کی معاون و مددگار تھی اور اُس کی ان برائیوں میں پوری طرح اس کے ساتھ شامل تھی اس کے متعلق یہ انذار فرمایا ہے جس کا سورۃ المومن میں ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات چونکہ صرف ایک مخصوص زمانہ کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے رہبر و راہنما ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ بھی بتا دیا کہ آئندہ زمانہ میں بھی جو لوگ ان برائیوں میں فرعونیت اختیار کریں گے اور فرعون کے نقش قدم پر چلیں گے وہ بھی آل فرعون ہی ہوں گے اور وہ بھی اسی عذاب کا مزا چکھیں گے۔ اسی لیے قرآن کریم نے یہاں فرعون کی بجائے آل فرعون کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

لیکن جو لوگ ان برائیوں سے خود کو بچا کر ہدایت پا جائیں گے وہ خواہ فرعون کی حقیقی آل ہوں یا اس کے متبعین میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب سے

باقی صفحہ 30 پر ملاحظہ فرمائیں

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالبِ دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

JYOTI SAW MILL
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
SAWMILL
طالبِ دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہر فرد جو احمدی ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متبع ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کو بڑی محنت کرنی چاہیے کہ جب وقت آئے ہم ان لوگوں کی راہنمائی کرنے والے ہوں جو ہمارے پاس کسی بھی قسم کی راہنمائی کے لیے آئیں اور اس کے لیے ہمیں دین کے بارے میں زیادہ سیکھنا ہوگا۔

اگر ہم اسلام اور احمدیت کا پیغام لوگوں تک پھیلانے کی ذمہ داری ادا کر رہے ہوں گے
تب ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کو یہ احساس ہوگا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے ہیں۔

آپ کو اپنے کردار کے لحاظ سے اس قدر طاقتور ہونا چاہیے کہ وہ آپ پر اثر انداز نہ ہو سکیں،
بلکہ آپ کو ان پر ایسے طریق پر اثر انداز ہونا چاہیے کہ آپ کو دیکھنے سے وہ اپنی برائیوں کو چھوڑ دیں اور شراب نوشی چھوڑ دیں
آپ ان کو بتا سکتے ہیں کہ شراب نوشی کے نقصانات ہیں اس لیے ہمارا مذہب کہتا ہے کہ شراب نوشی نہیں کرنی چاہیے

آپ کو دنیا کی اصلاح کیلئے پیدا کیا گیا ہے نہ اس لیے کہ آپ دنیاوی چیزوں میں ملوث ہو جائیں، اس کیلئے استقلال اور اولوالعزمی کی ضرورت ہے
اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے تا کہ آپ معاشرے کی برائیوں سے محفوظ رہیں

یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاشرے کی تمام برائیوں سے بچائے جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں وہ ایسا ہے
کہ اگر ہم تھوڑا سا بھی relax کر جائیں تو یہ ہمارے مذہب اور زندگی کو برباد کر کے رکھ دے گا اور ہم کسی جگہ کے نہیں رہیں گے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ Dallas امریکہ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 ؍مارچ 2022ء کو ممبران مجلس خدام الاحمدیہ (Dallas) امریکہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ 15 سے 25 سال تک کے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے بیت الاکرام مسجد Dallas (امریکہ) سے آن لائن شرکت کی۔

اس ملاقات کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم (سورۃ المومنون کی ابتدائی 12 آیات) سے ہوا۔ جس کے بعد حضور انور نے ان آیات کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے آج بھی تلاوت کے لیے انہی آیات کا انتخاب کیا ہے جن کی گزشتہ روز تلاوت کی گئی تھی۔ اگر آپ کے اطفال اور خدام ان سب باتوں پر عمل کرنے والے ہو جائیں جن کا ان آیات میں ذکر ہے تو آپ کی مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے دنیا کی سب سے نیک اور متقی اطفال اور خدام الاحمدیہ بن سکتی ہے۔ یہ حکم اور راہنمائی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ جب اس پر عمل کیا جائے تو ہمیں دوسروں کے لیے نمونہ بنا سکتی ہے۔

بعد ازاں شاملین مجلس کو حضور انور کی خدمت میں سوالات پیش کرنے کا موقع ملا۔ جن میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ فلسطین کے احمدیوں سے آن لائن ملاقات کے دوران حضور انور نے فرمایا تھا کہ اگلے 20 سے 25 سال جماعت احمدیہ کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں اس حوالہ سے احمدی مسلمان آئندہ سالوں میں جماعت کی ترقی کے پیش نظر اپنی ذمہ داری کیسے نبھا سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ آپ کی جماعت دنیا بھر میں پھیلے گی اور خدام کو بلکہ ہر فرد جو احمدی ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متبع ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کو بڑی محنت کرنی چاہیے کہ جب وقت آئے اور اگر ہم اس وقت زندہ ہوں، اگر ہم اس وقت موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان لوگوں کی راہنمائی کرنے والے ہوں جو ہمارے پاس کسی بھی قسم کی راہنمائی کے لیے آئیں۔ اور اس کے لیے ہمیں دین کے بارے میں زیادہ سیکھنا ہوگا۔ ہمیں علم ہونا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی آمد کا مقصد کیا تھا اور آپ ﷺ پر قرآن کریم میں کیا نازل ہوا ہے۔ قرآن کریم میں کون سے احکامات بیان ہوئے ہیں جو ایک شخص کو حقیقی مسلمان بنانے کا ذریعہ ہیں۔ اس لیے اگر ہم خود ہی ان چیزوں پر عمل پیرا نہیں اور ہمیں خود ہی علم نہیں کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کی سنت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو پھر ہم ان کی راہنمائی کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا بدل رہی ہے۔ چند سال پہلے آپ کے سیاستدانوں، تھنک ٹینک اور تجزیہ کاروں کا کہنا تھا کہ عالمی جنگ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تاہم میں ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ نہیں عالمی جنگ کا خدشہ ہے۔ آپ کو بہت محتاط رہنا چاہیے۔ وہ سبھی اس کا انکار اور تردید کرتے رہتے تھے لیکن اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جنگ کے بادل ہمارے سر پر چھائے ہوئے ہیں۔ خواہ یہ عالمی جنگ ہو یا نہ ہو تاہم لوگوں میں اب یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ یہ دنیا کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بالآخر لوگ اس بارہ میں بھی سوچنا شروع کر دیں گے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ اگر ہم اسلام اور احمدیت کا پیغام لوگوں تک پھیلانے کی ذمہ داری ادا کر رہے ہوں گے تب ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کو یہ احساس ہوگا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے گئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ مسلمانوں کو ہی قرآن کریم میں دیے گئے ہوں بلکہ دیگر تمام الٰہی کتب اور انبیاء نے اپنے ماننے والوں کو یہ کہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکیں اور اخلاقی لحاظ سے اچھے ہوں، ان کے اعمال اچھے ہوں۔ مخلوق کے ساتھ ان کا اچھا اور رحمدلی کا سلوک ہو، لیکن تب آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے مذاہب اس زمانہ کے لیے تھے جب آپ کے پیغمبر نبوت کا دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن آج خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا زمانہ ہے۔ اور قرآنی تعلیم عالمگیر ہے۔ اب اگر اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں اور خدا کا قرب پانا چاہتے ہیں تو اسلام قبول کر لیں اور اسلامی تعلیم پر عمل کریں۔ حالات ایسے ہوں گے کہ لوگ اس بات کو سمجھنے لگیں گے۔ اور میں امید کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ لوگ آپ کی بات کو توجہ دیں گے۔ اور جب وہ آپ کی بات کو سننے لگ جائیں گے تب آپ کی ذمہ داری ہوگی کہ آپ انہیں سیدھی راہ دکھائیں۔ وہ آپ سے پوچھیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کس طرح دعا مانگیں؟ ہم قرآن کریم اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر کس طرح عمل کریں۔ تب ہمارے پاس قرآن کریم کا ان کی زبان میں ترجمہ موجود ہونا چاہیے۔ اس کام کو ہم کرتے آ رہے ہیں۔ پس اس پیغام کو ہم نے پھیلانا ہے۔ اور اس وقت کے آنے سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ اگر ہم یہ کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اس وقت کی تیاری کر رہے ہیں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا حضور انور کے ذہن میں احمدیت کی صداقت کے بارے میں کبھی کوئی شک پیدا ہوا ہے؟ اگر ایسا ہوا ہے تو حضور نے ان شکوک کو کس طرح دور کیا؟

حضور انور نے فرمایا کہ خوش قسمتی سے میں ایک مذہبی ماحول میں پلا بڑھا ہوں۔ ہمارے بچپن میں مسجد میں اطفال الاحمدیہ کی کلاسز ہوا کرتی تھیں۔ وہاں سے ہم جان چکے تھے کہ اسلامی تعلیمات کیا ہیں۔ اور ہمیں یہ سکھایا گیا کہ آنحضور ﷺ کی یہ ایک پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں اسلامی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے ایک مجدد آئے گا جب لوگ اسے بھول چکے ہوں گے۔ یہ وہ بات ہے جو ہمیں بچپن کے شروع میں سکھائی گئی۔ پس مجھے کبھی بھی زندگی میں یہ بات ذہن میں نہیں آئی کہ احمدیت سچی نہیں۔ اگر میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور قادر مطلق ہے اور آنحضرت ﷺ اس کے رسول

ہیں اور اسلام ہی صحیح دین ہے تو مجھے اس بات پر بھی ایمان لانا ہوگا کہ آنحضورﷺ کی تمام پیشگوئیاں بھی سچی ہیں اور آئندہ وقت میں بھی سچی ثابت ہوں گی۔ یہ وجہ ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے احمدیت کی صداقت پر کبھی کوئی شک نہیں تھا۔ پس اگر آپ اپنے علم کو بڑھائیں گے، قرآن کریم کی تلاوت کریں گے اور سورۃ الجمعہ جو 62ویں سورت ہے اس کی پہلی پانچ چھ آیات پڑھیں گے اور ان کا ترجمہ اور ان کی تشریح اور تفسیر پڑھیں گے تب ضرور آپ کا ذہن اس بات پر غور کرے گا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی آنحضورﷺ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر کی۔ تب آپ بات سمجھ جائیں گے۔ پھر اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں گے، آپ علیہ السلام کے دعویٰ کو پڑھیں گے اور امت مسلمہ کی حالت کو دیکھیں گے تو آپ کے ذہن میں یہ بات کبھی نہیں آئے گی کہ احمدیت غلط ہے۔ اگر آپ ایمان رکھتے ہیں کہ اسلام سچا ہے اور آنحضورﷺ کی تمام پیشگوئیاں سچی ہیں اور آئندہ وقت میں بھی سچی ثابت ہوں گی تو آپ کے ذہن میں کبھی ایسا شک پیدا نہیں ہوگا۔ اس کے لیے آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں، اللہ تعالیٰ سے پانچ وقت نماز میں یہ دعا کریں کہ اگر کوئی شک ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے۔ اور آپ کتب کا مطالعہ کریں، خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا۔ اس حوالہ سے حقیقۃ الوحی ایک اچھی کتاب ہے۔

حضور انور نے اس خادم سے استفسار فرمایا کہ کیا وہ یونیورسٹی میں یا کالج میں پڑھتے ہیں۔ جس پر اس خادم نے عرض کی کہ وہ کام کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر آپ دیباچہ تفسیر القرآن پڑھ سکتے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے۔ اس سے آپ اسلام اور احمدیت کی صداقت کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ خاص طور پر اگر آپ آخری پانچ صفحے پڑھیں گے تو وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور احمدیت کی صداقت کا ذکر ہے۔ اور ساتھ میں دعوت الامیر بھی ایک اچھی کتاب ہے۔ اگر آپ اسے پڑھیں گے تو اس سے بھی آپ کو احمدیت کی صداقت کا سچا تصور ملے گا۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ ہم اپنی دینی اقدار اور معاشرے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ قریبی اور اچھے تعلقات قائم رکھنے میں توازن کیسے قائم رکھ سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، میں یہ یقین نہیں کر سکتا کہ سو فیصد طلباء برائیوں میں ملوث ہیں جیسا کہ نشہ، شراب نوشی وغیرہ وغیرہ۔ غیر مسلم طلباء میں کئی ایسے بھی ہوں گے جو اچھی طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر آپ کے ساتھی یا دوسرے طلباء اپنی پڑھائی میں اچھے ہیں تو پھر آپ کو ان کے ساتھ دوستیاں کرنی چاہئیں اور آپ ان سے اپنی پڑھائی کے متعلق مختلف مضامین پر بات چیت کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ کہیں کہ چلو کلب میں چلتے ہیں یا تھوڑی سی شراب پی لیتے ہیں تو آپ ان سے کہہ دیں کہ نہیں، ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ اگر وہ آپ کو برے کاموں میں ملوث ہونے کو کہیں یا لڑکیوں کے ساتھ غلط قسم کے تعلقات رکھنے کو کہیں یا کسی بھی قسم کی برائی کی طرف ترغیب دلائیں تو آپ انہیں کہہ دیں کہ نہیں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچا کر رکھتا ہوں۔ لیکن جہاں تک آپ کی پڑھائی کا تعلق ہے تو آپ انہیں اپنا دوست بنا سکتے ہیں۔ آپ لیکچر رومز میں، لائبریری میں کامن رومز میں، عام گفت وشنید میں اور کھیل کے میدان میں ان کی صحبت میں رہ سکتے ہیں۔ آپ کو اپنے کردار کے لحاظ سے اس قدر طاقتور ہونا چاہیے کہ وہ آپ پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ بلکہ آپ کو ان پر ایسے طریق پر اثر انداز ہونا چاہیے کہ آپ کو دیکھنے سے وہ اپنی برائیوں کو چھوڑ دیں اور شراب نوشی چھوڑ دیں۔ آپ ان کو بتا سکتے ہیں کہ شراب نوشی کے نقصانات ہیں اس لیے ہمارا مذہب کہتا ہے کہ شراب نوشی نہیں کرنی چاہیے۔ پھر دوسری اخلاقی بدیاں ہیں جن کے متعلق آپ کو انہیں بتانا چاہیے کہ ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ تو ایک حقیقی احمدی مسلمان طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ اب آپ کا کام ہے۔ آپ کو انہیں بتانا چاہیے کہ ہمیں ان سب باتوں سے گریز کرنا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ آپ ان سے اثر انداز ہوں آپ کو ان پر اثر انداز ہونا چاہیے اور انہیں اپنے زیر اثر لانا چاہیے تا کہ وہ اپنے آپ کو تبدیل کریں۔ آپ کو دنیا کی اصلاح کے لیے پیدا کیا گیا ہے نہ اس لیے کہ آپ دنیاوی چیزوں میں ملوث ہو جائیں۔ اس کے لیے استقلال اور اولوالعزمی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے تا کہ آپ معاشرے کی برائیوں سے محفوظ رہیں۔ لیکن کبھی بھی کسی طالب علم سے لڑنے کی کوشش نہیں کرنی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ آپ اپنی صحبت میں مختلف طبیعت کے لوگوں کو اچھی مختلف عادتوں کے ساتھ دیکھیں گے جب بھی وہ کوئی غلط کام کر رہے ہوں آپ وہاں سے سلام کہہ کر چلے جائیں۔ جب وہ کوئی بات کریں اور اچھے کام کر رہے ہوں پھر ان میں شامل ہو جائیں۔ یہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ آپ کہیں کہ اب تم کسی برے کام میں ملوث ہو اس لیے تم پر سلامتی ہو میں تمہارے لیے دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بچالے، میں جا رہا ہوں۔ جب تم نارمل ہو جاؤ گے تو میں واپس آ جاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

ایک اور خادم نے سوال کیا کہ حضور انور کی ایسی برائیوں کو چھوڑنے کے بارے میں کیا نصیحت ہے جن کی عادت پڑ گئی ہو؟

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہیں استغفار کرنا چاہیے۔ جہاں یہ آپ کو بچاتا ہے اور اپنے سابقہ گناہوں سے اللہ کی بخشش کے حصول کا ذریعہ ہے وہاں یہ آپ کو آئندہ گناہوں سے بھی بچاتا ہے۔ اس لیے استغفار کرنا چاہیے اور آپ کو اس کا مطلب آنا چاہیے۔ اگر آپ اس کو مستقل مزاجی سے پڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہے ہیں اور اپنی پنجگانہ نمازوں میں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو ان چیزوں سے بچائے، پھر اللہ تعالیٰ آپ کو بچائے گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ انٹرنیٹ اور ٹیلی وژن پر کبھی غیر اخلاقی پروگرام نہ دیکھیں جو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ چند اچھی ویب سائٹس ہیں لیکن ایسی ویب سائٹس یا لنکس کو کبھی نہ کھولیں جو آپ کو برائی کی طرف لے جانے والی ہوں۔ (حضور انور نے اس خادم سے اس کی عمر پوچھی جس پر اس نے بتایا کہ وہ 19 سال کا ہے)

حضور انور نے فرمایا کہ تو اس عمر میں آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپنا دینی علم بڑھانے کے لیے کچھ وقت دیں اور اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ آپ نے کوئی نماز نہیں چھوڑنی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، خاص طور پر سجدہ کی حالت میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاشرے کی تمام برائیوں سے بچائے۔ تو صرف اللہ ہی ہے جو ہماری مدد کر سکتا ہے۔ ورنہ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں وہ ایسا ہے کہ اگر ہم تھوڑا سا بھی relax کر جائیں تو یہ ہمارے مذہب اور زندگی کو برباد کر کے رکھ دے گا اور ہم کسی جگہ کے نہیں رہیں گے۔ اس لیے ہمیں بہت محتاط ہونا پڑے گا۔ اپنے آپ کو شیطان سے بچانا بہت مشکل ہے، اور اللہ کی مدد کے بغیر اور قرآنی احکامات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانے بغیر اور دیگر دینی کتب کے مطالعہ کے بغیر آپ اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے۔ اس لیے آپ کو کچھ وقت اپنے دینی مطالعہ کے لیے دینا چاہیے اور یہ آپ کو ایمان میں بڑھانے والا بھی ہوگا۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جب حضور ہمارے خطوط موصول کرتے ہیں تو کیا محسوس کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا بات یہ ہے کہ اگر دوران سال آپ کا صرف ایک ہی خط مجھے ملے تو میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنا فضل فرمائے جس نے مجھے یہ خط لکھا ہے۔ اور بعض وہ افراد جو مجھے باقاعدگی سے مہینہ میں ایک مرتبہ خط لکھتے ہیں ان افراد کے ساتھ ایک ذاتی رابطہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ میں بھی انسان ہی ہوں تو انسانی فطرت ہے کہ ایسے مختلف لوگوں کے لیے مختلف احساسات ہوتے ہیں۔ بہرحال خواہ آپ سال کے دوران ایک مرتبہ لکھیں یا مہینہ میں ایک مرتبہ لکھیں، میں ان لوگوں کے لیے دعا کرتا ہوں جو مجھے خط لکھتے ہیں بلکہ ان کے لیے بھی جو مجھے نہیں لکھتے۔ لیکن وہ جن کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں ان کے ساتھ ایک ذاتی رابطہ ہے۔ ان کے لیے ذاتی احساسات اور جذبات ہیں۔ تو جب آپ اپنے دوست یا بھائی یا عزیز کا کوئی خط موصول کرتے ہیں تو اسی طرح میرے بھی جذبات ہوتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 5 اپریل 2022)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE — DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953 toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339 alnidagems@gmail.com

HG GEMS — HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327 gemscertify22@gmail.com

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8؍فروری 2024ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نصرت باسط صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشکور باسط صاحب مرحوم (کراچی حال تھارٹن ہیتھ۔یوکے)

5؍فروری 2024ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت حافظ صوفی تصور احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر سید شاہ عالم صاحب (آف فیصل آباد) کی بیٹی اور مکرم حافظ محمد امین صاحب کی بہو تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی نیک، دیندار بزرگ خاتون تھیں۔ اپنے اور جماعت کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک رفیق احمد صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب (فیصل آباد)

11 نومبر 2021ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔

(2) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم ملک رفیق احمد صاحب (فیصل آباد)

16 اگست 2022ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا جماعت سے تعاون اور اخلاص و وفا کا اچھا تعلق تھا۔ لجنہ کے اجلاسات اپنے گھر پر کرواتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ نعیمہ پراچہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ (ربوہ)

13 اگست 2022ء کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے اپنی شادی سے پہلے بھیرہ میں اور شادی کے بعد کراچی میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خدمت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم ملک مبشر احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب (فیصل آباد)

یکم مئی 2022ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، نڈر، مخلص اور عاجزی کے ساتھ خدمت کرنے والے ایک باوفا انسان تھے۔ آپ کا شمار فیصل آباد کے نامور ٹرانسپورٹرز میں ہوتا تھا۔ اپنی بسوں میں احمدی احباب کو جلسہ سالانہ پر بھی لے جاتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں ان کی ایک بس کو جلا دیا گیا تھا۔ مرحوم کے مقامی پولیس اور انتظامیہ سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ مرحوم کے گھر کئی سال نماز سنٹر قائم رہا۔ جماعتی نماز سنٹر خریدنے اور رجسٹری کروانے میں بھی بہت تعاون کی توفیق پائی۔ احباب جماعت کے مقدمات کے سلسلہ میں بھی ہمیشہ مدد کیا کرتے تھے۔

(5) مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب (شیخوپورہ)

12 اگست 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے ۱۹۹۰ء میں شیخوپورہ آکر خود بیعت کی۔ بیعت کے بعد سسرال والے ان کے بیوی بچوں کو ساتھ لے گئے اور ان سے احمدیت چھوڑنے کا مطالبہ کیا لیکن آپ نے جواب دیا کہ میں نے بہت تحقیق کی ہے اور خدا نے مجھے صحیح دین کی پہچان کروادی ہے اب میں مرتے دم تک احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔ بعد میں بیوی بچے آئے تو آپ نے ان کی بیعتیں بھی کروائیں اور آخر دم تک بڑی مضبوطی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 فروری 2024ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم ظفر محمود نور صاحب (ٹوٹنگ Burntwood جماعت۔یوکے)

3 فروری 2024ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کا تعلق ایک مخلص احمدی گھرانے سے تھا اور آپ حضرت منشی تاج دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے اور مکرم شیخ مظفر الدین صاحب (امیر جماعت پشاور) کے پوتے تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جرمنی میں آنے والے بوسنین اور البانین مہاجرین کی خدمت کا موقع ملا۔ اس وقت آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ بعد ازاں مرحوم نے 10 سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی سے یوکے آنے کے بعد زعیم مجلس انصار اللہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرم مظفر احمد سدھو صاحب (یوکے) ابن مکرم چودھری فضل احمد صاحب (آف بشیر آباد سندھ)

4 فروری 2024ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم شاہ دین صاحب آف تلونڈی جھنگلاں نے قادیان جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مرحوم بہت نیک دیندار صوم وصلوٰۃ کے پابند، منکسر المزاج، غریب پرور، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے، سادہ، خاموش طبع اور مخلص انسان تھے۔ MTA سے خاص لگاؤ تھا اور حضور انور کے خطبات کو بار بار سننے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ سندھ میں قیام کے دوران ۱۵ سال تک سیکرٹری وقف جدید ضلع میرپور خاص کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم حافظ انیق الرحمان صاحب (مربی سلسلہ) انٹرنیشنل تعلیم القرآن یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مرزا محمد اقبال صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب (دارالفتوح شرقی ربوہ)

16 دسمبر 2023ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ریٹائرڈ مربی سلسلہ تھے اور بیرون ملک گیمبیا وغیرہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک مخلص اور نیک انسان تھے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(2) مکرم میاں محمد سلیم صاحب (لاہور)

6؍دسمبر 2023ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم ذیشان احمد جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔

(3) مکرم محمد ہارون خان صاحب (رامبڑا تحصیل شکرگڑھ)

26 جنوری 2024ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کچھ عرصہ سرکاری ٹیچر رہے لیکن نظر کی خرابی کے باعث نوکری چھوڑنی پڑی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک، ہمدرد، ملنسار، نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مربیان اور جماعتی نمائندگان کا بہت احترام کرتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ جہاں بیٹھتے لوگوں کو تبلیغ شروع کر دیتے تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرم نعیم اللہ وڑائچ صاحب ابن مکرم حفیظ اللہ وڑائچ صاحب (ربوہ)

20؍جنوری 2024ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو لمبے عرصہ تک جماعتی عمارات میں پینٹ کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم بہت صاف دل، مخلص، متوکل علی اللہ اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم سمیع اللہ وڑائچ صاحب (سیکرٹری جائیداد و نو مبائعین برمنگھم ویسٹ) کے بھائی تھے۔

(5) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (ملتان)

30 دسمبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی، خوش اخلاق، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرم چودھری محمد احمد صاحب (احمد پور سیال ضلع جھنگ)

7 جنوری 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، خلافت کے وفادار، ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے مقامی سطح پر صدر اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم شہزاد احمد صاحب مربی سلسلہ جھنگ کے دادا تھے۔

(7) مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب (مانچسٹر یوکے)

17 جنوری 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ نمازوں کے پابند، خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ محبت کا تعلق رکھنے والے، ایک ہنس مکھ، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرمہ یاسمین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب (بیداد پور ورکاں مرید کے ضلع شیخوپورہ)

23؍اکتوبر 2023ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو مقامی سطح پر سیکرٹری صحت جسمانی، سیکرٹری صنعت و دستکاری خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، خوش اخلاق، کفایت شعار، باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والی، دعا گو، نیک فطرت، مہمان نواز، ملنسار اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد طٰہٰ صاحب مربی سلسلہ اور ایک بیٹے مکرم حافظ دانیال یوسف صاحب حافظ قرآن ہیں۔

(9) مکرم شاویز محمود صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب (آذربائیجان)

گذشتہ دنوں 23 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ شریف النفس، سادہ لوح، باوفا اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا

مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا، پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا
اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی

شہدائے اُحد کے مناقب اور ان کی جاں نثاری کے ایمان افروز واقعات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ یکم مارچ 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: رسول کریم ﷺ نے حضرت ام عمارہ کیلئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے حضرت ام عمارہ کیلئے دعا کی کہ اے اللہ! ان کو جنت میں میرا رفیق اور ساتھی بنا۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اُحد کے حالات کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے زخمیوں اور شہداء کو جمع کیا۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کی گئی اور شہداء کے دفنانے کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت آپؐ کو معلوم ہوا کہ ظالم کفارِ مکہ نے بعض مسلمان شہداء کے ناک کان بھی کاٹ دیئے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ جن کے ناک کان کاٹے گئے ہیں ان میں خود آپؐ کے چچا حمزہؓ بھی تھے۔ آپؐ کو یہ نظارہ دیکھ کر افسوس ہوا اور آپؐ نے فرمایا کفّار نے خود اپنے عمل سے اپنے لئے اس بدلہ کو جائز بنا دیا ہے جس کو ہم ناجائز سمجھتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس وقت آپؐ کو وحی ہوئی کہ کفّار جو کچھ کرتے ہیں ان کو کرنے دو۔ تم رحم اور انصاف کا دامن ہمیشہ تھامے رکھو۔

سوال: حضرت حمزہؓ کی تدفین اور تکفین کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت حمزہؓ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا۔ جب ان کا سر ڈھانکا جاتا تو دونوں پاؤں سے کپڑا ہٹ جاتا اور جب چادر پاؤں کی طرف کھینچ دی جاتی تو ان کے چہرے سے کپڑا ہٹ جاتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپؓ کا چہرہ ڈھانک دیا جائے اور پاؤں پر حرمل یا اذخر گھاس رکھ دی جائے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو جو کہ آپؐ کے بھانجے تھے ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سوال: حضرت کعب بن مالکؓ نے حضرت حمزہؓ کی شہادت پر اپنے مرثیہ میں کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب بن مالکؓ نے اپنے مرثیہ میں کہا تھا کہ میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور حمزہ کی موت پر انہیں رونے کا بجاطور پر حق بھی ہے۔ مگر خدا کے شیر کی موت پر رونے دھونے اور چیخ و پکار سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ خدا کا شیر حمزہ کہ جس صبح وہ شہید ہوا دنیا کہہ اٹھی کہ شہید تو یہ جوانمرد ہوا ہے۔

سوال: حضرت مُصعبؓ کی تدفین کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ جب حضرت مصعبؓ کی نعش کے پاس پہنچے۔ ان کی نعش چہرے کے بل پڑی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ (الاحزاب: 24) کہ مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْهَدُ أَنَّكُمُ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہ خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بھی اللہ کے ہاں شہداء ہو۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کی زیارت کر لو اور ان پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روز قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت مصعبؓ کے بھائی حضرت ابو رُوم بن عُمیرؓ حضرت سُوَیبط بن سعدؓ اور حضرت عامر بن رَبیعہؓ نے حضرت مصعبؓ کو قبر میں اتارا۔

سوال: غزوۂ اُحد میں صحابیات کے کردار کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی والدہ امّ سَلیطؓ دُور سے پانی کے مشکیزے بھر بھر کے لاتیں اور دوسری طرف زخمیوں اور پیاسوں کو پانی پلاتیں۔

حضرت امّ عطیہؓ نے بھی یہی خدمات سرانجام دیں مگر کچھ دیگر مسلم خواتین باقاعدہ نیزہ اور تلوار ہاتھ میں لے کر دشمنوں سے دُوبدو جنگ بھی کرتی رہی ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت امّ عمارہؓ ہیں جیسا کہ مَیں گذشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں کہ جب انہوں نے ابن قمئہ کو رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوتے دیکھا تو بلا خوف و خطر عرب کے اس شہ سوار کے سامنے مقابلہ کے لیے ڈٹ گئیں اور اس پر متعدد حملے کر کے اسے پسپائی پر مجبور کر دیا۔

بعض صحابیات اُحد کے میدان میں جنگ کے بعد آئیں۔ چنانچہ بیان ہوا ہے کہ جب مشرکین چلے گئے تو عورتیں صحابہ کرامؓ کے پاس آئیں ان میں آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ وہ جب رسول اللہ ﷺ کو ملیں تو ان کو چمٹ گئیں اور آپؐ کے زخم دھونے لگیں اور علیؓ ڈھال کے ذریعہ پانی بہاتے تھے لیکن خون زیادہ بہ رہا تھا۔ حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا کچھ حصہ جلا کر راکھ بنا لی اور اس سے زخم کی ٹکور کی، یہاں تک کہ وہ زخم کے ساتھ مل گئی اور خون رک گیا۔

حضرت ام عُمارہؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن مَیں یہ دیکھنے کے لیے روانہ ہوئی کہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میرے پاس پانی کا بھرا ہوا مشکیزہ تھا جو مَیں نے زخمیوں کو پلانے کے لیے ساتھ لیا تھا یہاں تک کہ مَیں آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گئی۔ اس وقت آپ ﷺ صحابہؓ کے درمیان میں تھے اور مسلمانوں کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر اچانک مسلمانوں کو شکست ہو گئی۔ مَیں جلدی سے آنحضور ﷺ کے قریب پہنچی اور کھڑی ہو کر جنگ کرنے لگی۔ مَیں تلوار کے ذریعہ دشمنوں کو آپؐ کے قریب آنے سے روک رہی تھی۔ ساتھ ہی مَیں کمان سے تیر بھی چلا رہی تھی یہاں تک کہ اسی میں خود بھی زخمی ہو گئی۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے عتبہ بن ابی وقاص کے خلاف کیا دعا کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے عتبہ بن ابی وقاص کے خلاف یہ دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ لَا يَحُوْلُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ حَتّٰى يَمُوْتَ كَافِرًا۔ اے اللہ! ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اس کو کافر کی حیثیت سے موت دے۔

سوال: مصعب بن عمیرؓ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں: اُحد کے شہداء میں ایک صاحب مصعب بن عمیرؓ تھے۔ یہ وہ سب سے پہلے مہاجر تھے جو مدینہ میں اسلام کے مبلغ بن کر آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں مصعبؓ مکہ کے نوجوانوں میں سب سے زیادہ خوش پوش اور بانکے سمجھے جاتے تھے اور بڑے ناز و نعمت میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان کی حالت بالکل بدل گئی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ ان کے بدن پر ایک کپڑا دیکھا جس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپؐ کو ان کا وہ پہلا زمانہ یاد آ گیا تو آپؐ چشم پُرآب ہو گئے۔ اُحد میں جب مصعب شہید ہوئے تو ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ جس سے ان کے بدن کو چھپایا جا سکتا ہو۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا اور سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے حکم سے سر کو کپڑے سے ڈھانک کر پاؤں کو گھاس سے چھپا دیا گیا۔

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اسکا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

بنو دینار کی ایک عورت جس کے خاوند بھائی اور باپ غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے تھے، کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

میرا دل اس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے

اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں

کہ اس نے میرے محبوبؐ کے لیے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 مارچ 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: کون سے الفاظ کو سعد رضی اللہ عنہ آخری عمر تک فخر کے ساتھ بیان کرتے رہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں! برابر تیر چلاتے جاؤ۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی آخری عمر تک ان الفاظ کو نہایت فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی احد سے مدینہ واپسی کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی اُحد سے مدینہ واپسی کے متعلق روایات میں مذکور ہے کہ غزوہ اُحد کے دن آنحضرت ﷺ شہدائے اُحد کی تکفین و تدفین کے بعد مدینہ واپس تشریف لے آئے۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے حکم سے حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کی کمان میں پہاڑ پر حملے کو کس طرح ناکام بنایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ اس چٹان پر قیام فرما تھے۔ اچانک قریش کی ایک جماعت پہاڑ کے اوپر پہنچ گئی۔ اس جماعت میں خالد بن ولید بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دشمن کو اوپر دیکھ کر دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ إِنَّہٗ لَا یَنْبَغِی لَھُمْ أَنْ یَعْلُوْنَا، اَللّٰھُمَّ لَا قُوَّةَ لَنَا إِلَّا بِكَ۔ اے اللہ! ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہم پر غالب آئیں۔ اے اللہ! ہماری طاقت و قوت نہیں ہے مگر صرف تیرے ہی ذریعہ۔ اسی وقت حضرت عمر فاروقؓ نے مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ ان لوگوں کا مقابلہ کیا اور انہیں پیچھے دھکیل کر پہاڑی سے نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران: 140)۔ اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو جبکہ یقیناً تم ہی غالب آنے والے ہو اگر تم مومن ہو۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے زخمی ہونے کے باوجود آپؐ کو صحابہؓ کی فکر کا کس قدر خیال تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ جب یومِ اُحد کا تذکرہ کرتے تو فرماتے۔ وہ دن سارے کا سارا طلحہ کا تھا۔ پھر اس کی تفصیل بتاتے کہ مَیں ان لوگوں میں سے تھا جو اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس لوٹے تھے تو مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی حفاظت کرتے ہوئے لڑ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ یعنی حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچا رہا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کاش! طلحہ ہو۔ مجھ سے جو موقع رہ گیا سو رہ گیا اور میں نے دل میں کہا کہ میری قوم میں سے کوئی شخص ہو تو یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ایک شخص تھا جس کو مَیں نہیں پہچان سکا حالانکہ میں اس شخص کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھا اور وہ اتنا تیز چل رہا تھا کہ میں اتنا تیز نہ چل سکتا تھا۔ تو دیکھا کہ وہ شخص ابوعبیدہ بن جَرَّاحؓ تھے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ آپؐ کا نچلا رَبَاعی دانت یعنی سامنے والے دو دانتوں اور نوکیلے دانت کے درمیان والا دانت ٹوٹ چکا تھا اور چہرہ زخمی تھا۔ آپ ﷺ کے رخسارِ مبارک میں خَود کی کڑیاں دھنس چکی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اپنے ساتھی کی مدد کرو۔ اس سے آپؐ کی مراد طلحہ تھی اور ان کا خون بہت بہہ رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے بجائے یہ کہ مجھے دیکھو، فرمایا کہ طلحہ کو جا کے دیکھو۔ ان کا کیا حال ہے ان کی خاطر کرو دیکھو ان کے زخموں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرو۔

سوال: آنحضرت ﷺ کا زِیاد بن سَکَن سے محبت و شفقت کا سلوک اور اُن کی آنحضرت ﷺ سے محبت کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ابنِ اسحاق بیان کرتے ہیں جب کفار نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ رَجُلٌ یَّشْرِیْ لَنَا نَفْسَہٗ۔ کون شخص ہے جو ہمارے لیے خود کو بیچ دے؟ تو زِیَاد بن سکَن پانچ انصاری صحابہ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عُمارہ بن یزید بن سکن تھے۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دادِ شجاعت دیتے دیتے ایک ایک کر کے شہید ہوتے رہے حتی کہ ان میں سے آخری زیاد یا عمارہ تھے۔ یہ لڑتے رہے یہاں تک کہ ان کو کئی زخم لگے پھر مسلمانوں کی ایک جماعت لوٹ آئی اور مشرکین کو رسول اللہ ﷺ سے دھکیل دیا تو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ زِیَاد بن سکَن کو میرے قریب کرو تو صحابہ کرامؓ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیا۔ آپؐ نے اپنا قدم مبارک ان کا تکیہ بنا دیا اور ان کی موت اس حال میں ہوئی کہ ان کا رخسار رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک پر تھا اور ان کے جسم پر چودہ زخم آئے تھے۔

سوال: عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ کس طرح کا تعلق ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت حَمنہ بنت جحشؓ روایت کرتے ہیں جب ان سے کہا گیا کہ تمہارا بھائی شہید کر دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا اللہ اس پر رحم کرے اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ لوگوں نے کہا تمہارے خاوند بھی شہید کر دیے گئے ہیں۔ کہنے لگیں کہ ہائے افسوس۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو خاوند سے ایسا تعلق ہے جو کسی اَور سے نہیں۔

سوال: بنو دینار کی ایک عورت کا رسول کریم ﷺ سے عشق کے بارے میں کون سی روایت ملتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا خاوند، بھائی اور باپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے تھے اور وہ سب شہید ہو گئے تھے۔ جب انکی تعزیت اس عورت سے کی گئی تو اس نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ اے ام فلاں! آپؐ ٹھیک ہیں اور الحمدللہ ایسے ہی ہیں جیسے کہ تو پسند کرتی ہے۔ تو اس عورت نے جواب دیا کہ مجھے دکھاؤ۔ میں آپؐ کو دیکھنا چاہتی ہوں تو پھر اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کر کے دکھایا گیا۔ جب اس نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگی کہ ہر مصیبت آپؐ کے بعد معمولی ہے۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جب اس واقعہ کو پڑھتے تھے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں تو میرا دل اس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں کہ اس نے میرے محبوبؐ کے لیے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑی ہے۔ ☆☆

Love for All
Hatred for None

Fashion Quality

Sofa Works
115, Krishna Corner, Lakshmipuram Main Road,
Palani 624601 (Tamil Nadu)
Mobile : 94438 37576, 97861 47575

طالب دعا : ایم محمد حسین (جماعت احمدیہ پالانی، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد باری تعالیٰ

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ (سورۃ یونس، آیت 68) ترجمہ : وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایسے لوگوں کیلئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں
جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں
(خطبہ جمعہ مورخہ 05 مئی 2017ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11698: میں تنویرہ بیگم زوجہ مکرم شکیل احمد پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 3 مئی 1970 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6 مارچ 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد انگوٹھی 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 14500 روپئے نقدی 2500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد بشیر مبشر الامۃ : تنویرہ بیگم گواہ : جلال الدین

مسل نمبر 11699: میں رقیہ بیگم زوجہ مکرم سریر احمد پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن اخراج پورہ لارو جاگیرانت ناگ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 20000 روپے بذمہ خاوند، 10 ہزار روپے بینک میں، بھیڑ ایک عدد قیمت 7000 روپے، ایک چاندی کی انگوٹھی 1 تولہ 500 روپے چاندی کی بالی ایک جوڑی 250 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شبیر مبشر الامۃ : رقیہ بیگم گواہ : شکیل احمد پڈر

مسل نمبر 11700: میں شکیلہ اختر زوجہ مکرم شمیم احمد وانی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 مئی 1977 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی جھومر 6 گرام 22 کیریٹ زیور نقرئی: ایک جوڑی کان کی بالی 2 گرام، ایک عدد انگوٹھی 3 گرام حق مہر 3000 روپے، ایک عدد مکان قادیان میں ہے لیکن فی الحال اسکے دو شریک ہیں جو کہ چار مرلہ پر مشتمل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شمیم احمد وانی الامۃ : شکیلہ اختر گواہ : کلیم اللہ وانی

مسل نمبر 11701: میں کلیم اللہ وانی ولد مکرم شمیم احمد وانی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 15 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24 فروری 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مقبول حامد العبد : کلیم اللہ وانی گواہ : حافظ مظفر احمد وانی

مسل نمبر 11702: میں عشرت اختر زوجہ مکرم طاہر محمود راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 مئی 1981 پیدائشی احمدی ساکن شورت ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد انگوٹھی، ایک جوڑی کان کی بالیاں، ایک عدد گلے کی چین (تمام زیورات 14.50 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک عدد گلے کی چین 2 تولہ، ایک عدد انگوٹھی ایک تولہ، حق مہر ایک لاکھ روپے جس میں سے چالیس ہزار F.D ہے اور ساٹھ ہزار بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مقبول حامد الامۃ : عشرت اختر گواہ : طاہر محمود راتھر

مسل نمبر 11703: میں حمیرہ جاوید بنت مکرم جاوید احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 2 فروری 2002 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: ایک عدد انگوٹھی 4.980 گرام، ایک عدد گلے کی چین 19.350 گرام زیور طلائی: ایک عدد انگوٹھی 1.00 گرام ایک جوڑی جھومر 1.85 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طارق احمد ڈار الامۃ : حمیرہ جاوید گواہ : محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11704: میں رضوان احمد ایتو ولد مکرم نثار احمد ایتو صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 8 اگست 2001 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ ارم لین بڈشاہ نگر سرینگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25 فروری 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نثار احمد ایتو العبد : رضوان احمد ایتو گواہ : محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 11705: میں نداء النصر بنت مکرم نثار احمد ایتو صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 12 مارچ 2004 پیدائشی احمدی ساکن ارم لین بڈشاہ نگر سرینگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نثار احمد ایتو الامۃ : نداء النصر گواہ : امتیاز احمد خان

مسل نمبر 11706: میں محبوبہ اختر زوجہ مکرم نثار احمد ایتو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1 ستمبر 1966 پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ ارم لین بڈشاہ نگر سرینگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24 فروری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: تین عدد انگوٹھیاں ایک تولہ، ایک عدد ہار ایک تولہ، 2 عدد کڑے 34 گرام، 2 جوڑی جھمکے 1 تولہ (تمام زیورات 22 کیریٹ) ایک عدد پلاٹ نزدیک بہشتی مقبرہ کالونی 9 مرلہ خسرہ نمبر 458، ایک عدد پلاٹ AVM کالونی 12 مرلہ خسرہ نمبر 7164، ایک عدد پلاٹ کشمیری کالونی 8 مرلہ خسرہ نمبر 396 حق مہر 30 ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 74000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شبیر مبشر الامۃ : محبوبہ اختر گواہ : امتیاز احمد

مسل نمبر 11707: میں نثار احمد ولد مکرم عبد الرحمٰن ایتو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 23 اپریل 1969 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ارم لین بڈشاہ نگر سری نگر صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24 مارچ 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ایک رہائشی مکان بمقام ارم لین سری نگر 15 مرلہ (2) ایک عدد رہائشی مکان ریشی نگر شوپیان جو کہ دو بھائیوں میں مشترکہ ہے (3) ایک منزلہ دوکان complex بمقام رشی نگر تین حصہ داروں میں مشترکہ ہے (4) زمین باغ خزان ڈار ساڑھے چار کنال خسرہ نمبر 362 (5) زمین باغ ڈیڑھ کنال گڑ ڈار خسرہ نمبر 475 (6) زمین باغ 2 کنال سوپنھ خسرہ نمبر 669 (7) زمین باغ 4 کنال اڑوون خسرہ نمبر 686 (8) زمین دکان رشی نگر کے ساتھ ڈیڑھ کنال خسرہ نمبر 469 (9) ایک دکان بمقام قادیان ساڑھے چار مرلہ تین حصہ داروں میں مشترکہ ہے۔ نوٹ: نمبر شمار 1 خاکسار کے نام رجسٹر ہے اور 2 سے لیکر 9 تک والد صاحب مرحوم اور چچا مرحوم کے نام پر ہے جو کہ اب تک گورنمنٹ کے ریکارڈ میں درج ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 85000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد شبیر مبشر العبد : نثار احمد ایتو گواہ : امتیاز احمد خان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 9 - 16 - May - 2024 Issue. 19 - 20

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہم جان سے ہیں تابع فرمان خلافت
بس پھولتا پھلتا رہے بستان خلافت

(سید حسین ذوقی حیدر آباد دکن)

نوٹ : روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ 19 ستمبر 1937 سے یہ نظم ماخوذ ہے۔اُس وقت یہ نظم سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کیلئے بطور نذرانہ عقیدت رقم کی گئی تھی لیکن چونکہ اس میں خلافت کی اہمیت و برکت بھی واضح کی گئی ہے اسلئے اسے قارئین کی دلچسپی واستفادہ کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔(ادارہ)

فرمان ہے اللہ کا فرمان خلافت
اعلان حقیقت کا ہے اعلان خلافت
ہر مرتبہ ایمان میں ہوتی ہے ترقی
جب پڑھتے ہیں الفضل میں فرمان خلافت
کیا اس کو مٹائے گا بھلا کوئی مخالف
اللہ تعالیٰ ہے نگہبان خلافت
ہاں سوچ گریبان میں سر ڈال کے مغرور
کیا شان خلیفہ کی ہے کیا شان خلافت

قرآن کو پڑھ غور سے اے دشمن ناداں
تا آئے نظر و سعت میدان خلافت
اے دشمن دیں ، دشمن ایمان خبردار
ایوان نبوت ہے یہ ایوان خلافت
بیعت سے الگ ہوکے جماعت سے کٹے تم
خذلاں میں پھنسے چھوڑ کے دامان خلافت
اس سلسلہ حقہ کے بد خواہ تمہی ہو
آگاہ ہیں وابستۂ دامان خلافت

ایماں نہ سہی کچھ تو شرافت ہی سے کام لو
ہاں کچھ تو رکھو دل میں تم احسان خلافت
دعویٰ ہے اگر احمدی ہونے کا تجھے بھی
ہوجا ابھی وابستۂ دامان خلافت
وہ فضل عمر اور ہے موعود خلیفہ
واللہ کہ ہے نیّر تابان خلافت
ناموس خلافت پہ فدا ہونے کو ہر وقت
تیار ہیں تیار غلامان خلافت

ہر فرد جماعت پہ ہے یہ فضل خدا کا
رکھتا ہے برومند انہیں باران خلافت
ہم احمدیوں کی یہی دن رات دعا ہے
بس پھولتا پھلتا رہے بستان خلافت
کیا تیرا بگاڑے گا عدو اے مرے آقا
تو مصلح موعود ہے اے جان خلافت
بیشک تو اولی ا لامر ہے اور ابن نبی ہے
محمود تیری شان ہے شایان خلافت

ہم فرض سمجھتے ہیں ترے حکم کی تعمیل
ہم جان سے ہیں تابع فرمان خلافت
اللہ دعائیں تری سنتا ہے ہمیشہ
تو صاحب الہام ہے اے جان خلافت
دنیا کے رہیں گے نہ کبھی دیں کے رہیں گے
ہو جائیں گے برباد عدوان خلافت
ذوقی بھی ہے محمود کا اک بندہ بیدام
ہاں جانتے ہیں اسکو غلامان خلافت

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad